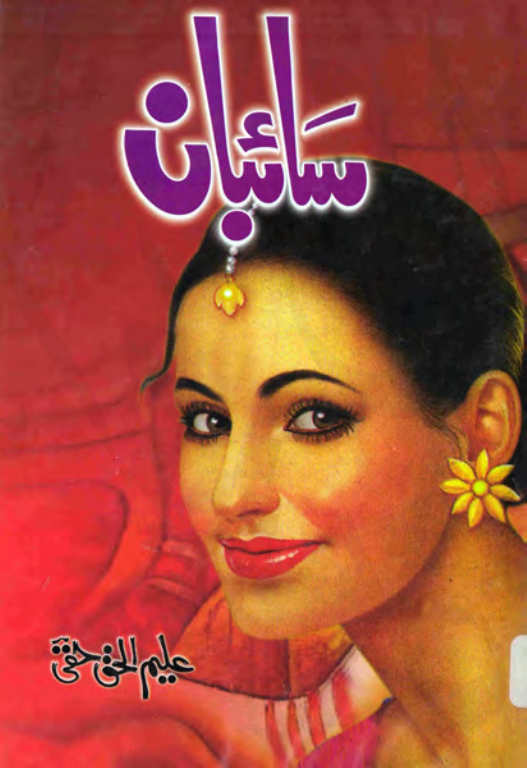
سائبان
علیم الحق حقی

سائبان

علیم الحق حقی

علم و عرفان پبلشرز
34۔ اردو بازار، لاہور، فون: 7232336 فیکس: 7352332
www.ilmoirfanpublishers.com. E-mail: ilmoirfanpublishers@hotmail.com

''اس لڑکے کی کہانی جسے حالات نے اتفاقیہ طور پر باکسر بنادیا۔ اس کا باپ اپنے سیاسی نظریات کی وجہ سے قتل ہوگیا تھا اور کم عمری ہی میں اُسے اپنے جڑواں بھائی کا کفیل بننا پڑا۔ وہ اپنے بھائی کے لیے ایک ایسا سائبان تھا جس کی ٹھنڈی چھاؤں میں بیٹھنے والا اُسے نفرت اور اذیت کے سوا کچھ نہ دے سکا۔ اُس کی ویران زندگی میں بہار آئی بھی تو وہ اس سے بے نیاز ہی رہا۔ اس کی نظر تو باکسنگ کی دُنیا کے اعلیٰ مدارج پر تھی۔ اُس کا ذہن رنگ میں اپنے حریفوں کو زیر کرنے کی ترکیبیں سوچ رہا تھا لیکن وہ اس بات سے بے خبر تھا کہ کچھ پانے کے لیے اُسے کیا کچھ کھونا پڑے گا۔ ان کٹھنا ہوں کا احوال جن سے گزر کر زندگی کی اصل حقیقتوں کا ادراک ہوتا ہے اور انسان یہ راز پالیتا ہے کہ شدید اذیت کے بعد ملنے والی راحت کا لطف ہی کچھ اور ہے

وہ ایک گرم دن تھا۔ جو چند افراد نظر آرہے تھے، وہ بھی تھکے تھکے لگ رہے تھے۔ قصبے کی مرکزی سڑک سنسان تھی۔ قصبہ گزشتہ گیارہ گھنٹے سے گرمی سے جنگ کررہا تھا اور نڈھال ہوچکا تھا لیکن دھوپ میں اب بھی تمازت موجود تھی۔ سمندر کی جانب سے چلنے والی ہوا بھی لگتا تھا، کسی بھٹی سے گزر کر آرہی ہے۔

جون لوگن سڑک کے کونے پر ایک شیڈ کے نیچے کھڑا اپنے بھائی کا انتظار کر رہا تھا۔

اس نے پہلے اپنی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی میں وقت دیکھا اور پھر سڑک پر نظر ڈالی۔ اس طرف ڈائمنڈ گیراج تھا جہاں اس کا بھائی کام کرتا تھا۔ شام کے چھ بجے تھے۔ وہ روز اسی وقت، اسی جگہ بھائی کا انتظار کرتا تھا۔ اس کا بھائی شاذ و نادر ہی لیٹ ہوتا تھا۔

چھ بج کر پانچ منٹ پر دونوں بھائی ملے۔ گھر پہنچنے کے لیے ابھی انہیں ایک گھنٹا پیدل چلنا تھا۔ وہ ہاتھ میں ہاتھ ڈالے چل دیے۔ دونوں پسینے سے شرابور ہو رہے تھے۔

✿ ✿ ✿

مضافاتی علاقے کے اس چھوٹے سے مکان میں وہ دونوں کھڑکی کے سامنے کھڑے تھے۔ سٹی ہاسپٹل کے ڈاکٹر ولسن اور محکمہ پولیس کا کیپٹن والٹر۔ والٹر بڑی توند والا ادھیڑ عمر آدمی تھا۔ اس کے بے حد سرخ چہرے پر ہلکی نیلی آنکھیں تقریباً سفید لگتی تھیں۔

دونوں لڑکوں کو دیکھا تو اس نے جھٹکے سے سر گھمایا۔ ”وہ دیکھو جڑواں لوگن“ اس نے کہا۔

ڈاکٹر نے کھڑکی سے دونوں کو دیکھا ”روز اسی وقت جاتے ہیں۔“

”تم بھی کبھی کبھی ان کے گھر جاتے ہو“ کیپٹن کا لہجہ سوالیہ نہیں تھا۔

”ہاں۔ ان کے باپ کے ساتھ شطرنج کھیلتا ہوں اور اس سے بحث کرتا ہوں۔“

”میری بات مانو ڈاکٹر تو اب اس کے ہاں جانا چھوڑ دو۔ کچھ لوگ اس کے پیچھے پڑے ہیں۔ مجھے لگتا ہے، دو ایک دن میں کچھ ہونے والا ہے۔ دیکھو، لوگن بظاہر تو یہاں گراج چلا رہا ہے لیکن حقیقت یہ نہیں ہے۔ ورنہ بتاؤ، اس کا بیٹا اپنے باپ کے گیراج کو چھوڑ کر ڈائمنڈ گیراج میں کیوں کام کر رہا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ وہ کمیونسٹ ہے۔“

”یہ ریاست ہے ہی متعصب“ ڈاکٹر نے کہا ”تمہارے محکمے کا رویہ مجھے کبھی اچھا نہیں لگا۔“

”تو تم کمیونسٹوں کی سائیڈ لے رہے ہو“ کیپٹن نے حیرت سے کہا ”بہر حال ڈاکٹر میں تمہیں سمجھا رہا ہوں، تم اس میں ملوث ہونے کی کوشش نہ کرو۔“

”مجھے ان کمیونسٹوں سے ڈر نہیں لگتا۔ تمہیں بھی نہیں لگنا چاہیے۔ اگر تمہارے نظریات درست ہیں تو انہیں کامیابی ہو ہی نہیں سکتی۔“

کیپٹن والٹر کے چہرے پر اُلجھن کا تاثر نظر آیا ”میں سیاست نہیں سمجھتا“ اس نے کہا ”میں صرف اتنا کہہ رہا ہوں کہ لوگن کے گھر نہ جایا کرو۔ بات سنو...... آج رات کا تو وہاں کا کوئی پروگرام نہیں ہے نا؟“ وہ چند لمحے ہچکچایا، پھر بولا ”خدا کے لیے ڈاکٹر، تفصیل نہ پوچھنا، وہ میں نہیں بتا سکتا۔ بس میں تمہیں اشارہ دے رہا ہوں، آج رات وہاں کا رُخ نہ کرنا۔“

ڈاکٹر نے کندھے جھٹک دیے۔ اس نے سوچا، شاید یہ لوگ آج پھر لوگن کے گھر کی تلاشی لیں گے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں تھی۔ حالانکہ لوگن کے گھر سے آج تک کچھ برآمد نہیں ہوا تھا۔ نہ کمیونسٹ لٹریچر نہ اسلحہ۔ بہر حال یہ اس کا دردِ سر تھا بھی نہیں۔ اس نے کھڑکی سے سڑک پر جاتے ہوئے بھائیوں کو دیکھا۔ انہیں دیکھ کر یہ سوچا بھی نہیں جا سکتا تھا کہ وہ جڑواں ہیں۔ ان کی ماں ان کو جنم دیتے ہوئے مر گئی تھی۔ اب وان بہت تیزی سے بڑھ رہا تھا اور خوب قد کاٹھ نکال رہا تھا۔ جون اس کے برعکس تھا۔ اور وان کم عقل نہیں تھا۔ بلکہ وہ ذہین تھا۔ لیکن وہ بہت کم سخن تھا۔ اسے دیکھ کر احساس ہوتا تھا کہ وہ کردار کا آدمی ہے۔ وہ اپنے بھائی کو پرستش کی حد تک چاہتا تھا۔

جاتے ہوئے وان نے اچانک سر اٹھایا۔ اس کی نظر کھڑکی میں کھڑے ڈاکٹر پر پڑی تو اس نے ہاتھ لہرایا۔

”بڑے کے متعلق تو میں جانتا نہیں“ کیپٹن والٹر نے کہا ”لیکن یہ چھوٹا بھی اپنے باپ کی طرح ہے۔ میرا بس چلے تو پہلی فرصت میں اسے اندر کر دوں۔ دیکھ لینا، یہ چھوٹا بھی اپنے باپ جیسا ہی نکلے گا۔“

”تم جانب داری سے کام لے رہے ہو۔ بلکہ میں کہوں گا کہ تم احمق ہو۔“

کیپٹن اٹھ کھڑا ہوا ”بہر حال، میری بات یاد رکھنا۔“

✿ ✿ ✿

”یہ کھڑکی میں کیپٹن والٹر ہی تھا؟“ وان نے جون سے پوچھا۔

”ہاں۔ ڈاکٹر کو چھوڑنے آیا ہوگا۔ آج کسی نے خود کو پھانسی دے کر خودکشی کرنے کی کوشش کی تھی۔ کیپٹن اسی سلسلے میں ڈاکٹر کو ہیڈ کوارٹر لے گیا تھا۔ ویسے یہ دونوں بہت مختلف مزاج کے ہیں۔“ جون نے جواب دیا۔

”کیپٹن والٹر اچھا آدمی نہیں، وہ ہم لوگوں کو ناپسند بھی کرتا ہے۔“

’’مجھے تو وہ کچھ زیادہ ہی ناپسند کرتا ہے۔‘‘

وان نے اس کے وائلن کیس کو غور سے دیکھا ’’اور سناؤ، آج کا دن کیسا رہا؟‘‘

جون مسکرایا۔اس لمحے وہ بہت پرکشش لگنے لگا ’’بہت اچھا‘‘ اس نے جواب دیا ’’اور ایسا کم ہی ہوتا ہے۔والس کو میرا لکھا ہوا گیت بہت پسند آیا۔ویسے وان، اگر مجھے یہاں سے نکلنے کا موقع اور اچھا سا وائلن مل جائے تو میں اتنی محنت کروں، اتنی محنت کروں کہ سب کچھ بھول جاؤں۔پھر میں کچھ بن کر دکھاؤں۔اپنی صلاحیتیں ثابت کروں۔‘‘

وان نے اسے بغور دیکھا۔اس کی پیشانی شکن آلود ہوگئی ’’مجھے تو یہاں سے نکلنے کا کوئی امکان نظر نہیں آتا۔دیکھو نا...... ڈیڈی بھی کچھ نہیں کر رہے ہیں......‘‘

’’سوائے مشکلات پیدا کرنے کے‘‘ جون نے لقمہ دیا ’’انہیں سمجھاؤ نا کہ مشرق کی طرف نکل چلیں۔یہاں وہ کسی بھی وقت مصیبت میں پھنس جائیں گے۔‘‘

’’لیکن وہ کہاں سنیں گے کسی کی۔‘‘

’’ٹھیک کہتے ہو۔اور وہ کیوں سنیں کسی کی۔اب تو پارٹی میں ان کی اہمیت بنی ہے، وہ یہاں بہت خوش ہیں۔‘‘

’’اور ان کے بغیر ہم جا نہیں سکتے‘‘ وان بولا۔

ان کا گھر درحقیقت ایک وسیع وعریض مرغزار کے درمیان بنا اناج گھر تھا، جسے ہر مکین نے حسب توفیق مکان بنانے کی کوشش کی تھی۔لیکن وہ اب بھی گھر سے زیادہ اناج گھر لگتا تھا۔گھر کے ساتھ ہی نیچی چھت والا ایک شیڈ تھا، جس کی پیشانی پر لوگن گیراج لکھا تھا۔باہر چند گیسولین پمپ تھے۔

وان گھر کے قریب پہنچا تو سیٹی بجا رہا تھا۔سیٹی کی آواز سن کر ان کا باپ باہر نکل آیا۔وہ پستہ قامت اور موٹا تھا۔چہرے پر جھریاں تھیں حالانکہ وہ صرف پچاس سال کا تھا۔بیس سال پہلے وہ قسمت آزمائی کی غرض سے ہجرت کر کے امریکا آیا تھا۔اس نے مختلف کام کیے لیکن ٹکا کہیں بھی نہیں۔ان مختلف کاموں اور ملازمتوں کے دوران اس نے محنت کا استحصال ہوتے دیکھا۔طبعاً وہ باغی اور لڑاکا تھا۔وہ مزدوروں کے حق کے لیے آواز بلند کرنے لگا۔یوں اسے خطرناک قرار دے دیا گیا۔کئی بار اس کی پٹائی ہوئی اور زندگی تک کو خطرہ لاحق ہوگیا۔وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ پھرتا رہا۔پھر اس نے کیلی فورنیا کا رخ کیا۔اسے لیور مور میں گوشت ڈبوں

میں پیک کرنے والی ایک فیکٹری میں کام مل گیا۔یہاں وہ سبزی خور ہوگیا۔یہیں وہ پہلی بار اولگا سے ملا۔وہ نسلاً روسی تھی اور ایک ریستوران کے مالک کی بیٹی تھی۔ریستوران کے مالک وان کوف سے اس کی بحث چلتی تھی۔وان کوف کو اس سے پہلی نظر میں نفرت ہوگئی تھی۔بیٹی کا اس کی طرف جھکاؤ دیکھ کر وہ اس کے مستقبل سے خوف کھاتا تھا۔

اولگا نے لوگن سے شادی کی تو بڈھے وان کوف نے اس سے قطع تعلق کر لیا۔ابتدا میں بہت اچھی گزری۔تین سال خواب کی طرح گزر گئے۔شادی کی تیسری سالگرہ کے ایک ہفتے بعد اولگا نے جڑواں بیٹوں کو جنم دیا لیکن خود جاں بر نہ ہو سکی۔

مائیکل لوگن کی دنیا اُجڑ گئی۔شروع میں تو ایسا لگتا تھا کہ وہ پاگل ہو جائے گا۔بچوں کی وہ شکل دیکھنے کا بھی روادار نہیں تھا۔چنانچہ بچوں کو وان کوف کے سپرد کر دیا گیا۔وان کوف ریٹائر ہو چکا تھا۔بچے اسے اور اس کی بیوی کو قدرت کا تحفہ لگے۔پانچ سال تک بچے وہاں رہے۔پھر اچانک چند دنوں کے وقفے سے بڈھا وان کوف اور اس کی بیوی انتقال کر گئے۔

مائیکل کو یہ خبر چند روز بعد ملی۔وہ آیا اور نہ چاہتے ہوئے بھی بچوں کو اپنے ساتھ لے گیا۔حالانکہ وہ ان کی صورت بھی نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔وہ دونوں اس کی محبوب بیوی کی موت کے ذمے دار تھے۔لیکن کچھ ہی دن میں وہ بدل گیا اور اسے بچوں سے محبت ہوگئی۔ایک کی جسمانی نشوونما زبردست تھی اور دوسرے میں موسیقی کا رجحان تھا۔

وقت گزرتا گیا۔اب مائیکل لوگن پچاس برس کا تھا۔

اس وقت وہ بیٹوں کو دیکھ کر مسکرایا اور ان کے قریب آنے کا انتظار کرتا رہا پھر وہ نیچے اُترا اور پورچ میں ایک ٹوٹی کرسی پر بیٹھ گیا۔اس نے بیٹوں سے ان کے کام کے متعلق پوچھا۔پھر گیراج کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا ’’آج تو مجھے بھی کام ملا۔ایک فورڈ ٹھیک کرنے کے لیے لائی گئی تھی۔‘‘

جون نے گیراج کی طرف دیکھا۔فورڈ کا پچھلا حصہ نظر آ رہا تھا۔وان نے باپ کو بغور دیکھتے ہوئے کہا ’’آج قصبے میں اجنبی لوگ آئے ہیں۔چار بھری ہوئی کاریں تو میں نے خود دیکھیں۔باس کا کہنا ہے کہ وہ اینٹی کمیونسٹ لوگ ہیں۔‘‘

’’اور وہ لوگ مختلف علاقوں سے آئے ہیں‘‘ جون بولا ’’ڈیڈی...... آج میٹنگ ہے نا؟‘‘

"نہیں۔ تھی مگر ملتوی کر دی گئی ہے" مائیکل نے جواب دیا۔ "مجھے اجنبیوں کی آمد کا علم تھا۔ اس کار میں بھی دو اجنبی ہی آئے تھے۔ اس نے گراج میں کھڑی فورڈ کی طرف اشارہ کیا "لہٰذا تم دونوں کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ آج رات تمہارے باپ کی پٹائی نہیں ہوگی۔"

✿ ✿ ✿

سورج ڈھلنے کے بعد تین سو کے قریب افراد ریلوے ڈپو پر جمع ہو گئے۔ ان میں ہر طرح کے لوگ تھے۔ کسان، کلرک، مزدور، خلاصی۔ وہ سب لباس سے غریب لگ رہے تھے لیکن لگتا تھا کہ انہوں نے اس کے لیے اہتمام کیا ہے۔ ان میں سے چند کسان مسلح تھے۔ باقی لوگوں کے ہاتھوں میں لاٹھیاں اور ڈنڈے تھے۔ بیشتر نشے میں بھی تھے۔ وہ سب غصے میں تھے، انہیں پتا چل گیا تھا کہ میٹنگ ملتوی کر دی گئی ہے۔

"ان بدبختوں کو خبردار کس نے کیا؟" ایک یک چشم کسان نے دہاڑ کر کہا۔ "خدا کی قسم، میں آج ان کمیونسٹوں پر ثابت کر دیتا کہ ہم اس ملک میں ان کا وجود برداشت نہیں کریں گے۔ مگر اب ہم کیا کریں۔ ناکام واپس جائیں؟"

چند منٹ بعد کچھ بہتر لباس والے کلرک ٹائپ کے افراد ان میں گھل مل گئے۔ انہوں نے گروہ کو ٹاؤن ہال کی طرف چلنے کا مشورہ دیا، جہاں میٹنگ ہونا تھی۔ لوگ چار پانچ کی ٹکڑیوں میں ٹاؤن ہال کی طرف چل دیے۔ وہ سب مشتعل تھے اور خود کو شتر بے مہار محسوس کر رہے تھے۔ انہیں کسی لیڈر کی ضرورت تھی۔

ہال میں سناٹا تھا۔ ذرا دیر میں وہاں ہنگامہ برپا ہو گیا۔ ہر شخص اپنی کہے جا رہا تھا، کوئی کسی کی سننے کو تیار نہیں تھا۔ اچانک ایک شخص کسی کو گھسیٹتا ہوا ہال میں داخل ہوا۔ مجمع ان کے گرد اکٹھا ہو گیا۔ وہ شخص گٹھری بنا فرش پر پڑا ہانپ رہا تھا۔ اس کا منہ کھلا ہوا تھا، کپڑے پھٹے ہوئے تھے۔ اس نے دونوں ہاتھ سے خون آلود چہرہ چھپایا ہوا تھا۔ اس نے یوں ادھر ادھر دیکھا، جیسے چھپنے کی کوئی جگہ تلاش کر رہا ہو۔

مجمعے میں کچھ لوگ اسے پہچان گئے اسے گھسیٹ کر لانے والا چیخ رہا تھا۔ "یہ بھی کمیونسٹ ہے۔ میں نے اسے رنگے ہاتھوں پکڑا ہے۔"

وہ آرٹسٹ جان گرین تھا۔ کبھی کبھی اس کے اسٹوڈیو میں میٹنگز ہوتی تھیں۔ وہ بائیں بازو کے اخبارات کے لیے تصویریں بناتا تھا۔ اس وقت اس کی جیب میں اسٹکر تھے۔ اسٹکر

میٹنگ ملتوی ہونے سے اور میٹنگ کی نئی تاریخ سے متعلق تھے۔

گرین بہت خوف زدہ تھا۔ وہ اس وقت جانور نما انسانوں میں گھرا ہوا تھا، جن سے رحم کی توقع بے سود تھی۔ وہ خود کو بہت تنہا محسوس کر رہا تھا۔

"تو تم کیونسٹ ہو؟" مجمعے میں سے ایک لیڈر ٹائپ آدمی آگے بڑھا۔

"نہیں...... خدا کی قسم، میں نے کچھ بھی نہیں کیا۔ میں بے قصور ہوں" گرین نے گھگھیا کر کہا "خدا کے لیے مجھے چھوڑ دو۔"

"ہوں...... تو تم بے قصور ہو۔ تم نے کمیونسٹ پارٹی کے الیکشن میں حصہ لینے کی اجازت سے متعلق قرارداد پر دستخط نہیں کیے تھے؟"

"کیے تھے لیکن یہ میرا بنیادی حق ہے۔"

"ابھی تمہیں بہت سے حقوق ملیں گے" کسی نے کہا "لگاؤ مرمت اس کی" کچھ لوگ چلائے "یا پھر اس کی زبان کھلواؤ، اس سے اُگلواؤ۔"

گرین آرٹسٹ تھا۔ یہ سب کچھ نہیں جھیل سکتا تھا۔ "میں صرف دو آدمیوں کو جانتا ہوں" اس نے کہا "ایک گیرہاورڈ ہے اور دوسرا مائیک لوگن......"

یہ سنتے ہی کچھ لوگ گیرہاورڈ کو پکڑ لانے کے لیے نکل کھڑے ہوئے۔ اب گرین کا ضمیر اسے ملامت کر رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ یہاں اس کی جگہ مائیک لوگن ہوتا تو کبھی زبان نہ کھولتا۔ وہ تھا ہی ایسا آدمی۔

دروازے کی طرف ہلچل مچی۔ کسی نے گرین کو بغلوں میں ہاتھ دے کر کھڑا کر دیا "لو...... تمہارا ایک ساتھی تو آ گیا۔"

گرین نے نظریں اٹھا کر دیکھا۔ وہ لوگ گیرہاورڈ کو لے آئے تھے۔ گیرہاورڈ کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ اس کے کپڑے تار تار ہو رہے تھے۔ اس نے ملامت آمیز نظروں سے گرین کو دیکھا لیکن کچھ کہا نہیں۔ کسی نے گرین کو دروازے کی طرف دھکیلا "چلو ہمارے ساتھ۔ اب ہم لوگن کو لائیں گے۔"

ان کی تعداد بیس کے لگ بھگ تھی۔ وہ چار گاڑیوں میں سوار ہوئے گرین کو تیسری کار میں بٹھایا گیا۔ گرین اور زیادہ خوف زدہ ہو گیا تھا۔

پہلی کار لوگن گیراج سے کوئی سو گز پیچھے رُکی۔ لیڈر اُترا اور اس نے ہدایات دیں۔

دوگاڑیاں موڑ لی گئیں۔ان کے انجن بند نہیں کیے گئے تھے۔ایک کار مکان کے سامنے پارک کی گئی اس میں صرف ڈرائیور بیٹھا تھا۔دوسری کار مکان کے عقبی حصے کی طرف گئی۔رائفلوں سے مسلح افراد نے مکان کا محاصرہ کرلیا۔ایک رائفل کی نال گرین کی پشت سے لگا دی گئی۔لیڈر نے اس کے کان میں سرگوشی کی''خوب سمجھ لو گرین!تمہیں ہمارے کہنے پر عمل کرنا ہے۔تم اس شخص کے ساتھ دروازے پر جاؤ۔یہ دستک دے گا۔ہمیں لوگن کو کسی طرح باہر نکالنا ہے۔ ترکیب میں نے اپنے ساتھی کو سمجھا دی ہے۔''

گرین نے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

* * *

تینوں لوگن نشست گاہ میں تھے۔وان کرسی پر بیٹھا سگریٹ پی رہا تھا۔کھلی کھڑکی کے ساتھ جون کھڑا وائلن بجا رہا تھا۔مائیکل لوگن اپنے تنومند بیٹے کو فخریہ نظروں سے دیکھے جا رہا تھا۔اس کے ہاتھ میں پائپ تھا اور وہ ہلکے ہلکے کش لے رہا تھا''وان......تم ایتھلیٹک کلب کب سے نہیں گئے؟''اس نے اچانک پوچھا۔

''دس دن ہو گئے''وان نے بے زاری سے جواب دیا''وہاں مجھے پسند بھی نہیں کیا جاتا۔میں نے پچھلی بار تین راؤنڈ میں وہاں کے ہیرو ریلے کی خاصی مرمت کر دی تھی۔''

''جون ہنسنے لگا''وہ پولیس والا ریلے؟''

''ہاں۔لیکن اس میں مزاح کا تو کوئی پہلو نہیں......''

''آج میں کارنر پر تمہارا انتظار کر رہا تھا تو وہ مجھے خونی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔''

مائیکل لوگن نے جھٹکے سے سر اٹھایا۔اس کی آنکھیں سکڑ گئی تھیں''ہش!''اس نے سرگوشی میں کہا''یہ آواز کیسی ہے؟''

ایک لمحے کے لیے سامنے لائٹس چمکیں۔جون نے کھڑکی سے باہر جھانکا''سڑک پر پیچھے دو کاریں کھڑی ہیں۔دونوں اسٹارٹ ہیں''اس نے بتایا۔

وان لوگن چیتے کی رفتار سے عقبی دروازے کی طرف لپکا۔''ڈیڈی......ایک گاڑی پچھلے دروازے پر بھی ہے۔''

''خدا کی پناہ......یہ دشمن ہوں گے۔میں نے سوچا بھی نہیں تھا کہ یہاں تک آجائیں گے۔''مائیکل نے کہا۔اس نے الماری کھول کر دو رائفلیں نکالیں۔ایک لمحے کی ہچکچاہٹ

کے بعد اس نے ایک رائفل وان کی طرف بڑھا دی۔پھر وہ جون کی طرف متوجہ ہوا''کھڑکی سے ہٹ جاؤ بیٹے۔''

وہ تینوں نیم تاریکی میں آوازوں پر کان لگائے بیٹھے رہے۔ذرا دیر بعد دروازے پر دستک ہوئی''کون ہے؟''وان نے پوچھا۔

جواب میں اجنبی آواز سنائی دی''دروازہ کھولو۔میں گرین نامی ایک شخص کو ٹیکسی میں لایا ہوں۔اس کے پاس کرایہ نہیں ہے۔''

مائیکل لوگن نے احتیاط سے دروازہ کھول کر جھانکا۔پورچ پر ایک شخص ڈرائیور کی ٹوپی پہنے کھڑا تھا۔اس کے پیچھے گرین تھا۔

''پونے دو ڈالر''ڈرائیور نے ہاتھ بڑھایا۔اسی وقت گرین تیزی سے حرکت میں آیا۔اس نے چیختے ہوئے ڈرائیور کی کمر پر زوردار ٹکر رسید کی اور تیزی سے مائیکل کو اپنے ساتھ لیتے ہوئے اندر داخل ہو گیا۔''دروازہ بند کر دو لوگن''اس نے ہانپتے ہوئے کہا''باہر اینٹی لوگ ہیں۔''

لوگن نے دروازہ بند کر دیا''کتنے ہیں''اس نے پوچھا۔

''اٹھارہ بیس ہوں گے۔انہوں نے گھیرا ڈال دیا ہے۔انہوں نے مجھے مار مار کر تمہارے متعلق معلوم کیا۔''

پورچ پر قدموں کی آہٹ سنائی دی۔وان رائفل لیے کھڑکی کی طرف بڑھ گیا۔

''بس......اور آگے نہ آنا''اس نے چیخ کر کہا''کیا چاہتے ہو تم لوگ؟''

''بہتر ہے دروازہ کھول دو ورنہ بھون دیے جاؤ گے۔کوئی حماقت نہ کرنا۔ہماری تعداد کم نہیں۔''

وہ ڈرائیور تھا۔وان نے اس کے سر سے ذرا اوپر فائر کیا۔ڈرائیور کوئی آڑ لینے کے لیے لپکا۔فوراً ہی رائفلیں گرجیں۔پھر خاموشی چھا گئی۔مائیکل لوگن نے پیشانی سے پسینہ پونچھا۔

''مجھے افسوس ہے نے کہ میں تمہیں بھی مصیبت میں پھنسا دیا''اس نے وان سے کہا۔

باہر سے عجیب سی آواز آئی اور کمرے کے فرش پر کوئی چیز آ کر گری۔جون رینگتا ہوا اس تک پہنچا''خدا کی پناہ!''وہ منمنایا''گیس کا شیل ہے۔شکر ہے،پھٹا نہیں۔''

ایک اور شیل بیرونی دیوار سے ٹکرایا۔باہر موجود لوگ کھانسنے لگے''چلو......خود ہی ذائقہ چکھ لیا بدبختوں نے''وان نے کہا۔

کچھ دیر سناٹا رہا پھر فائرنگ ہوئی۔اس کے بعد تیسرا شیل فرش پر جون سے پانچ فٹ

پیچھے پھٹا۔کمرا گیس سے بھر گیا جون گھبرا کر فرش پر لیٹ گیا۔اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔وہ بری طرح کھانس رہا تھا۔دیکھتے ہی دیکھتے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔وان کھانستے ہوئے اس کی طرف لپکا۔اس نے باپ کو پکارا"ڈیڈی...... ہمیں باہر نکلنا ہوگا۔یہاں تو ہم بے بس چوہوں کی طرح مارے جائیں گے۔"

مائیکل لوگن کے پھیپھڑوں میں جلن ہو رہی تھی۔اس نے بڑھ کر دروازہ چوپٹ کھول دیا اور دیوار سے لگ کر کھڑا ہو گیا۔چند لمحے بعد گرین بھی کھانستا ہوا باہر آ گیا"ہم باہر آ گئے ہیں"مائیکل نے چیخ کر کہا"تم لوگ جیت گئے۔"

ایک آدمی رائفل اس کی طرف تانے لپکا آیا"ہاتھ کندھوں سے اوپر اٹھا لو اور میرے ساتھ چلو۔"

"ٹھیک ہے"مائیکل لوگن نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا،"لیکن میرے بیٹوں کا اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں۔انہیں ہاتھ نہ لگانا۔"

"جہنم میں جائیں تمہارے بیٹے۔ہم تو تمہارے لیے آئے ہیں"اس شخص نے ہذیانی قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

ایک طرف سے چھ سات آدمی آئے اور انہوں نے لوگن اور گرین کو کاروں کی طرف گھسیٹنا شروع کر دیا۔وہ انہیں مار بھی رہے تھے۔

اپنے بھائی پر جھکے ہوئے وان نے دیکھا،اس کے باپ کا منہ بار بار کھل رہا تھا۔پانی سے باہر نکالی گئی کسی مچھلی کی طرح۔جون کہنیوں کے بل اٹھ بیٹھا تھا۔وہ بھی یہ منظر دیکھ رہا تھا۔وان اٹھا۔وہ مٹھیاں بھینچے ہوئے دہاڑا"لڑکے...... تم بیچ میں پڑنے کی حماقت نہ کرنا۔"لیڈر نے چیخ کر کہا۔

وان باہر نکلا اور اس پر جھپٹا۔اس کے گھونسے نے لیڈر کو اُلٹ دیا۔لیکن دوسرے لوگوں نے تیزی سے اس پر قابو پا لیا۔جون ان تینوں کو گھسیٹتے جاتے دیکھتا رہا۔وہ خوف سے تھر تھر کانپ رہا تھا۔

ٹاؤن ہال میں جشن کا سا سماں تھا۔مائیکل لوگن نے ادھر اُدھر دیکھا اور حیران رہ گیا۔گیر ہاورڈ!اسے کیسے پکڑا گیا؟ پھر اس نے گرین کو دیکھا اور اس کی سمجھ میں سب کچھ آ گیا۔وہاں ہیلڈ برگ کا مکینک ریان بھی تھا اور کوئی ٹائی کا مزدور لیوس بھی۔

لیڈر نے چیخ کر کہا"جھنڈا لاؤ"جھنڈا لایا گیا"اب تم سب کمینے اسے چومو گے"وہ غرایا اور لیوس کی طرف متوجہ ہوا،"جھنڈے کو چومو۔"

لیوس، گیر ہاورڈ کی طرف دیکھنے لگا۔مجمعے میں سے ایک شخص بڑھا اور اس نے پوری قوت سے لیوس کے پیٹ میں لات ماری لیوس چیختا ہوا اُلٹ گیا۔

لیڈر، ریان کی طرف بڑھا"تمہارا کیا خیال ہے؟"

لیوس کی طرح ریان نے بھی سوالیہ نظروں سے گیر ہاورڈ کو دیکھا۔پھر اس نے بے بسی سے کندھے جھٹکے، آنکھیں بند کیں اور جھک کر جھنڈے کو چوم لیا۔یک چشم کسان نے قہقہہ لگاتے ہوئے اس کی ٹھوڑی پر گھٹنا مارا۔لوگ ہنسنے لگے۔لیڈر، گیر ہاورڈ کے سامنے جا کھڑا ہوا "تم بڑی توپ شے ہو نا۔اب تم جھنڈا چومو اور لوگن تم بھی۔"

لوگن اور گیر ہاورڈ ساکت و صامت کھڑے رہے۔لیڈر نے چھڑی گھمائی۔لوگن کا چہرہ خون میں نہا گیا۔مگر وہ اپنی جگہ کھڑے رہے۔مجمع آگے بڑھ آیا۔اگلے ہی لمحے وہ گھونسوں اور لاتوں کی بارش کی زد میں تھے۔

وان دیوار سے چپکا کھڑا تھا۔دوسروں کی طرح اس کے دونوں ہاتھ بھی پشت کے پیچھے کر کے باندھ دیے گئے تھے۔اس نے باپ کو لہولہان چہرہ لیے گرتے دیکھا۔پھر گیر ہاورڈ بھی گر گیا۔

لیڈر نے مجمعے کو پیچھے ہٹایا پھر وہ وان کی طرف متوجہ ہوا،"تمہارا کیا خیال ہے لڑکے؟"وہ دہاڑا۔"جھنڈا چومو گے یا نہیں؟"

"کیوں چوموں؟"

"کیوں۔تم امریکن نہیں ہو؟"

"بالکل ہوں لیکن یہ ثابت کرنے کے لیے لوگوں کو ایذائیں نہیں دیتا۔اور تم مجھے چھوڑ دو...... یا پھر میرے ہاتھ کھول دو۔"

یہ سنتے ہی لیڈر اس پر پل پڑا۔اس کی کراہیں سن کر مائیکل لوگن لڑکھڑاتا ہوا اٹھا۔وہ بولا تو اس کی آواز میں گھن گرج تھی،"چھوڑ دو اسے۔میں نے کہا تھا نا کہ میرے بیٹے اس میں ملوث نہیں۔ٹھیک ہے، میں تمہارے جھنڈے کو چوموں گا اور یہ بھی چومے گا۔یہی چاہتے ہو نا تم۔حالانکہ ہم بھی تمہاری طرح امریکن ہیں۔تم ہمیں باندھ کر یہاں لائے...... اور ہمیں مار

پیٹ کر یہ ثابت کر رہے ہو کہ ہم امریکن نہیں۔ تم نے مجھے مارا، اس لیے کہ تمہارا خیال میں، میں کمیونسٹ ہوں اور تم کمیونسٹوں کو صرف تخریب کار سمجھتے ہو۔ تم کیا جانو، میں اس پورے ملک میں گھوما پھرا ہوں، میں نے ہر ریاست میں...... ہر طرح کے لوگوں کے ساتھ کام کیا ہے۔ میرے پاس آنکھیں بھی ہیں اور دماغ بھی۔ یہ دنیا...... یہ تمہیں کیسی لگتی ہے، جہاں لاکھوں میں صرف چند افراد ایسے ہیں، جو اپنی ہر خواہش پوری کر سکتے ہیں۔''

''اور تمہارے روس میں کتنے ہیں؟'' مجمعے میں سے کسی نے پوچھا۔ سب ہنسنے لگے۔

''میں روس کو نہیں بدلنا چاہتا۔ میرا روس سے کوئی تعلق نہیں۔ میں تو اپنے امریکا کو بدلنا چاہتا ہوں'' لوگن نے چیخ کر کہا۔ ''یہ میرا وطن ہے۔ میں یہاں کے غیر منصفانہ قوانین کے خلاف لڑ رہا ہو، میں بدعنوان انتظامیہ اور رشوت ستانی سے لڑ رہا ہوں۔ اور وہ کمینے تمہیں بہکاتے ہیں کہ میں تم سے لڑ رہا ہوں اور تم بے وقوف سمجھتے بھی نہیں کہ......''

وہ یہیں تک کہہ پایا تھا کہ مجمع اس پر ٹوٹ پڑا۔ ذرا دیر بعد وہ ان پانچوں کو سڑک پر لے آئے۔ وہ اپنی دانست میں امریکا کے آئین کا دفاع کر رہے تھے۔

❁ ❁ ❁

ڈاکٹر ولسن نے تھکے ہوئے لہجے میں نرس سے کہا۔ ''انہیں اندر لے آؤ۔'' نرس باہر گئی اور اس نے اشارے سے انہیں بلایا۔

دونوں لڑکے اندر آئے۔ جون کا لباس صاف ستھرا تھا جبکہ وان کے جسم پر چیتھڑے جھول رہے تھے۔ دونوں تھکے تھکے اور وحشت زدہ لگ رہے تھے۔

مائیکل لوگن کے نتھنوں میں آکسیجن کی ٹیوبس لگی ہوئی تھیں۔ اس کا چہرہ کٹا پھٹا اور سوجا ہوا تھا۔ وہ دو دنوں سے بے ہوش تھا۔ ''ڈاکٹر...... یہ کیسے ہیں اب؟'' جون نے پوچھا۔

''مجھے افسوس ہے بیٹے۔ ان کے بچنے کی کوئی امید نہیں۔''

وان، باپ پر جھک گیا۔ ''ڈیڈی...... یہ میں ہوں وان۔'' مائیکل کی آنکھیں کھلیں لیکن ان میں شناسائی کی چمک نہیں تھی۔ پھر وہ بند ہو گئیں۔

ذرا دیر بعد مائیکل لوگن کی آنکھیں پھر کھلیں...... ڈاکٹر نے جھک کر اس کا ہاتھ تھام لیا۔ ''مائیک...... مائیک...... تمہارے بیٹے آ گئے ہیں۔'' پھر وہ لڑکوں کی طرف مڑا۔ ''قریب آ جاؤ۔ وقت ضائع نہ کرو۔''

وہ دونوں باپ پر جھک گئے۔ مائیکل کے متورم ہونٹ ہلے۔ ''میرے بچو...... میری بات غور سے سنو۔ گھر میں الماری میں ایک چھوٹا بکسا ہے۔ اس میں زیادہ نہیں، صرف چند سو ڈالر ہیں۔ وہ لو اور اس ریاست سے جلد از جلد نکل جاؤ۔ یہاں تم نہیں پنپ سکو گے۔ میرا نام تمہارا پیچھا کرتا رہے گا۔''

''لیکن ڈیڈی......'' جون کے لہجے میں احتجاج تھا۔

''جیسا میں کہتا ہوں ویسے کرو۔ میں تمہارے لیے کچھ بھی نہیں کر سکا۔'' اس کی آواز لرز رہی تھی۔ لہجے میں اذیت تھی ''میرے بچو، سیاست میں کبھی نہ پڑنا۔ میں نے پندرہ سال گنوائے اور کچھ بھی نہیں پایا۔ تم میرے بچو، بس دولت کمانا۔ یہ بہت گھٹیا مشورہ ہے۔ ہے نا؟ لیکن میں نہیں چاہتا کہ تم میری طرح لڑو، مرو۔ تم یہاں سے چلے جاؤ...... کسی ایسی جگہ جہاں کوئی تم سے واقف نہ ہو اور اپنی زندگی بناؤ۔ تمہارے پاس ذہانت بھی ہے اور طاقت بھی۔''

وان مسکرایا۔ ''آپ ہماری فکر نہ کریں ڈیڈی۔ ہم ٹھیک رہیں گے۔''

مائیکل نے آنکھیں موند لیں۔ ڈاکٹر نے جھک کر اسے دیکھا اور دونوں لڑکوں کو باہر لے گیا۔ ''تم یہاں رکو، میں ابھی آتا ہوں۔'' اس نے کہا اور دوبارہ اندر چلا گیا۔ لڑکے راہداری میں دیوار سے ٹیک لگائے خاموش کھڑے رہے۔ چند لمحے بعد ڈاکٹر آیا۔ ''وہ تمہیں بلا رہا ہے۔'' اس نے وان سے کہا۔

وان دوبارہ کمرے میں چلا گیا۔ وہاں اسے موت کی موجودگی کا احساس ہو رہا تھا، یوں جیسے اندھیرے میں کسی ذی روح کی موجودگی کا احساس ہوتا ہے۔ وہ خوف زدہ ہو گیا۔

''یہاں آؤ وان، مجھے تم سے بات کرنی ہے۔'' مائیکل نے اسے پکارا۔

وان آگے بڑھا اور بستر کی پٹی پر بیٹھ گیا۔

''بیٹے...... یہ جذباتیت کا وقت نہیں۔ موت ایک بے حد غیر جذباتی حقیقت ہے۔ میں نے بہت سخت زندگی گزاری ہے وان اور میری موت بھی کوئی آسان نہیں۔'' مائیکل نے اپنے سرد ہاتھ سے بیٹے کا ہاتھ تھام لیا۔ ''وان! میں نے تمہیں جون کے لیے بلایا ہے۔ بیٹے، تمہیں اس کا خیال رکھنا ہوگا۔ اکثر تمہیں خیال آئے گا کہ یہ ایک دشوار کام ہے۔ وہ ہمیشہ سے تم سے مختلف رہا ہے۔ شاید اس لیے کہ وہ اپنی ماں پر گیا ہے۔ لیکن نہیں، وہ اور طرح سے بھی مختلف ہے۔ میں اسے سمجھ نہیں سکا۔ اسی لیے کہہ رہا ہوں کہ تمہیں اس کا خیال رکھنا ہوگا کہ وہ کسی دشواری میں نہ پڑے۔ تم طاقت ور ہو وان، محنتی بھی ہو۔ کچھ بھی کر سکتے ہو۔ جون کو تو بس اپنا وجود ثابت کرنے

کے لیے ایک موقع چاہیے۔بعض موقعوں پر وہ تمہارے لیے مشکل ثابت ہو گا لیکن تم پروانہ کرنا۔اس سے تمہیں بھی فائدہ ہوگا۔تم مشکلات سے نہیں ڈرتے، ڈٹ جاتے ہو۔تم دونوں ساتھ رہے تو کبھی نہ کبھی کچھ بن جاؤ گے۔مجھے یقین ہے اس کا۔ابتداء میں تم بہت سختیاں دیکھو گے۔میں نے تمہیں زندگی شروع کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں دیا۔تم ابتدا میں سوچو گے کہ زندگی کتنی دشوار ہے۔اسی لیے میں کہہ رہا ہوں کہ یہاں سے پہلی فرصت میں نکل جاؤ۔یہاں تم صرف میرے بیٹے کہلاؤ گے......اور یہ تمہارے لیے ضرررساں ہوگا۔بہتر یہی ہے کہ تم یہاں ایک لمحہ نہ رُکو۔فوراً چلے جاؤ۔میرے مرنے کا......میری تدفین کا بھی انتظار نہ کرو۔''

وان نے باپ کا ہاتھ تھام لیا۔''ایسی باتیں نہ کریں ڈیڈی۔آپ ٹھیک ہو جائیں گے۔''

''یہ دل بہلانے کی باتیں ہیں۔'' مائیکل لوگن نے کہا۔''اور مرنے والے کو کوئی نہیں بہلا سکتا۔دیکھو میں مروں گا تو یہاں خون خرابہ ہوگا۔میرے ساتھی ایک طوفان اٹھادیں گے۔ اسی لیے کہہ رہا ہوں کہ تم اور جون اس سے پہلے ہی یہاں سے نکل جاؤ۔ جب تک میں زندہ ہوں، کچھ نہیں ہوگا۔سب کچھ میرے مرنے کے بعد ہوگا۔بس تم نکل لو۔''

لیکن ڈیڈی، ہم آپ کو اس حال میں تو نہیں چھوڑ سکتے۔''

''احمقانہ باتیں مت کرو۔عملی انسان بنو۔یہ میری آخری خواہش ہے وان اور تمہیں اسے پورا کرنا ہے۔بس اب تم جاؤ اور ڈاکٹر ولسن کو بھیج دو۔''

وان اٹھا اور بستر پر جھکا۔چند لمحے وہ باپ کے ٹوٹے پھوٹے چہرے کو بغور دیکھتا رہا۔''گڈ بائی ڈیڈ۔''اس نے کہا۔''کاش یہ سب کچھ نہ ہوا ہوتا۔یہ سب کچھ غلط ہے۔''

''لیکن تم میرے کہنے پر عمل کرو گے۔''

''ہاں ڈیڈی، آپ بے فکر رہیں۔ایسا ہی ہوگا۔''

''یہ ضروری ہے بیٹے۔تمہیں سخت جان بننا ہوگا۔ورنہ تمہیں تکلیفیں پہنچتی رہیں گی۔تم اچھے لڑکے ہو وان۔بس اب جاؤ بیٹے۔الوداع۔''

وان تیزی سے دروازے کی طرف پلٹا۔وہ دروازے کے ہینڈل کو یوں ٹٹولتا رہا جیسے نگاہ جواب دے گئی ہو۔دروازہ کھول کر وہ باہر نکلا۔ڈاکٹر ولسن، جون سے باتیں کررہا تھا۔

''ڈیڈی آپ کو بلا رہے ہیں۔''وان نے ڈاکٹر سے کہا۔''اور ہم اب جا رہے ہیں۔یہ ڈیڈی کی ضد ہے۔ڈاکٹر! آپ ڈیڈی کا خیال رکھیے گا۔میں آپ کو خط لکھ کر صورتِ حال معلوم کروں گا۔

ویسے ڈاکٹر......'' وہ ہچکچایا۔''ان کے بچنے کا ذرا بھی امکان نہیں؟''

ڈاکٹر نے نفی میں سر ہلا دیا۔''وہ ایک دن......زیادہ سے زیادہ دو دن جی سکیں گے۔ میں تمہیں اس پتے پر تار بھیجوں گا۔یہ رکھ لو۔''اس نے وان کی طرف ایک کاغذ بڑھایا۔''یہ شخص میرا دوست ہے کارسن سٹی میں رہتا ہے۔تم وہاں جلد از جلد پہنچ جاؤ۔یہاں تمہارے باپ کی موت کے بعد ہنگامہ ہوگا۔تمہارے ڈیڈی کے دوست بھی کم نہیں۔''

وان نے اثبات میں سر ہلایا۔''یہی ڈیڈی بھی کہہ رہے تھے۔مجھے نہیں معلوم تھا کہ لوگوں کو مرتے وقت اتنا ہوش ہوتا ہے۔!''

''نہیں ہوتا بیٹے۔ان کا حوصلہ جواب دے جاتا ہے لیکن تمہارے ڈیڈی نے کبھی حوصلہ نہیں ہارا اور وہ کبھی ہاریں گے بھی نہیں۔''

جون ساکت کھڑا اپنے بھائی کو دیکھ رہا تھا۔اس کا چہرہ پیلا پڑ گیا تھا لیکن داس کا چہرہ بے تاثر تھا۔''میں ان کا سامنا نہیں کرسکتا وان۔''اس نے کہا۔''ہمیں واقعی یہاں سے نکل لینا چاہیے ورنہ میں پاگل ہو جاؤں گا۔''

''گڈ بائی ڈوک۔''وان نے کہا اور عجیب طرح مسکرایا۔''آپ کا بہت شکریہ۔ہم جلدی آپ سے رابطہ کریں گے۔''

وہ دونوں پلٹے اور پہلو بہ پہلو دروازے کی طرف چل دیے۔

✿ ✿ ✿

''اس کار کو یہیں چھوڑ دیں گے؟'' جون نے پوچھا۔''جس کی کار ہے وہ آ کر لے جائے گا۔''

''نہیں۔جہاں تک جا سکے، ہم اس کار میں جائیں گے۔''وان نے کہا۔''بس اب جلدی کرو۔''

جون گھر میں چلا گیا اور وان گیراج میں۔وان نے تمام اوزار اور آئل کے ڈبے سمیٹے اور کار کی ٹنکی فل کی۔جون گھر میں کپڑے اور دوسری چیزیں اکٹھی کرتا رہا۔اس نے الماری کھول کر بکسے سے رقم بھی نکال لی آدھے گھنٹے کے اندر وہ تیار ہو گئے۔اپنے گھر کے سامنے کھڑے ہو کر انہوں نے ادھر ادھر دیکھا۔یہ وہ جگہ تھی جہاں وہ پلے بڑھے تھے۔اب وہ اسے آخری بار دیکھ رہے تھے۔سامنے وہ درخت کھڑا تھا جسے انہوں نے بارہ سال کی عمر میں کاٹنے

کی ناکام کوشش کی تھی۔

وان نے کار کا دروازہ کھولا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔'' آجاؤ جون، کار کے مالک کے آنے سے پہلے نکل چلو۔''

جون برابر والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔'' ہم کبھی واپس بھی آئیں گے؟''

'' میں کبھی واپس نہیں آؤں گا۔'' وان نے سخت لہجے میں کہا۔'' آیا تو اس صورت میں آؤں گا کہ یہ پورا قصبہ خرید کر سمندر میں دھکیل سکوں۔'' اس نے کار آگے بڑھا دی۔ دونوں میں سے کسی نے بھی پلٹ کر نہیں دیکھا۔

✿ ✿ ✿

جدوجہد اور بے آرامی کے دو سال بیت گئے۔ وہ وقت ان کے لیے ہی نہیں، پوری دنیا کے لیے سخت تھا۔ وہ عرصہ بے روزگاری کا، معاشی ابتری کا تھا۔

ڈینور کے ایک گیرج میں وان لوگن ایک ٹرک... کے نیچے لیٹا تھا۔ اس کا چہرہ آئل اور گرد سے چکٹ رہا تھا۔ وہ بیک وقت تین کام کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔'' ریڈیو سننے، بولنے اور اپنا کام نمٹانے کی کوشش! ٹرک سے چند فٹ دور ایک دُبلا پتلا آدمی بیٹھا تھا۔ اس کا نام نیلسن تھا۔

چند منٹ بعد وان نیچے سے نکلا اور چیتھڑے سے اپنے ہاتھ پونچھے۔'' کام ہو گیا۔'' اس نے کہا۔ پھر پوچھا'' نیلسن، شکاگو یہاں سے کتنی دور ہے؟''

نیلسن کے کام کرتے ہوئے ہاتھ رک گئے'' تمہیں شکاگو سے کیا لینا؟''

'' میں وہاں جانا چاہتا ہوں۔''

'' بے وقوف مت بنو۔ یوں مارے مارے پھرنے کا فائدہ؟ ابھی تمہیں یہاں صرف چھ ماہ ہوئے ہیں۔ اس سے پہلے تم کہاں تھے؟''

'' سالٹ لیک سٹی میں۔''

'' اور اس سے پہلے؟''

'' ادھر ادھر پھرتا رہا تھا۔''

'' تم دونوں بھائی کہاں کے ہو؟ تمہارے گھر والے کہاں رہتے ہیں؟''

'' ہمارا کوئی نہیں، سب مر چکے ہیں۔ لیکن میرے سوال سے ان باتوں کا کیا تعلق ہے؟''

'' شکاگو کا فاصلہ مجھے بھی نہیں معلوم۔ بس اتنا جانتا ہوں کہ شکاگو بہت دور ہے۔ تم

شکاگو کو بھول جاؤ۔ وہاں نہیں جا سکو گے۔'' نیلسن نے ہنستے ہوئے کہا۔'' اور سناؤ، تمہارا بھائی سینما میں کیسا جا رہا ہے؟''

'' ملازمت کے ساتھ ہفتے میں ایک دن وہ اسٹیج شو بھی کر رہا ہے؟''

'' ہاں۔ میری بیٹی نے بتایا تھا۔ وہ اس کی تعریف کر رہی تھی۔''

'' جون بہت باصلاحیت ہے۔'' وان نے فخریہ لہجے میں کہا۔'' اگر ہمارے پاس پیسہ ہوتو.....''

'' یہ تو تم سیکڑوں مرتبہ بتا چکے ہو مجھے۔''

وان کا منہ بن گیا۔'' اب میں چلتا ہوں چھ بج چکے ہیں۔''

نیلسن نے اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔

✿ ✿ ✿

کوئی ایک ہفتے بعد جونی مورس ہیلتھ فارم آیا، جو قصبے سے چار میل دور تھا۔ وہ وہاں اپنی اگلی فائٹ کی تیاری کی غرض سے آیا تھا۔ وان اور نیلسن ایک ریڈی ایٹر پر کام کر رہے تھے کہ ٹائر چیخے اور ایک بڑی کار سامنے سڑک پر رکی۔ وان نے نیلسن سے کہا۔'' اب تمہاری باری ہے۔ اس گاڑی کو فیول تم دو گے۔''

نیلسن واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں پچاس سینٹ کی ٹپ تھی اور چہرے پر زلزلے کا سا تاثر'' جانتے ہو، اس گاڑی میں کون ہے۔ مشہور فائٹر جونی مورس اور اس کے تین ساتھی۔''

وان دلچسپی لیے بغیر نہ رہ سکا۔'' مورس...... وہ جس کی فائٹ ہونے والی ہے؟''

'' ہاں۔ یہ وہی ہے۔ یہاں ٹریننگ کے لیے آیا ہے۔ اس کے ساتھ کچھ سخت جان آدمی ہیں۔ میرا خیال ہے، انہیں پیٹنے کے پیسے ملتے ہوں گے۔''

'' تو اس کے پاس بس دو تین اسپیرنگ پارٹنر ہیں؟'' وان نے پوچھا۔

'' نہیں بھئی۔ اس کے ساتھ تو پوری فوج ہو گی۔ ڈاکٹر، ٹرینر، مالشیے، ہر طرح کے لوگ۔''

شام کو جون گھر آیا تو وان کھانا پکا چکا تھا۔ انہوں نے ایک دکان کے اوپر، تیسری منزل پر دو کمرے کرائے پر لیے تھے۔ باپ کی موت کے بعد کے دو برسوں نے دونوں بھائیوں کو اپنی عمر سے زیادہ پختگی دے دی تھی۔ جون اب بھی دُبلا پتلا تھا مگر اس کی آنکھوں سے سختی جھلکنے لگی تھی۔ وہ اپنے بھائی سے عمر میں بڑا لگنے لگا تھا۔ وہ ایک سینما ہاؤس میں گیٹ کیپر کی

حیثیت سے کام کر رہا تھا۔ مگر تنخواہ بہت کم تھی۔

وہ گھر آیا تو وان اس کا منتظر تھا۔ ''ہیلو...... آج مجھے پھر دیر ہوگئی۔'' جون نے کہا۔

وان کھانا نکال لایا۔ ''کیا حال ہے جون؟'' اس نے پوچھا۔ ''لگتا ہے، طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔''

جون کا موڈ بگڑ گیا۔ ''خدا کے لیے، تم میرے پیچھے نہ پڑے رہا کرو۔'' وہ بولا۔ ''انداز ے سے بوڑھی عورت معلوم ہوتے ہو۔''

وان خاموشی سے کھڑکی کی طرف چلا گیا اور باہر دیکھنے لگا۔

جون کھانا کھاتا رہا پھر جھجکتے سے وان کی طرف مڑا۔ ''میرا یہ مطلب نہیں تھا وان۔ میں کبھی کبھی بہت چڑچڑا ہو جاتا ہوں۔ تم برا مت مانا کرو۔'' اس نے کہا۔

وان نے پلٹ کر نہیں دیکھا۔ ''میں جانتا ہوں اور میں نے برا بھی نہیں مانا۔ چھوڑو، یہ سناؤ دن کیسا رہا آج؟''

''کچھ بھی نہیں لیکن رُکو۔ ہاں، کچھ ہوا تو ہے۔ میں آرہا تھا تو میں نے دو آدمیوں کو دیکھا، وہ فائٹر لگ رہے تھے، وہ ایک کیفے میں گئے اور ایک ویٹریس سے بدتمیزی شروع کردی۔''

وان نے پلٹ کر دیکھا۔ ''اوہ...... پھر کیا ہوا؟'' اس کے لہجے میں دلچسپی تھی۔

ہوا ہوگا، کچھ، میں تو چلا آیا۔ لڑکی چوکیدار کی طرف لپکی تھی۔ وہ لوگ چوکیدار سے بھی اُلجھنے کے موڈ میں تھے۔''

وان اس کے سامنے آبیٹھا۔ ''وہی لوگ ہوں گے، جو آج گیراج آئے تھے۔'' اس نے کہا۔ ''جونی موریس کے ساتھی۔ جونی موریس فائٹر ہے۔ وہ یہاں ہائی وے پر ہیلتھ سینٹر میں ٹریننگ کر رہا ہے۔ اگلے ماہ اس کی کوئی بڑی فائٹ ہے۔''

جون نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ''یہی بات ہوگی۔'' اس نے کہا۔

✿ ✿ ✿

شہر سے پانچ میل دور ہائی وے پر سام کا ریسٹورنٹ تھا۔ موریس کے کیمپ کی آمد کے دو ہفتے بعد دونوں بھائی رات کے کھانے کے لیے وہاں پہنچے۔ ریستوران میں ان کا ایک شناسا ہینک مل گیا۔ وہ دونوں بھائیوں کا مذاق اڑاتا رہتا تھا اس لیے کہ وہ دونوں لڑکیوں سے دور بھاگتے تھے۔ نیلسن بھی ان کے ساتھ تھا۔

اس وقت موریس کے کیمپ کے چند افراد بھی وہاں موجود تھے۔ وہ بھی ان کی گفتگو میں دلچسپی لینے لگے۔ ان میں ایک موریس کا مالشیا تھا۔ وہ وان کے کسرتی جسم کو بڑی دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔ اس نے وان سے پوچھا۔ ''تم نے کبھی فائٹنگ بھی کی ہے؟''

وان نے بہت محتاط انداز میں جواب دیا۔ ''نہیں۔ خاصا عرصہ ہوگیا۔ میں مکینک ہوں۔''

''یقیناً'' مالشیے نے کہا پھر وہ ان کی طرف مڑا۔ ''تمہاری عمر کتنی ہے بیٹے؟'' وان کھانا کھاتا رہا۔ ''میں اپنی جگہ مطمئن ہوں۔'' اس نے بے پروائی سے کہا۔

''ویسے میں تمہیں بتادوں'' ہینک بولا۔ ''یہ بہت اچھا مکینک اور بہت محنتی لڑکا ہے۔''

''ایک بات بتاؤ ہینک۔ تم کیا کرتے ہو؟'' مالشیے نے پوچھا۔ ''تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟ کبھی شکاگو میں بھی رہے ہو؟''

''ہینک کی مسکراہٹ معدوم ہوگئی۔ ''ہاں۔ لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو؟''

''تم وہاں اولسن کے بار میں کام کرتے تھے؟''

ہینک ہچکچایا پھر بولا۔ ''ہاں کرتا تو تھا۔''

مالشیے نے قہقہہ لگایا اور اپنے ساتھیوں کی طرف مڑا۔ ''میرا اندازہ درست تھا نا!'' اس نے کہا۔

ہینک نے غور سے دیکھا۔ ''بات کیا ہے آخر؟''

''اولسن میرا سالا ہے۔'' مالشیے نے کہا۔ ''اس نے ایک بار مجھے بتایا تھا کہ وہ تم سے ملنا چاہتا ہے۔ اس طرف جانا ہو تو اس سے ضرور مل لینا۔''

خاموشی چھا گئی۔ وان اور جون کھانے میں مصروف تھے۔ نیلسن کا چہرہ بے تاثر تھا۔ مالشیے کے دونوں ساتھی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ مالشیے نے بل ادا کیا اور وہ بھی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باہر نکلتے ہی اس کے ایک ساتھی نے اسے گڈ نائٹ کہا۔

سام نے ہینک سے کہا۔ ''یہ کیا معاملہ ہے؟''

ہینک کے دانت نکل پڑے۔ ''میرا خیال ہے، اس کا سالا مجھ سے ناراض ہے۔ میں شکاگو میں اس کے ہاں کام کرتا تھا۔ کام سے دل بھر گیا تو میں نے اپنی تنخواہ لی اور وہاں سے نکل لیا۔''

''تو اس میں شکایت کی کیا بات ہے؟ اس شخص کا انداز دوستانہ تو نہیں تھا۔''

وان نے پہلو بدلا۔ ''گویا تم نے رقم چرائی تھی؟''

''نہیں بیٹے۔ یہ سمجھ لو کہ اُدھار لی تھی۔'' ہینک نے آنکھ مارتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے ادائیگی کی اور باہر نکل گیا۔

نیلسن نے کندھے جھٹکے۔ ''مجھے تو یہ سب کچھ ڈراما لگ رہا تھا۔'' اس نے کہا۔

✿ ✿ ✿

دھوپ بہت نرم تھی۔ وان سڑک پر سیٹی بجاتے ہوئے چل رہا تھا۔ وہ موڑ مڑا تو اسے چار آدمی نظر آئے۔ وہ گاتے ہوئے اس کی سمت بڑھ رہے تھے۔ ان میں سے ایک نے اسے بغور دیکھا اور پھر اپنے ساتھیوں سے کچھ کہا۔ وہ چاروں رُک گئے۔ پھر وہی شخص سڑک پار کر کے وان کی طرف بڑھا۔ وان نے اسے پہچان لیا۔ اس نے گزشتہ رات اسے سام کے ریستوران میں دیکھا تھا۔ ''ہیلو بیٹے!'' اس شخص نے وان کو مخاطب کیا۔

وان مسکرایا اور رُک گیا۔ اس نے اپنا کوٹ کندھے پر ڈالا ہوا تھا۔ قمیص کی آستینیں چڑھی ہوئی تھی۔ اس کے بازوؤں کی مچھلیاں پھڑکتی محسوس ہو رہی تھیں۔ اس شخص نے وان کو سر سے پاؤں تک دیکھا۔ ''بات سنو بیٹے! کل رات ہم تمہارے بارے میں بات کر رہے تھے۔''

''اوہ...... لیکن کیوں؟''

''اس وقت تم کہاں جا رہے ہو؟''

''کام پر۔ آگے جا کر اس سڑک پر کونرز گیراج آتا ہے۔ میں وہیں کام کرتا ہوں۔''

''کیا تنخواہ ملتی ہے؟''

''یہ تمہیں کیوں بتاؤں؟''

''ایسی بے گانگی سے بات مت کرو۔ میں تمہیں جاب کی آفر کر رہا ہوں۔''

''جاب! کیسی جاب؟ کہاں؟''

''ہیلتھ فارم میں۔ ہمیں ایک آدمی کی ضرورت ہے۔ ہمیں یہ معلوم ہو چکا ہے کہ تم باکسنگ کر سکتے ہو؟''

وان سوچ میں پڑ گیا۔ پھر اس نے اچانک پوچھا۔ ''تنخواہ کتنی ملے گی؟''

''تنخواہ اچھی ملے گی۔ ہمیں ایک آدمی کی ضرورت ہے کیونکہ دو آدمی ہمیں واپس بھجوانے پڑ گئے۔''

اُن میں سے ایک آدمی ان کی طرف آیا۔ اس نے وان کے بازو کو تھپتھپاتے ہوئے

اپنے ساتھی سے کہا۔ ''تم اسی لڑکے کے متعلق بات کر رہے تھے؟''

وان نے اسے غور سے دیکھا اور پہچان لیا حالانکہ وہ اپنی تصویروں سے مختلف لگ رہا تھا۔ شاید وہ تصویریں پبلک کی خاطر مسکراتے ہوئے کھنچوائی گئی تھیں۔ جونی مورس بھاری بھرکم آدمی تھا۔ کندھے چوڑے اور بھرے بھرے تھے۔ ان کی وجہ سے اس کا قد کم لگتا تھا۔ اس کی ناک چپٹی تھی۔ سنجیدگی میں وہ بے رحم، غصہ ور اور سفاک آدمی لگتا تھا لیکن اس کی مسکراہٹ اس کا پردہ رکھ لیتی تھی۔ اس نے وان کو پرخیال انداز میں دیکھا اور اثبات میں سر ہلا دیا۔ ''تمہاری عمر کتنی ہے لڑکے؟'' اس نے وان سے پوچھا۔

''بائیس سال۔''

''کبھی فائٹ بھی کی ہے؟''

''ہاں۔ تھوڑی بہت کی ہے۔''

''کہاں؟''

''کیلی فورنیا میں کلب مقابلوں میں حصہ لیتا رہا ہوں۔''

''سخت جان لگتے ہو۔'' مورس مسکرایا۔ ''یقیناً اچھے فائٹر ہو گے۔ میرا خیال ہے، مجھے محتاط رہنا ہوگا۔''

''محتاط؟ کیوں بھئی میں نے یہ تو نہیں کہا کہ میں تمہاری آفر قبول کر رہا ہوں۔''

''جونی مورس کا چہرہ تمتما اٹھا اور منہ بن گیا۔ ''عجیب آدمی ہو۔ مذاق بھی کر سکتے ہو۔ خیر...... خیر......'' وہ اپنے اس ساتھی کی طرف مڑا، جس نے وان کو روکا تھا۔ ''تم چاہو تو اس لڑکے سے معاملات طے کر لو، ہمیں ایک آدمی چاہیے۔ اور مجھے اس سے غرض نہیں کہ وہ کون ہے۔ ایک ہفتے کے چالیس ڈالر مناسب رہیں گے۔ اگر یہ مان جائے تو اسے شام کو بُلا لو۔ آؤ، تم لوگ چلو۔ اب میں واپس جا رہا ہوں۔ ناشتا کرنا ہے۔''

وہ تینوں جاگنگ کرتے ہوئے چلے گئے۔ وان اور جو انہیں دیکھتے رہے۔ ''تم نے جونی کو چڑا دیا لڑکے۔ خیر یہ بتاؤ، میری آفر قبول کرو گے؟'' جو نے پوچھا۔

''کتنے عرصے کے لیے؟''

''دو ماہ۔ زیادہ بھی ہو سکتا ہے۔ شکاگو واپسی سے پہلے ہماری فائٹس ہیں۔''

شکاگو کے تذکرے پر وان کی آنکھیں پھیل گئیں۔ ''شکاگو۔ میں شکاگو نہیں جا سکتا

کیا؟'' اس کے لہجے میں اشتیاق تھا۔

''تم اچھے ثابت ہوئے تو ہم تمہیں شکاگو لے چلیں گے۔'' جو نے کہا۔

وان انگلیاں چٹخانے لگا۔ پھر بولا۔ ''تو ٹھیک ہے، میں جا کر باس کو بتا آؤں۔ سہ پہر کو ہیلتھ فارم آجاؤں گا۔ لیکن نہیں، پہلے اپنے بھائی کو بتاؤں گا میں۔''

''بھائی؟ اس کا اس معاملے سے کیا تعلق؟''

''تم اسے چھوڑو، نہیں سمجھو گے۔ دیکھو، آج کے بجائے معاملہ کل پر رکھ لو۔ اگر مجھے جانا ہوا تو کل صبح نو بجے ہیلتھ فارم پہنچ جاؤں گا۔''

''ٹھیک ہے۔'' جو نے کہا۔ ''لیکن لڑکے، آ ضرور جانا۔ تم اس فیلڈ میں بہت کامیاب ہو سکتے ہو۔''

جون بیڈ کی پٹی پر ٹکا بیٹھا تھا۔ اس کا منہ بنا ہوا تھا۔ ''اور کونرز اور نیلسن کیا کہتے ہیں؟'' اس نے پوچھا۔

''انہوں نے کچھ زیادہ بات نہیں کی۔'' وان نے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

جون اٹھا اور مضطربانہ انداز میں ادھر اُدھر ٹہلنے لگا۔ ''وان...... تم غلطی کر رہے ہو۔'' بالآخر اس نے کہا۔ ''تم وہاں ہر روز پٹنے کے سوا کیا کرو گے؟ اور جب پٹ پٹ کر ناکارہ ہو جاؤ گے تو وہ تمہیں نکال دیں گے۔ جیسے انہوں نے دو آدمیوں کو شکاگو واپس بھجوایا ہے۔''

وان کے نتھنے پھڑکنے لگے۔ ''تم نے مجھے کیا سمجھا ہے......؟''

''تم میری توقع سے بڑھ کر بے وقوف ہو۔'' جون نے کہا۔ ''تم نے فائٹ کی تو شروع ہی میں نکال دیے جاؤ گے۔ سمجھنے کی کوشش کرو۔''

''وہ کہتے ہیں کہ مال اچھا ملے گا۔ اور پھر وہ مجھے شکاگو بھی لے جائیں گے۔''

''تو تم شکاگو جاؤ گے اور میرا کیا ہوگا؟''

وان مسکرایا۔ ''تم میرے ساتھ ہو گے۔ دیکھو جون، ابھی میں مضبوط ہوں مگر دس بارہ سال بعد نہیں رہوں گا۔ اس وقت تک میں جتنا کما سکوں، کما لینا چاہیے۔'' اس نے ایک لمحے توقف کیا۔ ''اور رقم کی ضرورت تمہیں بھی ہے۔ تم باقاعدہ موسیقی کی تعلیم حاصل کرنا۔''

جون کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ ''تو تم میرے بارے میں بھی سوچتے رہتے ہو؟''

''کیوں نہیں۔ یہ تو بہت اہم ہے۔ موسیقی تمہارا سب کچھ ہے اور ڈیڈی کہتے تھے......''

جون چند لمحے بھائی کی آنکھوں میں جھانکتا رہا پھر اس نے سرگوشی میں کہا۔ ''میں ہمیشہ یاد رکھوں گا۔''

فارم ہاؤس میں اس وقت پریس کے لوگ جمع تھے۔ جونی مورس ان کے سامنے مظاہرہ کرنے کو بے تاب ہو رہا تھا۔ جمنازیم میں ایک طرف وان کھڑا پنچنگ بیگ پر گھونسے برسا رہا تھا۔ جونی مورس رنگ میں داخل ہوا تو اس نے ہاتھ روک لیے۔ جونی مورس بہت اچھے موڈ میں تھا۔ اس کے رنگ میں داخل ہوتے ہی صحافی اور باکسنگ کے ناقدین رنگ کے اطراف میں پڑی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

وان بھی رنگ میں داخل ہو گیا۔ جونی مورس پورے رنگ میں تھرکتا پھر رہا تھا۔ وان نے دیکھ لیا کہ جونی رنگ کے باہر ایک کار میں بیٹھی تین لڑکیوں کو لبھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ ان لڑکیوں کو وان نے پہلے بھی دیکھا تھا لیکن ان سے جو اور جونی کے سوا کسی نے بات نہیں کی تھی۔ جو کا کہنا تھا کہ وہ اداکارائیں ہیں۔

وان پرخیال انداز میں انہیں دیکھتا رہا۔ اسی لمحے ایک لڑکی کی نظر اس سے ملی۔ لڑکی نے اپنی ساتھی لڑکیوں سے کچھ کہا۔ وہ بھی وان کی طرف متوجہ ہو گئیں۔ پھر ان میں سے ایک ہنسنے لگی۔ وان کا چہرہ تمتما اٹھا۔ اس نے رنگ کے فرش پر نظریں جما دیں۔ جونی اسے بغور دیکھ رہا تھا۔ اب اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ نہیں تھی۔

وان کو جو کی نصیحتیں یاد آگئیں۔ جو نے اسے خبردار کر دیا تھا اور جونی واقعی خراب موڈ میں تھا۔

صحافی، وان کو دلچسپی سے دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے جو سے اس کے متعلق پوچھا۔ جو انہیں وان کے متعلق بتانے لگا۔ ٹریبیون کے گارڈنر نے پرستائش لہجے میں کہا۔ ''لڑکا ہے شاندار۔''

جونی کا منیجر، رکس گھڑی ہاتھ میں لیے بیٹھا تھا اس نے پریکٹس راؤنڈ شروع ہونے کا اشارہ کیا۔

پہلے راؤنڈ میں جونی اپنی پھرتی اور باکسنگ ٹیکنیک کا مظاہرہ کرتا رہا۔ اس نے چار

پانچ لیفٹ ہک وان کے ٹکائے لیکن وان پر سکون رہا۔ صحافیوں نے ایک دوسرے کو معنی خیز نظروں سے دیکھا۔ گارڈنز مسکرایا۔ ''یا تو جونی کا پنچ بے جان ہوگیا ہے یا یہ لڑکا پنچ جھیلنے کی غیر معمولی صلاحیت رکھتا ہے۔'' اس نے کہا۔

جونی کا منیجر، رکس بھی متعجب نظر آرہا تھا۔

دوسرے راؤنڈ میں جونی مشتعل تھا۔ اس نے صحافیوں کو مسکراتے دیکھ لیا تھا۔ اور اس کا سبب بھی جانتا تھا۔ چنانچہ پریکٹس، پریکٹس نہ رہی، کم از کم اس کی طرف سے ایک سیریس فائٹ بن گئی۔ وان کے سر پر دو بہت تگڑے اپرکٹ لگے۔ اٹھنے کے دوران جونی اپنی کہنیاں بھی استعمال کرتا رہا۔ وان پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوگیا۔

''آؤ نا گوشت کے ڈھیر۔'' جونی نے چیلنج کیا۔ ''کیا حرام کے پیسے لینا چاہتے ہو۔ آؤ اور پیٹو۔''

راؤنڈ کے اختتام پر وہ اپنے ہینڈلرز سے ہنس ہنس کر باتیں کرتا رہا۔

چند منٹ بعد صحافیوں کو سنسنی خیز لمحات میسر آگئے۔ جونی، وان کو دھکیلتا ہوا رسیوں تک لے گیا۔ وہاں اس نے وان کے چہرے پر ایک لیفٹ مارا۔ اس نے رائٹ کراس کی کوشش کی لیکن وان بچا گیا مگر جونی کی کہنی اس کی آنکھ میں لگی۔ بظاہر وہ اتفاق تھا۔ جونی پشیمان نظر آنے کی اداکاری کر رہا تھا۔ اس نے وان کو جارحانہ انداز میں آتے دیکھا۔ تکلیف اور غصے نے لڑکے کو پاگل کر دیا تھا۔ وان کا ہک جونی کے سینے پر، دل کے مقام پر لگا۔ آواز ایسی تھی، جیسے ہک کسی لکڑی کے تختے پر لگا ہو۔ جونی اُلٹ کر پیچھے جا گرا۔ ہک زوردار تھا لیکن جونی میں اب بھی بڑی جان تھی۔ باقی راؤنڈ میں وہ وان کو بڑی بے دردی سے مارتا رہا۔

رکس فکر مند نظر آرہا تھا۔ گنتی نہیں ہوئی تھی لیکن وہ جانتا تھا کہ جونی بارہ سیکنڈ تک گرا رہا تھا۔ راؤنڈ کے اختتام پر اس نے وان کو اشارے سے بلایا اور ایک ایسے لڑکے کو رنگ میں بھیج دیا، جو جونی کا غصہ، نقصان پہنچائے بغیر جھیل سکتا تھا۔

✿ ✿ ✿

وان جھٹ پٹے کے وقت گھر پہنچا۔ بھاری قدموں سے وہ گھر میں داخل ہوا۔ جون ایک کاغذ پر لکھی دُھن سامنے رکھے وائلن پر مشق کر رہا تھا۔ اس نے نظر اٹھا کر وان کو دیکھا اور تشویش سے پوچھا۔ ''کیا بات ہے؟ کیا ہوا؟''

''میری چھٹی ہوگئی۔ میں نے اخبار نویسوں کے سامنے جونی کو گرا دیا تھا۔''

''میں جانتا تھا کہ یہی ہوگا۔'' جون بولا۔ ''اب کیا کرو گے؟''

وان نے کوئی جواب دینے کے بجائے تکیے میں سر بھینچ لیا۔ اسی وقت دروازے پر دستک ہوئی۔ جون نے دروازہ کھولا۔ وہ ہینک تھا۔ ''ہیلو ہینک۔'' جون نے کہا۔ وان سیدھا ہو کر بیٹھ گیا تھا۔

ہینک نے اندر آکر وان سے ہیلو کیا۔ اس کا انداز ہیجانی تھا۔ ''یہاں کوئی آیا تھا؟'' اس نے پوچھا۔

''یہاں کون آئے گا؟'' جون نے حیرت سے کہا۔

''اخباری نمائندے...... یا کوئی اور۔''

''کہاں کی ہانک رہے ہو!'' وان نے چڑچڑے پن سے کہا۔

''دیکھو، تمہیں اندازہ نہیں کہ تمہارے لیے یہ کتنا زبردست موقع ہے۔'' ہینک نے سنسنی آمیز لہجے میں کہا۔ ''میں ہیری کے بار میں تھا کہ وہاں دو اخبار نویس آگئے۔ ان کی باتوں سے مجھے پتا چلا کہ ہیلتھ فارم میں کیا ہوا۔ میں نے ان سے کہا کہ میں وان کا منیجر ہوں۔ وہ کہہ رہے تھے کہ تم نے جونی کو گرا کر کمال کر دیا......''

''ارے ہینک...... میں کیا کرتا۔ وہ تو میرے قتل کے درپے تھا۔'' وان نے بے بسی سے کہا۔

''لیکن اہم بات یہ ہے کہ تم نے اسے گرا دیا۔''

''میں بس اتنا جانتا ہوں کہ مجھے ملازمت سے جواب مل گیا۔''

''ہینک خوشی سے اُچھل پڑا۔ ''واہ...... یہ تو بہت اچھا ہوا۔ اب تم آزاد ہو۔ ہم تم مل کر دُنیا کو تسخیر کریں گے۔ میری بات غور سے سنو۔ سینٹ لوئیس میں میرا ایک دوست ہے ہاورڈ۔ وہ فائٹ منیجر اور پروموٹر ہے۔ تمہاری کارکردگی کی خبر کل اخبار میں ضرور چھپے گی۔ اب ہم سینٹ لوئیس پہنچ جائیں تو سمجھو کہ عیش ہو جائیں گے اپنے۔''

''بات تو سنو۔ یہ ہم تمہاری کیا مراد ہے؟'' وان ہڑبڑا گیا تھا۔

''میرے حلق میں نہیں اُترتی یہ بات۔'' وان نے کہا۔ ''جون تمہارا کیا خیال ہے؟''

''میں تو یہ پوچھوں گا کہ تم سینٹ لوئیس پہنچو گے کیسے؟ اور نوٹوں کی جگہ کیا چیز

استعمال کرو گے؟'' جون نے کہا۔

''تو تم لوگ بالکل قلاش ہو!''

''صرف پچاس ڈالر ہیں ہمارے پاس۔''

''اس سے کام نہیں چلے گا۔'' ہینک نے کہا اور سوچ میں پڑ گیا۔ تینوں اپنی اپنی سوچ میں ڈوبے بیٹھے تھے۔ بالآخر وان نے سر اٹھایا۔

''کبھی مال گاڑی میں سفر کیا ہے'' اس نے ہینک سے پوچھا۔

''مجھے بچہ سمجھتے ہو......؟''

''تو پھر ہم مال گاڑی میں سفر کیوں نہیں کر سکتے؟'' وان نے کہا اور اس توقع پر جون کی طرف دیکھا کہ وہ احتجاج کرے گا لیکن جون خاموش رہا۔

''بس تو میں معلومات کر کے واپس آتا ہوں۔'' ہینک نے اٹھتے ہوئے کہا۔ ''ایک گھنٹے میں آجاؤں گا۔''

وان نے اپنے بھائی کو دیکھا، جو کرسی پر سر جھکائے بیٹھا تھا۔ ''بات وہی ہے جون'' اس نے وضاحت کرنے والے انداز میں کہا۔ '' میں دولت کمانا چاہتا ہوں اور میں بہت جلد تمہیں بلوا لوں گا۔ ہوسکتا ہے کہ ہینک کا دوست ہاورڈ ہمیں شروع ہی میں کچھ رقم دے دے۔''

''دیر لگ جائے تو مجھے خط ضرور لکھنا۔'' جون بولا۔ '' اور میری فکر نہ کرنا، میں اپنا کام چلا لوں گا۔''

دونوں سر جھکائے بیٹھے رہے۔ یہ پہلا موقع کہ وہ جدا ہو رہے تھے۔ دونوں اُداس تھے۔

✿ ✿ ✿

سفر بہت تکلیف دہ ثابت ہوا لیکن سینٹ لوئیس پہنچ کر ان کی ساری تھکن ڈھل گئی۔ انہوں نے اپنا حلیہ درست کیا اور ہاورڈ سے ملنے چل دیے۔ ہاورڈ موجود نہیں تھا۔ ہینک نے اس کی سیکریٹری کو اپنا کارڈ اور اخبار کا ایک تراشہ دیا اور پھر آنے کا کہہ کر چلا گیا۔

ہاورڈ دیر سے آیا۔ اس کی سیکریٹری نے اسے کارڈ اور تراشہ دیا۔ ہاورڈ نے تراشہ پڑھا۔ وہ جونی مورس کے ورک آؤٹ کی خبر تھی، جس میں وان لوگن نے اسے گرا دیا تھا۔ ہاورڈ تک یہ خبر پہنچ چکی تھی۔ اسے یہ بھی معلوم تھا کہ جونی کا منیجر رکس، وان لوگن کو گھیرنے کے چکر میں تھا لیکن وان غائب ہو گیا۔

''ان صاحب نے یہ بھی کہا تھا کہ وان لوگن ان کے ساتھ ہے۔'' سیکریٹری نے بتایا۔

''یعنی یہاں......سینٹ لوئیس میں؟''

''جی ہاں۔ اور انہوں نے کہا تھا کہ وہ تین بجے آئیں گے۔ وان لوگن کو ساتھ لے کر۔''

ہاورڈ نے کلاک کی طرف دیکھا۔ ''اسے جلدی نمٹانا ہوگا۔ چند منٹ بعد مجھے کیلی سے ملنے جانا ہے۔''

پانچ منٹ بعد سیکریٹری نے دروازہ کھولا اور ہاورڈ کو بتایا، مسٹر کونیلی آگئے ہیں۔

''ٹھیک ہے۔ بھیج دو۔'' ہاورڈ نے کہا۔

لیکن کونیلی کی صورت دیکھتے ہی ہاورڈ پر ہنسی کا دورہ پڑ گیا۔ ''ارے ہینک! یہ تم ہو مردود۔'' اس نے خود پر قابو پاتے ہوئے کہا۔ ''کہاں غائب رہے اتنے عرصے۔ ذرا قریب آؤ میں تمہیں غور سے دیکھوں۔''

ہینک کے دانت نکلے پڑ رہے تھے۔ ''میرا کارڈ مل گیا تھا تمہیں؟'' اس نے پوچھا۔

''یہ نام کہاں سے پکڑ لائے......کونیلی؟''

''یہ میرا اصل نام ہے لیکن تمہارے لیے میں ہینک ہی ہوں۔''

''یہ لوگن کا کیا چکر ہے؟ تمہیں معلوم ہے کہ رکس، لڑکے کو ہتھیانے کے چکر میں ہے۔ اور تم شاید اس سے کچھ رقم اینٹھنے کے چکر میں ہو گے۔'' ہاورڈ نے خیال آرائی کی۔

ہینک نے نفی میں سر ہلایا۔ ''ایسی کوئی بات نہیں۔ میں نے تو وان لوگن کو پہلی فرصت میں سائن کر لیا ہے۔ اور میں تمہیں بتا دوں کہ لڑکا پیدائشی باکسر ہے۔''

''مجھے اس کے بارے میں تفصیل سے بتاؤ۔ کون ہے، کیسا ہے، عمر کیا ہے اور اب تک کیا کچھ کر چکا ہے؟ مجھے تو کچھ بھی معلوم نہیں۔''

''اس کی عمر بائیس سال ہے۔ نام وان لوگن۔ کیلی فورنیا سے آیا ہے۔ وزن دو سو پونڈ یا کچھ زیادہ ہوگا۔ ابھی تک امیچر فائٹس لڑتا رہا ہے۔ اسے کوئی بھی نہیں جانتا۔ جونی مورس کے کیمپ میں آدمیوں کی کمی ہو گئی تھی، اسی لیے اسے اسپیرنگ کا چانس دیا گیا۔''

''آدمیوں کی کمی کا کیا مطلب ہوا؟''

''جونی کو تم جانتے ہو۔ اس نے رنگ میں اسپیرنگ پارٹنرز کی زبردست ٹھکائی کی۔

دو کو واپس شکاگو بھجوانا پڑ گیا۔ پھر ان کی نظر وان لوگن پر پڑ گئی۔"

"اور یہ جو خبر چھپی ہے۔ کیا واقعی اس نے......؟"

"تم وان کو دیکھو گے تو خود سمجھ جاؤ گے۔ بہت ٹھوس جسم ہے اس کا، صحیح ہینڈ لنگ مل جائے تو ہمارے وارے نیارے ہو جائیں گے۔ لیکن یہ کام مجھ اکیلے کے بس کا نہیں، اسی لیے تمہارے پاس آیا ہوں۔"

ہاورڈ سوچ میں پڑ گیا۔ "یہ لڑکا اس وقت ہے کہاں؟"

"میں اسے تمہارے جمنازیم میں کیلی کے پاس چھوڑ آیا ہوں۔"

ہاورڈ اٹھ کھڑا ہوا۔ "یہ اور اچھا ہے۔ میں ابھی وہیں جا رہا تھا۔" وہ سیکریٹری کی طرف مڑا۔ "پانچ بجے تک میں جمنازیم میں رہوں گا۔ کوئی فون آئے تو بتا دینا۔

✡ ✡ ✡

ہاورڈ کا جمنازیم سلیقے سے چلایا جا رہا تھا۔ اور بے حد منفعت بخش ثابت ہوا تھا۔ اسٹاف آٹھ افراد پر مشتمل تھا۔ ان میں سے پانچ ٹرینرز، مالشیے اور انسٹرکٹر کی حیثیت سے کام کرتے تھے۔ سینٹ لوئیس کے بڑے لوگ، جو وزن بڑھنے کے مسئلے سے دوچار تھے، وہاں کے مستقل ممبر تھے اور وہ پانچ افراد وزن کم کرنے میں ان کی مدد کرتے تھے۔ دیگر تین افراد ہاورڈ کے فائٹرز کی دیکھ بھال کرتے تھے۔

وان سویٹر اور کالی پیٹ پہنے، بڑی کاہلی سے چھ اونس کے گلووز کی مدد سے پنچنگ بیگ میں گھونسے برسا رہا تھا۔ کچھ لوگ مختلف ایکسر سائز میں مصروف تھے۔ ہاورڈ ان لوگوں کی مزاج پرسی کرتے ہوئے بڑھتا رہا۔ ہینک اس کے ساتھ تھا۔ وان کے عقب میں پہنچ کر وہ رُکا اور کوئی ایک منٹ تک اسے بغور دیکھتا رہا۔

ہینک نے کہا "کہو، کیسا ہے؟" ہاورڈ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ "بہر حال جثہ تو مناسب ترین ہے نا؟" ہینک نے پوچھا۔

ان کی آوازیں سن کر وان پلٹا ہاورڈ کو دیکھ کر اس نے کہا۔ "آپ شاید مسٹر ہاورڈ ہیں۔ میں یونہی ذرا وارم اپ کر رہا تھا۔ آپ کے آنے کا پتا ہی نہیں چلا۔"

ہاورڈ نے اس کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔ "ہاں، میں ہاورڈ ہوں۔ میں تمہارے ہینک کا دوست ہوں۔ ہینک ایک زمانے میں میرے پاس کام کرتا رہا ہے۔"

وان نے مسکراتے ہوئے اس سے ہاتھ ملایا۔

"اب دیکھتے ہیں کہ تم کیا کر سکتے ہو؟" ہاورڈ نے کہا، پھر کیلی کو پکارا۔

ایک پستہ قامت شخص اس کی طرف دوڑا آیا۔ اس نے ہینک کو اشارے سے سلام کیا اور بولا۔ "کیا بات ہے باس۔"

"لوگن سے چند راؤنڈ لڑنے کے لیے کوئی ہے؟ ہاورڈ نے کہا۔

"جی ہاں۔ وائٹی، جم اور پیٹر۔"

ہاورڈ ہنس دیا۔ "پیٹر......اس ڈمی سے تو مجھے بات کرنی ہے۔ کہاں ہے وہ؟"

"ابھی بلاتا ہوں۔" کیلی نے کہا اور ایک طرف چلا گیا۔

"یہ پیٹر، ولیم کے متبادل کے طور پر کام کر رہا ہے۔ خود کو جیک مارٹن سے بڑا باکسر سمجھتا ہے۔" ہاورڈ نے ہینک کو بتایا۔

کیلی واپس آیا تو سنہرے بالوں والا ایک جوان اس کے ساتھ تھا۔ "پیٹر، تم کہاں ہو صبح سے۔ میں نے تمہیں کہا تھا کہ گیارہ بجے ہر حال میں پہنچنا ہوگا۔" ہاورڈ نے اس سے کہا۔

"دراصل مسٹر ہاورڈ، مجھے ایک شخص سے ضروری کام سے ملنا......"

"تم میرے ساتھ بہانے بازی مت کیا کرو پیٹر۔" ہاورڈ نے اسے ڈپٹا۔ "میں پابندی وقت کا قائل ہوں۔ مجھے غیر ذمے دار لوگ اچھے نہیں لگتے۔"

پیٹر کا چہرہ سرخ ہو گیا تاہم اس نے کچھ کہا نہیں۔ دیکھنے میں وہ ذہین نہیں لگتا تھا۔

"چلو، اب ذرا وان لوگن کے ساتھ چند راؤنڈ لڑ کر دکھاؤ۔"

پیٹر نے وان کو دیکھا۔ "ضرور مسٹر ہاورڈ۔ آپ کے ہر حکم کی تعمیل میرا فرض ہے۔"

ہاورڈ، ہینک اور کیلی دونوں لڑکوں کو تیاری کرتے دیکھ رہے تھے۔ جمنازیم کے مختلف حصوں سے بھی لوگ اس طرف چلے آئے تھے۔ "گڈ گاڈ ہینک۔" ہاورڈ نے ستائشی لہجے میں کہا۔ "تمہارا لڑکا ہے بہت جاندار۔ اس کے سامنے پیٹر بچہ لگ رہا ہے۔ خدا کی قسم زبردست۔" پھر وہ کلب کے ایک مستقل ممبر کو دیکھ کر مسکرایا۔ "دیکھ لیجیے مسٹر مورگن اس لڑکے کو۔ بہت جلد آپ بھی ایسے ہی ہو جائیں گے۔"

دونوں لڑکے تیار ہو گئے تو کیلی نے اسٹارٹ کا سگنل دیا۔ اس کے ہاتھ میں گھڑی تھی۔ پیٹر بڑے اعتماد سے مسکراتا ہوا آگے بڑھا۔ اس نے ایک لیفٹ آزمایا جو نہیں لگا۔ پھر اس کا پنچ وان کی پیشانی پر لگا۔ وان دونوں ہاتھ نیچے کیے آگے بڑھا اور بڑی بے پروائی سے دو

مزید ہک چہرے پر وصول کیے۔ پیٹر کے قریب پہنچنے کے بعد اس نے اس کے جسم پر ایک زبردست ہک مارا۔ پیٹر کے چہرے پر تکلیف کا تاثر ابھرا۔

ہاورڈ کی آنکھیں چمکیں۔ اس نے ہینک کے پہلو میں کہنی چبھوئی۔ ''ہینک...... میرا خیال ہے، تمہارا اندازہ درست ہے۔''

اس نے سرگوشی میں کہا۔

پیٹر نے دوبارہ حملہ کیا اور وان کے جبڑے پر دو زوردار پنچ مارے۔ ایک لمحے کو وان پیچھے ہٹا مگر اس نے فوراً ہی خود کو سنبھال لیا۔ اس کا ہک بجلی کی سی تیزی سے تقریباً فرش سے اٹھا۔ وہ ہک پیٹر کی ٹھوڑی پر لگا۔ پیٹر اُلٹ کر پیچھے گرا۔ وان کو اندازہ ہوگیا کہ اب وہ دیر تک نہیں اٹھ سکے گا۔

کیلی ایک مددگار کے ساتھ پیٹر کو اٹھوا کر اس کارنر میں لے گیا۔ ورزش کے لیے آنے والوں کے سوا سب خاموش تھے۔

ہاورڈ نے ہینک کی طرف دیکھتے ہوئے سر کو جنبش دی اور پلٹ گیا۔ ''لڑکے کو میرے دفتر میں لے آؤ۔'' اس نے جاتے جاتے کہا۔ ''یہ لڑکا واقعی پیدائشی باکسر ہے۔''

✿ ✿ ✿

ہاورڈ نے وان کو سائن کرلیا۔ وان جمنازیم میں ہی ورک آؤٹ کررہا تھا۔ وہ اور ہینک ایک بہتر ہوٹل میں منتقل ہوگئے تھے۔ منگل کو اسے ایک فائٹ کے سلسلے میں جیفرسن سٹی بھیجا گیا۔ میکنزی نامی سیاہ فام سے اس کی فائٹ ہوئی۔ تماشائیوں کی تعداد سات سو تھی۔ میکنزی مقامی باکسر تھا۔ لیکن وان نے اسے پہلے ہی راؤنڈ میں ناک آؤٹ کردیا۔ تماشائی حیران نظر آئے۔

اس کے اگلے روز وان نے جون کو خط لکھا اور اسے 45 ڈالر بھجوائے۔ اس نے لکھا کہ وہ موقع ملتے ہی اسے اپنے پاس بلالے گا۔

جون نے اس کا طویل خط پڑھا۔ کرارے نوٹوں کو بڑے دلچسپی سے دیکھا اور اپنے ٹرنک میں سے چھوٹا سا ایک بکس نکال لایا۔ اس میں چالیس ڈالر تھے۔ اور وہ وان کے بھیجے ہوئے نوٹ ملا کر اس نے جیب میں رکھے اور کھڑکی کی طرف بڑھ گیا۔ سڑک کا منظر اس کے لیے بےزارکن تھا۔ اس نے نوٹوں والی جیب کو تھپتھپایا۔ ''بس...... اب وقت زیادہ دور نہیں۔ قریب آگیا ہے۔'' وہ بڑبڑایا۔

✿ ✿ ✿

وان کار سے اُترا اور ہینک کی طرف مڑا، جو ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تھا۔ ''ہینک...... یہاں سے میں پیدل چلوں گا۔'' اس نے کہا۔

''پیدل...... وہ کیوں؟'' ہینک نے حیرت سے کہا۔ ''جب کہ کار موجود ہے۔''

''بس میں پیدل چلنا چاہتا ہوں۔ یہ ایک خوبصورت دن ہے اور مجھے فرصت بھی ہے۔ تم واپس جاؤ۔ میں پیدل ہی آؤں گا۔''

''لیکن تمہیں تو یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ کون سی جگہ ہے۔''

''بھٹک گیا تو کسی سے راستہ پوچھ لوں گا۔ ضرورت پڑی تو ٹیکسی کرلوں گا۔ جیب بھی میری خالی نہیں۔''

ہینک نے کندھے جھٹک دیے۔ ''میں کیا کہہ سکتا ہوں لیکن وان، کوئی بے وقوفی نہ کرنا۔ تمہیں اب اپنا خیال رکھنا ہوگا۔ جیک ہاورڈ نے مجھ سے کہا تھا کہ تمہیں ایک لمحے کو بھی نظروں سے اوجھل نہ ہونے دوں...... خیر...... یہ یاد رکھنا کہ آج رات جیک نے ہمیں اپنے آفس بلایا ہے...... ساڑھے نو بجے۔''

''تم فکر نہ کرو۔ میں پہنچ جاؤں گا۔''

ہینک، وان کو جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔ اس نے کار اس وقت آگے بڑھائی جب وان نظروں سے اوجھل ہوگیا۔

وان ادھر اُدھر دیکھتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔ دو بجے کا وقت تھا۔ دھوپ شدید تھی۔ درختوں کے سوا کہیں کوئی سایہ نہیں تھا۔ دو میل تک تو اس کا کسی سے سامنا بھی نہیں ہوا۔ وان نے اپنا کوٹ اُتارا اور کندھے پر ڈال لیا۔

ایک پیڑ کے نیچے سے گزرتے ہوئے اس نے اُچھل کر ایک شاخ تھام لی اور اس سے جھولنے لگا۔ وہ اس وقت خود کو ایک چھوٹا سا لڑکا محسوس کررہا تھا۔ اپنے بازوؤں کی قوت آزما کر اس نے شاخ کو چھوڑ دیا۔ اس نے اپنے باپ کا، جون کے، نیلسن کے، ہینک اور جونی مورس کے بارے میں سوچا۔ جونی مورس کے خیال آتے ہی اسے ہنسی آگئی۔

پھر اسے جیک ہاورڈ کا خیال آیا۔ اس نے جمعرات کو سینٹ لوئیس میں ہونے والی اپنی فائٹ کے بارے میں سوچا۔ اس فائٹ کے بعد اسے اور رقم ملے گی اور پھر وہ جون کو بھی اپنے پاس بلالے گا پھر سب کچھ ٹھیک ہوجائے گا۔ پرانے دن...... تکلیف دہ دن کبھی لوٹ کر

نہیں آئیں گے۔

آگے سڑک پر ایک موڑ تھا۔ موڑ مڑتے ہی اسے ایک بڑی کیڈیلاک کھڑی نظر آئی۔ وہ سرخ رنگ کی کار تھی۔ اس کا بونٹ اُٹھا ہوا تھا۔ زرد لباس پہنے ایک لڑکی انجن پر جھکی ہوئی تھی۔ ایک اور لڑکی کار میں بیٹھی تھی۔ وان کے قدموں کی آہٹ سن کر لڑکیوں نے پلٹ کر دیکھا۔ کار میں بیٹھی ہوئی لڑکی کی آنکھوں میں تجسس تھا۔

وان نے عجیب سے انداز میں کھڑی لڑکی کو...... اور پھر کار کو دیکھا۔ ''میں آپ کی کوئی مدد کرسکتا ہوں؟'' اس نے شرمیلے لہجے میں پوچھا۔

لڑکی بہت خوبصورت تھی۔ اس کے بال سیاہ اور آنکھیں شربتی تھیں۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''گاڑیوں کے بارے میں کچھ جانتے ہو تو شاید کوئی مدد کرسکو۔''

وان نے آگے بڑھ کر انجن کا جائزہ لیا۔ ''ہوا کیا تھا؟''

''بس...... چلتے چلتے بند ہوگئی۔''

وان نے اپنا کوٹ گھاس پر پھینکا اور آستینیں چڑھالیں۔ ''میں وائرنگ چیک کرتا ہوں۔ اگنیشن میں کوئی خرابی ہوگی۔''

کار کے انجن پر کام کرنا اسے اچھا لگ رہا تھا۔ وہ سیٹی بجاتا اور تیزی سے کام کرتا رہا۔ دونوں لڑکیاں سڑک کے کنارے گھاس پر جا بیٹھیں۔ دس منٹ بعد وان نے بونٹ گرایا پھر اس نے جا کر چابی گھمائی۔ انجن فوراً ہی اسٹارٹ ہوگیا۔ ''لیجیے آپ کا کام ہوگیا۔'' وان نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔

''اے مسٹر...... میں تم سے بات کرنا چاہتی ہوں۔'' سیاہ بالوں والی لڑکی نے اسے پکارا۔

وان ان کی طرف واپس آگیا۔ اس کا چہرہ سرخ ہوگیا تھا۔

''کیسے آدمی ہو تم۔ تعارف بھی نہیں کرایا اور منہ اٹھائے چلے جارہے ہو۔'' سیاہ بالوں والی لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

وان شرمندگی سے ہنسا۔ ''سوری، آپ کو یہ بدتمیزی لگی ہوگی۔ حالانکہ میں بدتمیز نہیں۔''

دوسری لڑکی سنہرے بالوں والی تھی اور اس نے زبردست میک اپ کیا ہوا تھا۔ وہ نسبتاً زیادہ عمر کی تھی۔ وہ بھی مسکرائی۔ ''تم خوف زدہ کس سے ہو۔ اپنی لڑاکا بیوی سے؟''

''جی نہیں۔ ابھی تو میری شادی بھی نہیں ہوئی۔''

سنہرے بالوں والی ہنس دی۔ سیاہ بالوں والی نے کہا۔ ''میرا نام لوشیا مرسر ہے اور یہ این ہاورڈ ہیں۔''

وان نے سر کو ہلکا سا خم کیا۔ ''آپ دونوں سے مل کر خوشی ہوئی میں وان لوگن ہوں۔ سینٹ لوئیس میں رہتا ہوں۔''

''تو اس وقت سینٹ لوئیس میں جارہے ہو؟''

''ہاں۔''

''پیدل؟''

''ہاں۔ پیدل چلنے کو جی چاہ رہا ہے۔''

''وہ کیوں؟''

''بس مجھے اچھا لگتا ہے۔ میں نے پیدل چلنے کا ارادہ ظاہر کیا تو میرے منیجر نے مجھے یوں دیکھا، جیسے میں پاگل ہوگیا ہوں۔''

''منیجر؟ ایسا کیا کام کرتے ہو تم؟''

''میں فائٹر ہوں۔''

''جیتتے بھی ہو؟''

''ہاں۔ آئندہ جمعرات کو سینٹ لوئیس میں میری فائٹ ہے، وہ بھی میں جیتوں گا۔''

سیاہ بالوں والی نے اسے بڑے غور سے دیکھا۔ ''بے حد پراعتماد ہو وان لوگن!''

''کیوں نہ ہوں۔''

''تمہیں فائٹنگ اچھی لگتی ہے؟''

وان سوچ میں پڑ گیا۔ ''نہیں، اچھی تو نہیں لگتی۔ بس یہ کام ہے۔ میں جیتوں تو زیادہ رقم ملتی ہے۔ یہ بھی ایک جاب ہے بس۔''

''تم اب تک پٹے نہیں...... ہارے نہیں؟''

''نہیں۔ دیکھ نہیں رہی ہو کہ میں کتنا مضبوط اور طاقتور ہوں۔''

سنہرے بالوں والی ہنسنے لگی۔ ''یہ تو نظر آرہا ہے۔''

''مسٹر لوگن، میں تمہاری فائٹ دیکھنا چاہتی ہوں۔'' سیاہ بالوں والی بولی۔ ''یہ اس

جگہ کا پتا ہے، جہاں میں کام کرتی ہوں۔ مجھے فائٹ کا ایک ٹکٹ دلا دو، قیمت میں ادا کردوں گی۔تمہارا کیا خیال ہے این؟'' وہ اپنی سہیلی کی طرف مڑی۔

''نہیں بھئی، مجھے فائٹس بور کرتی ہیں لیکن میں تمہیں ٹکٹ دلوا سکتی ہوں۔''

وان نے سیاہ بالوں والی سے کارڈ لے لیا۔''جی نہیں، انہیں ٹکٹ میں دلوا دوں گا۔''

پھر اس نے کار کو غور سے دیکھا۔''بڑی زبردست کار ہے۔''

''میری ہے۔'' سنہرے بالوں والی نے ہنستے ہوئے کہا۔''اگر تم فائٹر ہو تو میرے شوہر سے واقف ہوگے۔ جیک ہاورڈ ہے اس کا نام۔''

وان اُچھل پڑا۔''ارے...... وہی تو میرا منیجر ہے۔''

''ارے واہ۔ تب تو تم سے ملاقات رہے گی۔ چلو...... میں تمہیں لفٹ دے دوں۔'' مسز ہاورڈ نے کہا۔

''نہیں شکریہ۔ میں پیدل چلنے کے موڈ میں ہوں۔''

''جو تمہاری خوشی۔'' مسز ہاورڈ نے چڑ کر کہا۔ دونوں کار میں بیٹھ گئیں۔ مسز ہاورڈ نے کار اسٹارٹ کردی۔

''گڈ بائی لوگن۔'' سیاہ لوگن والی نے کہا۔''میرا ٹکٹ نہ بھول جانا۔''

''ٹکٹ تمہیں بدھ تک مل جائے گا۔'' وان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ کار روانہ ہوگئی۔

وان ہاتھ لہراتا رہا۔ پھر وہ بڑبڑایا۔''پیاری لڑکی ہے۔''

✿...✿...✿

وان شاور روم سے نکلا۔ کیلی نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔''کیا بات ہے بیٹے! بہت جلدی میں ہو۔''

وان مسکرایا۔ کیلی اسے اچھا لگتا تھا۔ وہ اسے اپنے بیوی بچوں سے ملانے اپنے گھر لے جا چکا تھا۔ وان نے گھریلو زندگی دیکھی ہی نہیں تھی۔ شروع میں تو اسے عجیب سا لگا پھر ہوٹل کے پرسکون اور صاف ستھرے کمرے کے مقابلے میں گھر کا شور وغل اور بے ترتیبی اسے خوشگوار لگنے لگی۔ کھانا بھی مختلف اور اچھا لگا۔ مسز کیلی نے پہلی ہی نظر میں اسے پسند کرلیا تھا۔ وہ اس کے بارے میں بہت سن چکی تھی۔ اسے افسوس ہوتا تھا کہ اس نے زندگی میں ماں کی محبت دیکھی ہی نہیں۔

وان نے کوٹ پہنتے ہوئے کہا۔''مجھے ہاورڈ کے دفتر سے نکلنے سے پہلے اُس سے ملنا ہے۔''

''تو پھر جلدی کرو۔ وہ ساڑھے پانچ بجے دفتر سے نکل لیتا ہے۔''

وان لپک کر نکلا۔ دو منٹ بعد وہ ہاورڈ کے دفتر کے دروازے پر دستک دے رہا تھا۔ دروازہ سیکریٹری نے کھولا۔''مسٹر ہاورڈ موجود ہیں؟'' وان نے پوچھا۔

''آ جاؤ۔ وہ جانے ہی والے ہیں۔''

وان دفتر میں داخل ہوا اور اندرونی کمرے کی طرف بڑھا ہاورڈ، دروازہ بند کر رہا تھا۔ اس نے سر اٹھا کر وان کو دیکھا۔''کیا بات ہے بیٹے؟'' اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''زحمت دینے پر معذرت خواہ ہو مسٹر ہاورڈ۔ مجھے کل کی فائٹ کے دو ٹکٹ درکار ہیں۔''

''ٹکٹ؟ خدا کی پناہ! تمہارا کیا خیال ہے کہ بغیر ٹکٹ کے تمہارا داخلہ بھی ناممکن ہوگا۔'' ہاورڈ کے لہجے میں حیرت تھی۔ پھر وہ ہنسنے لگا لیکن وان کو سنجیدہ دیکھ کر وہ بھی سنجیدہ ہوگیا۔''ٹھیک ہے۔ لوگن۔ ٹکٹ تمہیں مل جائیں گے...... فری...... لیکن ہار گئے تو ٹکٹوں کی قیمت دینا ہوگی۔''

وان مسکرادیا۔''شکریہ مسٹر ہاورڈ۔ آپ بے فکر رہیں، میں نہیں ہاروں گا۔'' وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

اس کے جانے کے بعد سیکریٹری لیونا نے ہاورڈ سے کہا۔''یہ لڑکا بہت پر اعتماد ہے۔ انداز سے لگتا ہے کہ چیمپئن کا ٹائٹل اس سے صرف ایک جست کے فاصلے پر ہے۔''

''اور یہ درست بھی ہو سکتا ہے۔'' ہاورڈ نے سنجیدگی سے کہا۔ لیونا اسے حیرت سے دیکھتی رہی۔

✿...✿...✿

وان نے لوشیا کے کارڈ کو اور پھر اس بلند و بالا عمارت کو دیکھا۔ وہ ٹھیک جگہ پہنچا تھا۔ وہ لفٹ آپریٹر کی طرف بڑھا اور اسے کارڈ دیا۔''یہ دفتر کون سے فلور پر ہے؟''

''آ جایئے۔'' لفٹ آپریٹر نے کہا۔ وہ اسے پانچویں منزل پر لے گیا۔ لفٹ کے سامنے پہلے دروازے پر وہ وان کو کھڑی نظر آ گئی۔

وہ اسے دیکھ کر مسکرائی۔ اس کی مسکراہٹ میں حیرت تھی۔''ہیلو میں تو سمجھی تھی کہ تم

مجھے بھول گئے ہو گے۔"

"میں تمہارے لیے ٹکٹ لایا ہوں۔"

لڑکی نے ٹکٹوں کو اور پھر وان کو دیکھا۔ "دو ٹکٹ! بے حد شکریہ لیکن یہ تو بہت مہنگے ہوں گے۔"

"ایسی کوئی بات نہیں۔ یہ تحفہ ہے۔" وان نے جلدی سے کہا۔

"نہیں، اتنا مہنگا میں نہیں لے سکتی۔"

وان مسکرایا۔ "میں نے ان کی قیمت تو نہیں دی۔ یہ مجھے مسٹر ہاورڈ نے دیے ہیں۔"

لوشیا کچھ کہتے کہتے رُک گئی۔ وہ آگے بڑھی اور اُس نے لفٹ کو اوپر بلانے والا بٹن دبا دیا۔

نیچے اُترے تو دونوں خاموش تھے۔ وان خود کو بے وقوف محسوس کر رہا تھا۔ سڑک پر پہنچتے ہی اس نے گڈبائی کہنے میں دیر نہیں لگائی۔ لوشیا نے تعجب سے اسے دیکھا تو اس نے جلدی سے وضاحت کی۔ "بات یہ ہے کہ کل فائٹ ہے۔ مجھے ہینک کے پاس پہنچنا ہے۔"

"ارے...... تب تو تم دوڑ لگا دو۔" لوشیا نے مضحکہ اُڑانے والے انداز میں کہا۔

وان کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ "وہ...... میں...... میرا مطلب ہے...... کیوں نہ کل......"

لوشیا نے اس کا بازو تھپتھپایا۔ "میں تم سے ناراض تو نہیں ہوں۔"

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن میں فائٹ کے بعد تنہا کھانا نہیں کھانا چاہتا۔ کل میں آزاد ہوں گا۔"

لوشیا مسکرائی۔ "ٹھیک ہے۔ لیکن تم ملو گے کہاں؟"

وان سوچ میں پڑ گیا۔ "دیکھو...... تم رنگ سائیڈ میں ہو گی۔ میں کیلی کو بتا دوں گا۔ وہ میرا بڑا اچھا دوست ہے۔ وہ تمہیں روکے رکھے گا اور جیسے ہی میں ہینک اور ہاورڈ سے چھڑا کر آؤں گا تو ہم......"

"ٹھیک ہے، کل ملاقات ہو گی۔"

شب بخیر مس مرسر۔"

"شب بخیر...... اور گڈ لک۔ میری خواہش ہے کہ تم کل جیتو۔"

"شکریہ مس مرسر۔" وان نے کہا...... اور اسے جاتے دیکھتا رہا۔

ہینک، وان کے بیڈروم میں آرام کرسی پر بیٹھا تھا۔ اس کے سامنے فرش پر پاؤں پھیلائے وائٹی بیٹھا تھا۔ دو پایوں کی ایک کرسی کو دیوار سے لگائے کیلی بہت محتاط بیٹھا تھا۔ "میں لڑکے کی طرف سے پریشان ہو گیا ہوں۔" ہینک نے کہا۔ "ساڑھے چھ بج گئے۔ یہ کہاں غائب ہے آخر؟"

کیلی کے دانت نکل پڑے۔ "میرا خیال ہے، وہ کسی لڑکی سے ملنے گیا ہے؟"

ہینک اُچھل پڑا۔ اس نے پریشانی سے ادھر ادھر دیکھا۔ "لڑکی! پاگل ہو گیا ہے وہ۔ فائٹ سے پہلے لڑکی کا چکر......"

"چکر وہ نہیں جو تم سمجھ رہے ہو۔" کیلی ہنستے ہوئے کہا۔ "وہ لڑکی کو کل کی فائٹ کے ٹکٹ دینے گیا ہے۔"

"تمہیں کیسے پتا چلا؟" ہینک نے اس پر آنکھیں نکالیں۔

"مجھے مسٹر ہاورڈ نے بتایا تھا۔"

وائٹی اٹھا اور ٹہلتا ہوا کھڑکی کی طرف بڑھ گیا۔ وہ سڑک کو بغور دیکھتا رہا۔ وہ بولتا کم ہی تھا۔ زندگی سے اسے بڑی شکایتیں تھیں۔

"میں نے اسے کبھی لڑکیوں میں دلچسپی لیتے نہیں دیکھا بلکہ میں تو اس سلسلے میں اس کا مذاق اُڑاتا تھا۔ دو دن پہلے مسز ہاورڈ سے ملا اور ان کی کار ٹھیک کی۔ اور اس کا اپنا کہنا ہے کہ وہ اسے اچھی نہیں لگی۔"

کیلی کا منہ بن گیا۔ "یہ اس کی خوش قسمتی ہے کیوں کہ وہ عورت تباہی کا سامان ہے۔"

"کیا مطلب؟"

کیلی نے جواب نہیں دیا۔ اس کے پیچھے کھڑکی میں کھڑا ہوا وائٹی اس کی طرف پلٹا۔ "وان آ رہا ہے۔" اس نے اعلان کیا۔

ہینک نے سکون کا سانس لیا۔ "تم لوگ اس سے تفتیش کرنے نہ بیٹھ جانا۔"

وان کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے پہلے کیلی اور پھر ہینک کو دیکھا۔ انداز اس بلی کا سا تھا، جو کچن میں دودھ پی کر آئی ہو۔ "آؤ پاگل آدمی۔ میں بھوک کے مارے مرا جا رہا ہوں۔" ہینک نے کہا۔

"ہیلو وائٹی۔ ہیلو کیلی۔ بھوک تو مجھے بھی بہت زور کی لگی ہے۔"

"کھانا کہاں کھائیں گے؟" وائٹی نے سوال اٹھایا۔

"یہیں منگوا لیتے ہیں کھانا، پھر پوکر کھیلیں گے۔ ٹھیک ہے۔" ہینک نے فون کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

کھانے کے دوران خاموشی رہی۔ ہینک چپکے چپکے وان کو ناقدانہ نظروں سے دیکھتا رہا۔ ہر لمحے اس کا اطمینان بڑھتا گیا۔ وان ٹھیک ٹھاک لڑکا تھا۔ وہ ایسا نہیں تھا کہ کسی چکر میں پڑ کر کیریئر کو نقصان پہنچائے۔ ہاں، وہ خوش مزاج ہو رہا تھا، یعنی لوگوں سے گھلنا ملنا اس کے لیے سودمند تھا۔

کھانے کے بعد وہ دو گھنٹے تک پوکر کھیلتے رہے۔ ہینک نے دس ڈالر جیتے۔

"بس بھئی، میں تو چلا۔ دس بجنے والے ہیں، مجھے گھر پہنچنا ہے۔" کیلی نے کہا۔

وائٹی بھی اُٹھ کھڑا ہوا۔ "میں بھی جا رہا ہوں۔ ہینک، تمہارے ساتھ پوکر کھیلنا بہت بڑی حماقت ہے۔ میں کبھی جیتا ہی نہیں۔"

ہینک مسکرانے لگا۔ وہ پتے پھینٹ رہا تھا۔ "گڈ نائٹ میرے بچو۔ جب بھی جیب میں فالتو پیسے ہوں اور ہارنا چاہو تو میرے پاس آ جانا۔" اس نے کہا۔

ان کے جانے کے بعد وان ہنسنے لگا۔ "تمہاری لک بہت اچھی جا رہی ہے۔"

"تم نے ٹھیک کہا۔ اب لک میرا ساتھ دیتی رہے گی۔ تمہیں منتخب کرنے کے بعد میں آج تک نہیں ہارا" ہینک آہستہ سے اٹھا اور اپنا کوٹ کھونٹی سے کھینچ لیا۔ "اب تم سو جاؤ بیٹے۔ کل جیفری کی مرمت کرنے کے لیے آج ایک اچھی نیند تمہارے لیے بہت ضروری ہے۔ گڈ نائٹ! اور ہاں...... زیادہ سہانے خواب نہ دیکھنا۔"

وان بیڈ کی پٹی پر بیٹھ کر جوتوں کے تسمے کھولنے لگا۔ "شب بخیر ہینک۔ ویسے تمہارا ذہن بہت گندا ہے۔"

ہینک ہنستے ہوئے دروازے تک گیا پھر اس نے پلٹ کر دیکھا۔ "اخبارات تمہیں بہت اہمیت دے رہے ہیں وان۔" اس نے کہا۔ "تمہیں سینٹ لوئیس کا سائیکلون قرار دیا جا رہا ہے۔ اور وہ جیک ہاورڈ کو تمہارے انتخاب کی بنیاد پر جینیئس قرار دے رہے ہیں۔ تمہیں جیفری سے ہر حال میں جیتنا ہے۔"

وان مسکرایا۔ "تم اس کی فکر نہ کرو۔ میں جیفری کو ناک آؤٹ کروں گا۔"

✿ ✿ ✿

لوشیا لیٹ آئی۔ دونوں باکسر رنگ میں پہنچ چکے تھے۔ فضا دھوئیں سے بوجھل اور آوازوں سے مرتعش تھی۔ وہ تنہا نہیں تھی۔ اس کے ساتھ ڈڈلے ہینکس تھا۔ وہ ایک کامیاب رائٹر تھا۔ وہ بہت اچھا انسان بھی تھا۔ لوشیا اسے وان سے ملانا چاہتی تھی۔ وہ تو وان کو ہر جاننے والے سے ملانا چاہتی تھی۔ وہ ایک بڑی دریافت تھا۔

اپنی سیٹ پر بیٹھنے کے بعد لوشیا نے سنسنی آمیز لہجے میں کہا۔ "وہ رہا وان...... سرخ بالوں والا۔"

"بہت خوب!" ڈڈلے نے کہا لیکن وہ وان کو ناقدانہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ وان کے چہرے پر سنجیدگی تھی اور ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔

"کیا خیال ہے تمہارا؟" لوشیا نے ڈڈلے سے پوچھا۔

"ٹھیک ٹھاک لگتا ہے۔ بس ذرا بھاری ہے۔ میرا خیال ہے، ذہین بھی ہے لیکن دلچسپ آدمی نہیں لگتا۔ بہرحال میں اس سے ملنا چاہوں گا۔"

"میں تمہیں اس سے ضرور ملاؤں گی۔ بہت اچھا آدمی ہے۔ عام باکسروں کی طرح عقل سے پیدل بھی نہیں۔"

دونوں باکسر رنگ میں متحرک رہے تھے۔ ٹام جیفری بھاری بھرکم تھا۔ اس کا سر چھوٹی گردن کی وجہ سے کندھوں پر رکھا محسوس ہوتا تھا۔ وہ جاندار تھا۔ سر کے بال اڑ رہے تھے۔ اس کا فائٹنگ کا دس سال کا تجربہ تھا۔ اُبھرتے ہوئے بے شمار باصلاحیت لڑکوں کو مستقبل وہ رنگ میں تباہ کر چکا تھا۔ اس نے وان کو آنکھیں سکیڑ کر دیکھا، جیسے نظروں ہی نظروں میں تول رہا ہو۔ پھر اس کے دانت نکل پڑے...... ایک اور لڑکا...... ایک اور شکار! اس نے سوچا۔

رنگ سائیڈ کے سامنے والے حصے میں ہینک اور ہاورڈ شکاگو سے آئے ہوئے ایک شخص کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔

"جیک...... تمہارا لڑکا لگتا تو زوردار ہے" شکاگو کے مہمان نے کہا۔

ہینک نے خفگی سے کہا۔ "صرف لگتا نہیں، وہ ہے ہی زوردار۔"

مہمان نے منہ پھیرا اور سگار کے کش لینے لگا۔ اسے ہینک پسند نہیں آیا تھا۔ "برہمی کی کوئی بات نہیں۔" اس نے کہا۔ "ابھی پتا چل جائے گا۔"

ہاورڈ نے بڑی خاموشی سے ہینک کے ٹخنے پر ٹھوکر رسید کی۔ "تم خاموش بیٹھے

رہو۔'' اس نے سرگوشی میں کہا۔'' بات بگاڑ دو گے۔''

رنگ میں کیلی، وان کے کان میں سرگوشی کر رہا تھا'' میرے کہنے پر عمل کرو بیٹے! ابتدا ہی میں اس کے جسم کو نشانہ بناؤ۔ یہ معاملہ جتنی جلدی نمٹاؤ اتنا ہی بہتر ہے۔ باس کے اس اسمارٹ دوست کا خیال مختلف ہے لیکن میرا خیال ہے، تم جیفری کو بہ آسانی گرا سکتے ہو۔'' اور معاملہ ایک منٹ کے اندر ہی نمٹ گیا۔

گھنٹی بجتے ہی وان نے جیفری کو گھیرنا شروع کیا اور چہرے پر دو لیفٹ وصول کیے۔ وہ اتنے زوردار ہاتھ تھے کہ اس کا سر چکرانے لگا۔ تماشائی چلانے لگے۔ جیفری بڑی صفائی سے مسکرایا۔ وہ موقع کی تلاش میں لڑکے کے گرد چکر لگا رہا تھا۔ پھر اس نے دوبارہ اپنا لیفٹ آزمایا۔ وان نے اپنی کہنی سے بلاک کیا اور کچھ اور قریب ہو گیا۔ اپنا وزن ایک جانب منتقل کرتے ہوئے اس کا داہنا ہاتھ ہتھوڑے کی طرح حرکت میں آیا۔ اور جیفری کے جبڑے پر لگا۔ آواز کسی دھماکے سے مشابہ تھی۔

جیفری کی آنکھیں دُھندلا گئیں اور وہ آگے کی طرف...... منہ کے بل گر گیا۔ گرنے سے پہلے ہی وہ ہوش و حواس کھو چکا تھا۔

اس کے ساتھ ہی جیسے طوفان اٹھ کھڑا ہوا۔ شکاگو کے مہمان نے جیک ہاورڈ کو دیکھا۔'' گڈ گاڈ...... تم نے ٹھیک کہا تھا جیک......'' وہ بولا۔

لوگ حلق کے بل چیخ رہے تھے، تالیاں بجا رہے تھے۔ شکاگو کے مہمان نے اپنے ہونٹ ہاورڈ کے کان سے لگا دیے۔ اتنے شور میں بات کرنے کی کوئی اور صورت نہیں تھی۔ '' آؤ...... اب تمہارے آفس میں چلیں اور معاملہ نمٹا لیں۔ یہ تمہارا لڑکا واقعی زوردار ہے۔''

ہاورڈ نے ہینک کو اشارہ کیا۔ وہ تینوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ رنگ میں کیلی تقریباً ناچتے ہوئے وان کو گاؤن پہنا رہا تھا۔'' بہتر ہے بیٹے کے جا کر جیفری کو تسلی دو۔'' اس نے وان سے کہا۔'' اس کا حال بہت برا ہے۔ سنا ہے اس کا جبڑا ٹوٹ گیا ہے۔''

ڈڈلے اسی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس نے وان کو لوگوں کو ہٹا کر جیفری کی طرف بڑھتے دیکھا۔ گرے ہوئے جیفری کے گرد لوگوں کا ہجوم تھا۔ اسے دیکھ کر سب متاسف نظر آ رہے تھے۔ لوشیا کے چہرے پر لگتا تھا کہ اس کی طبیعت بگڑ رہی ہے۔

✿......✿......✿

'' وہ لوگ آ گئے وان۔'' کیلی نے کہا۔'' بلاؤں انہیں؟''

کمرے میں وان کے علاوہ صرف ہینک تھا۔ وان کپڑے بدل چکا تھا اور بالوں میں کنگھی کر رہا تھا۔ اس نے کیلی کو اثبات میں جواب دیا۔

پہلے لوشیا آئی۔ اس کی طبیعت سنبھل چکی تھی اور وہ مسکرا رہی تھی۔ اس نے کمرے میں آ کر پہلے اِدھر اُدھر دیکھا پھر ڈڈلے کو وان سے متعارف کرایا۔ وان نے ڈڈلے سے ہاتھ ملایا اور ہینک کی طرف مڑا، جو بہت اُداس دکھائی دے رہا تھا۔'' یہ میرے منیجر ہیں، ہینک۔'' اس نے کہا۔'' اور ہینک یہ ہیں! مس مرسر اور مسٹر ہینکس۔''

ہینک کھڑا ہوا۔ اس نے ہیٹ اُتار کر سر کو ذرا سا خم کیا۔ جب سے لوشیا کمرے میں آئی تھی، وہ اسے بغور دیکھے جا رہا تھا۔'' آپ سے مل کر خوشی ہوئی۔'' بالآخر اس نے کہا۔

لوشیا مسکرائی۔'' آپ کا اپنے اس شیر کے بارے میں کیا خیال ہے؟''

ہینک نے کندھے جھٹکے اور اس کے دانت نکل پڑے۔'' یہ میری بات مانتا رہے تو سب ٹھیک ٹھاک ہے۔''

وہ تینوں باہر نکل آئے۔'' ہینک عجیب آدمی ہے۔ میری طرف سے فکر مند ہے۔ اس کا خیال ہے کہ میں فائٹنگ سے توجہ ہٹا کر اور چکروں میں پڑنے والا ہوں۔'' وان نے وضاحت کی۔

لوشیا نے منہ بنا کر کہا۔'' اوہ...... اب میں سمجھی۔''

'' کھانا کہاں کھایا جائے؟'' وان بولا۔'' مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے۔''

'' کارنر پر میری کار کھڑی ہے۔ فیرولی ریسٹورنٹ میں کھانا کھاتے ہیں۔ پھر تم میرے گھر چلنا۔'' ڈڈلے نے کہا۔'' میرا روم میٹ پارٹیوں کا بہت شوقین ہے۔ وہاں ہر وقت لوگ جمع رہتے ہیں۔ کیا خیال ہے؟''

وان پہلے ہچکچایا پھر مسکرایا۔'' ٹھیک ہے۔''

✿......✿......✿

ڈڈلے کا ساتھی بارکر خوش مزاج آدمی تھا۔ وان کو دیکھ کر اس کا منہ کھل گیا۔'' ارے بھئی...... یہ کیا چیز ہے۔''

ڈڈلے نے وان سے مسکراتے ہوئے کہا۔'' اس بد اخلاقی پر اسے معاف کر دو۔ اس کا نام لائل بارکر ہے۔ مگر ہم اسے بارک کہتے ہیں۔''

وان مسکراتا ہوا بارکر کی طرف بڑھا۔ بارکر نے مشینی انداز میں ہاتھ ملایا پھر معذرت خواہانہ لہجے میں بولا۔ ''معاف کرنا بھائی! دراصل میں تمہارے جثے کے کسی آدمی کو اتنے قریب سے نہیں دیکھا۔''

وان کا چہرہ تمتما اٹھا۔ ''پہلے تو مجھے اپنا جثہ عجیب لگتا تھا مگر اب عادی ہو گیا ہوں۔ آپ بے فکر رہیں، میں آپ کا فرنیچر نہیں توڑوں گا۔''

''یہاں ایسی کوئی چیز ہی نہیں۔ خود اندر آ کر دیکھ لو۔'' بارکر نے خوش دلی سے کہا۔ ''آؤ لوشیا، میری اور ٹام......بھی آئے ہوئے ہیں۔''

وہ لوگ اندر چلے گئے۔ وہ بڑا بے ترتیب کمرا تھا۔ ادھر ادھر بدنما اور بھدے قالینوں کے ٹکڑے بچھے ہوئے تھے۔ کہیں کہیں سے فرش صاف دکھائی دے رہا تھا۔ ایک کونے میں کینوس کا ایک بڑا ڈھیر اور پینٹنگ کا سامان بکھرا پڑا تھا۔ مخالف کارنر میں ایک شیلف تھا کتابوں کا۔ نیچے شیلف کے ساتھ اخبارات ورسائل کا انبار تھا۔ اس کے قریب دیوار سے لگی ایک میز تھی، جس پر ایک بڑا اور مہنگا ٹائپ رائٹر رکھا تھا۔

کمرے میں صرف تین کرسیاں تھیں۔ دو شکستہ آرام کرسیاں اور ایک کرسی پر سرخ سویٹر اور سفید اسکرٹ پہنے ایک لڑکی بیٹھی تھی۔ وہ ٹوٹی ہوئی کرسی پر بیٹھے ایک جوان آدمی سے بحث کر رہی تھی۔ اس کی آواز ریکارڈ پلیئر کی آواز سے لڑنے کی کوشش کر رہی تھی۔ لوشیا نے بڑھ کر ریکارڈ پلیئر کو آف کر دیا۔ ''میری......تم پھر لڑنے لگیں!'' اس نے لڑکی سے کہا۔ پھر وہ جوان آدمی کی طرف متوجہ ہوئی۔ ''کیسے ہو ٹام؟ میرے نئے دوست سے ملو۔'' وہ وان کو دیکھ کر مسکرائی۔ ''یہ ہے وان لوگن۔ یہ ایک دن عالمی چیمپئن بنے گا۔ ہے نا وان؟''

''ہاں۔ لیکن اس سے پہلے مجھے بہت سے باکسروں کو شکست دینا ہوگی۔'' وان نے سنجیدگی سے کہا۔ وہ مسکرا رہے تھے۔ ''اور ممکن ہے، اس وقت میں آپ کو بے وقوف لگ رہا ہوں لیکن اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ماحول میرے لیے نیا ہے۔''

''اس کی تم فکر نہ کرو۔'' بارکر نے ہنستے ہوئے کہا۔ ''یہاں دو بے وقوف تم سے پہلے ہی موجود ہیں۔ یہ میری بھی کچھ کم نہیں۔ یہ کمیونسٹ ہے۔''

''نہیں۔ میں انقلابی ہوں۔'' میری نے جھٹ تردید کی۔

ٹام نے وان کو دیکھا۔ ''یہ ایسی کمیونسٹ ہے، جو ویک اینڈ اور عام تعطیلات کے

موقعوں پر چھٹی پر ہوتی ہے۔ کمیونسٹ نہیں رہتی۔''

وان بے چینی محسوس کرنے لگا۔ لوشیا اسے کھینچ کر ایک طرف لے گئی۔ ٹام اور میری پھر بحث میں اُلجھ گئے۔ وہ وان کو جیسے بھول گئے تھے۔ ڈڈلے سگریٹ باکس لے کر ان کی طرف چلا آیا۔ وہ تینوں کمرے کے ایک گوشے میں بیٹھ گئے۔ پھر بارکر بھی وہیں آ گیا اور بک شیلف سے پیٹھ ٹکا کر وان کو بغور دیکھنے لگا۔

وان نے کہا۔ ''یہ لوگ لڑ کیوں رہے ہیں؟''

''یہ لڑ نہیں رہے ہیں، اندر کی بھاپ باہر نکال رہے ہیں۔'' لوشیا بولی۔

بیشتر لوگ غیر مطمئن ہیں کیوں کہ وہ جو کچھ کرنا چاہتے ہیں، کر نہیں پاتے۔'' ڈڈلے نے کہا۔

''اور تم اس لیے غیر مطمئن ہو کہ تم جو کچھ کر رہے ہو، اسے اور بہتر طور پر کرنا چاہتے ہو۔'' بارکر بولا۔ تخاطب وان سے تھا۔

وان نے اسے بغور دیکھا۔ ''اور تم مطمئن ہو کہ جو کرنا چاہتے ہو، کر رہے ہو؟''

لوشیا نے چونک کر اسے دیکھا۔ اس لمحے ایسا لگا، جیسے کوئی مضبوط حصار ٹوٹ گیا ہے اور اندر سے کوئی اور شخص نمودار ہو گیا ہے۔ ''تم اپنے متعلق بتاؤ۔'' بارکر نے کہا۔

وان نے کندھے جھٹک دیے۔ ''میں نہیں جانتا کہ میں کیا کرنا چاہتا ہوں۔ میں دولت کے لیے لڑتا ہوں اور جو کچھ کماتا ہوں، اس کا ایک حصہ مجھے ملتا ہے۔ میرے دو منیجر ہیں۔ وہ بھی حصہ بٹاتے ہیں۔ میں ایک اعلیٰ درجے کا مکینگ ہوں۔ ایسے لوگ لاکھوں گے لیکن انہیں کچھ نہیں ملتا۔ مجھے بھی کچھ نہیں ملا۔ اسی لیے میں فائٹر بن گیا۔ یہ ایک طرح کا فرار ہے۔ اور میں نے سوچنا چھوڑ دیا ہے۔''

''لیکن لگتا ہے، اس دوران تم نے سوچنے کے سوا کچھ نہیں کیا۔'' لوشیا نے تبصرہ کیا۔

''تمہارا تعلق کیلی فورنیا سے ہے؟'' بارکر نے پوچھا۔

''ہاں۔ میں وہاں پلا بڑھا ہوں۔''

''وہاں ایک لوگن تھا، جو بائیں بازو کے اخبارات کے لیے مضامین لکھتا تھا۔ وہ ایک بلوے میں مارا گیا تھا۔''

وان، لوشیا کو دیکھتا رہا۔ ''ہاں......تم یہ بات کہہ سکتے ہو۔'' اس نے بے تاثر لہجے

میں کہا پھر اس نے بارکر کی طرف دیکھا۔ ''وہ میرا باپ تھا۔ وہ کمیونسٹ تھا اور اب کمیونسٹ ہونے سے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ وہ مر چکا ہے۔''

''انہیں مارا گیا تھا؟'' لوشیا بولی۔

''ایک طرح سے انہوں نے خودکشی کی تھی۔'' وان نے کہا۔ ''وہ اچھے کمیونسٹ بھی نہیں تھے۔ جو بات ان کے خیال میں غلط ہوتی، اس پر پارٹی سے بھی اختلاف کرتے۔ انہیں عام لوگوں سے محبت تھی عام لوگوں کا مفاد عزیز تھا جب کہ پارٹی اور انداز میں سوچتی ہے۔ لیڈروں کے اپنے بھی مفادات ہوتے ہیں۔ طبقاتی فرق کی خاطر لڑنے کا دعویٰ کرنے والے خود اونچے طبقے میں پہنچ جاتے ہیں۔ میرے ڈیڈی تصویر کے دونوں رُخ رکھنے کی کوشش کرتے تھے۔ کمیونسٹوں کو یہ بات پسند نہیں تھی۔ یہ بات ان کے مخالفین کو بھی پسند نہیں تھی۔''

وہ چاروں ایک دوسرے کو دیکھتے رہے پھر لوشیا مسکرائی۔ بارکر نے وان سے کہا۔ ''آؤ...... تمہیں تصویریں دکھاؤں۔''

وان اٹھا اور اس کے ساتھ چل دیا۔ کونے میں کئی لینڈ اسکیپ پڑے تھے۔ ایک نامکمل تصور ایزل پر موجود تھی۔ ''کیسی ہے؟'' بارکر نے پوچھا۔

''مجھے اس قسم کی چیزوں کی تمیز ہی نہیں ہے۔'' وان نے کہا۔

''میں صرف یہ پوچھ رہا ہوں کہ تصویر تمہیں اچھی لگی؟''

وان نے دوبارہ پینٹنگ کا جائزہ لیا اور نفی میں سر ہلا دیا۔ ''نہیں۔ لگتا ہے، اسے پینٹ کرتے ہوئے تم سنجیدہ نہیں تھے۔ یہ مذاق لگتی ہے۔''

''کیا مطلب؟''

''مطلب تو مجھے بھی معلوم نہیں۔'' وان نے کہا۔ پھر سر جھٹکا۔ ''آئی ایم ویری سوری۔''

بارکر ہنسا۔ ''اس کی ضرورت نہیں۔ میں تمہاری رائے جاننا چاہتا تھا۔ آئندہ بھی آتے رہنا۔ مجھے تمہاری آمد اچھی لگے گی۔ میں ایک جیسے لوگوں کو دیکھتا رہتا ہوں۔''

''لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ تمہیں دوسری طرح کے لوگ اچھے نہ لگیں...... خاص طور پر مجھ جیسے۔''

بارکر پھر ہنسا۔ ''یقین سے تو کچھ بھی نہیں کہا جا سکتا۔'' ایک لمحے کے توقف کے بعد اس نے کہا۔ ''میں تمہاری بھی کچھ تصویریں بناؤں گا۔ ممکن ہے، کسی اخبار کے اسپورٹس کے

صفحات کے لیے قبول کر لی جائیں۔''

''ضرور، کیوں نہیں۔'' وان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لوگن، اب تم نکل لو۔'' لوشیا بولی۔ ''ورنہ تمہارے رکھوالے پریشان ہو جائیں گے۔''

بارکر نے لوشیا سے پوچھا۔ ''تم آج کی فائٹ میں گئی تھیں؟''۔

''ہاں۔'' لوشیا نے برا منہ بنا کر کہا۔ ''کوئی مسٹر جیفری تھے، جو ایک منٹ میں ڈھے گئے۔ ممکن ہے، میرے ڈڈلے کو فائٹ اچھی لگی ہو۔ مجھے نہیں لگی۔''

وان، لوشیا کو رُخصتی کلمات ادا کرتے دیکھتا رہا۔ اس کے کانوں میں بس دو الفاظ گونج رہے تھے...... میرا ڈڈلے...... میرا ڈڈلے......

✿......✿......✿

وان ہوٹل واپس پہنچا تو ہینک اخبار پڑھ رہا تھا۔ وان کو دیکھتے ہی اس کی نظریں کلاک کی طرف اٹھیں۔ ''بہت دیر کر دی۔ کہاں گئے تھے؟'' اس نے پوچھا۔

وان بستر پر دراز ہو گیا۔ ''ہم نے کھانا کھایا اور پھر ڈڈلے نامی ایک شخص کے گھر گئے وہاں مختصر سی پارٹی ہوئی۔ ایک پینٹر بارکر سے ملاقات ہوئی۔ وہ اسپورٹس کے صفحات کے لیے میری تصویریں بنانا چاہتا تھا۔ اچھا آدمی ہے۔''

''اور جس شخص کے ساتھ تم گئے تھے، وہ رائٹر ہے۔'' ہینک نے کہا۔ ''یہ اچانک ہی تم بڑے آدمی بن گئے۔ ہے نا؟ اور میں...... میں یہاں اکیلا بیٹھا تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ بہت اچھا وقت گزرا ہے میرا۔ ہاورڈ اور اس کے شکاگو کے دوست نے بھی واضح کر دیا کہ میری نہ کوئی ضرورت ہے، نہ اہمیت۔ میرا کوئی دوست نہیں، اس لیے میں یہاں اکیلا بیٹھا ہوں۔ میرا کوئی پوچھنے والا نہیں۔''

وان اٹھا اور اس نے ہاتھ تھام کر ہینک کو کرسی سے اٹھا لیا۔ ''کیسی باتیں کرتے ہو ہینک۔ میں جانتا ہوں کہ تم نے میرے لیے کیا کچھ کیا ہے۔ اب اسے فلمی سین نہ بناؤ۔ بات صرف دولت کی نہیں۔ اور رہی بڑے آدمی کی بات...... تو میں تمہارے ہی کہنے کے مطابق اسمارٹ بننے کی کوشش کر رہا ہوں۔ جن لوگوں سے میں ملا ہوں، وہ تم سے بھی ملنا چاہتے ہیں۔ میں نے انہیں تمہارے اور اپنے تعلق کے بارے میں بتایا تھا۔''

ہینک خوش نظر آنے لگا۔ ''واقعی؟ یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ کسی وقت چلیں گے ان

سے ملنے۔اب تم سو جاؤ۔کل میں تمہیں کوئی بڑی خبر سناؤں گا۔''

''کل؟ ابھی کیوں نہیں؟''

''بس ابھی نہیں۔ابھی تو تم سو جاؤ۔''

وان نے ہینک کو چھوڑ دیا۔ہینک فرش پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا۔''دیکھو وان، یہ بڑا معاملہ ہے۔شکاگو والے آدمی کا نام تھامسن ولکوکس ہے۔وہ فائٹ بزنس کا بڑا آدمی ہے۔تم نے شاید اس کا نام سنا ہو۔بہر حال تھامسن اور ہاورڈ مل کر تمہارے مسلسل فائٹس کا پروگرام بنا رہے ہیں۔ایک فائٹ کلیولینڈ میں ہوگی اور دو شکاگو میں۔یہاں کے اسپورٹس رائٹر تمہیں پسند کرنے لگے ہیں۔تم خبر بنتے جا رہے ہو۔شکاگو میں ولکوکس نے کام دکھایا تو تمہیں بہت فائدہ ہوگا۔میں تمہیں بتا دوں وان، ولکوکس وقت ضائع کرنے والا آدمی نہیں ہے۔اس کے خیال میں تم پیدائشی باکسر ہو۔ورنہ وہ تمہیں گھاس بھی نہیں ڈالتا۔''

وان سنجیدہ نظر آنے لگا۔''لیکن اس کی دلچسپی کا اصل سبب کیا ہے؟''

''میرا اندازہ ہے کہ وہ تمہارے معاملے میں جیک ہاورڈ کا حصہ دار بن گیا ہے۔سمجھے کچھ؟ تمہیں اور مجھے کچھ نہیں۔سمجھے...... ہم دونوں غیر اہم ہیں۔اصل کھیل تو اسمارٹ آدمی کھیل رہے ہیں۔''

''تمہارے خیال میں یہ ہاورڈ بدمعاشی کر رہا ہے؟''

''نہیں...... لیکن میں ولکوکس کو فرشتہ قرار نہیں دوں گا۔ہمیں بہر حال محتاط رہنا ہوگا۔بس اب تم سو جاؤ۔گڈ نائٹ۔میں بھی سونے جا رہا ہوں۔'' ہینک نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔باہر نکلتے ہی اس نے پلٹ کر دیکھا اور مسکرایا۔''ہاں بیٹے...... آج تمہاری کارکردگی بہت اچھی تھی۔برسوں میں نے اتنی آسان فتح نہیں دیکھی تھی۔''

ہینک کے جانے کے بعد وان آئینے کے سامنے جا کھڑا ہوا۔اپنے عکس کو بغور دیکھتے ہوئے اس نے اثبات میں سر ہلایا۔''جون...... میں نے اسٹارٹ لے لیا ہے۔اب زیادہ دیر نہیں لگے گی بھائی۔'' وہ بڑبڑایا۔

✿ ✿ ✿

جون نے خط تہ کیا اور احتیاط سے رکھ دیا۔پھر وہ اخبار کے تراشوں کا جائزہ لینے لگا۔اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔کچھ سوچ کر اس نے دوبارہ خط نکالا اور آخری صفحہ پڑھا۔

ہاں...... ہاں...... یہاں موجود تھا......

''یہ کچھ اخباروں کے تراشے ہیں۔ہینک نے کہا تھا کہ تمہیں بھیج دوں۔یہ طویل تراشہ شکاگو کا ہے۔شکاگو میں نے پوری طرح نہیں دیکھا لیکن بہر حال یہ بڑا شہر ہے۔میرا بیشتر وقت ورک آؤٹ میں گزرا۔میں نے اپنی دونوں فائٹس جیتیں۔ہاں...... مجھے تم سے ایک بات پوچھنی ہے۔شکاگو میں ایک بہت اچھا آرکسٹرا گروپ ہے۔مجھے ہوٹل میں ایک شخص نے اس کے متعلق بتایا تھا۔تمہارے لیے وہ گروپ بہت مناسب رہے گا۔تمہیں ڈیڑھ سو ڈالر بھجوا رہا ہوں۔تم جمعے کو آ جاؤ۔میں ریلوے اسٹیشن تمہیں ریسیو کروں گا۔ٹرین یہاں سات بجے شام پہنچے گی۔''

جون نے خط فرش پر پھینک دیا۔اس کی مٹھیاں بھنچ گئیں۔اچانک اسے خیال آیا کہ بند مٹھیوں میں اخبار کے تراشے ہیں۔وہ کرسی سے اٹھا تو تراشے پھڑپھڑاتے ہوئے فرش پر گرے۔''یہ ہو گئے بارہ سو بیس ڈالر۔'' وہ بڑبڑایا۔''معاملات یونہی چلتے رہے تو میں بہت کچھ کر سکوں گا۔''

✿ ✿ ✿

وان نے بے چینی سے گھڑی کو دیکھا۔''کچھ زیادہ ہی دیر ہو گئی۔'' وہ بڑبڑایا۔

ریلوے اسٹیشن پر کافی ہجوم تھا۔وان کے قریب موجود ایک دبلی پتلی، خوب صورت لڑکی چھوٹا سا ایک بیگ تھامے نروس انداز میں ادھر اُدھر دیکھ رہی تھی۔اس کی عمر اٹھارہ سال کے لگ بھگ ہوگی۔میک اپ اس نے بہت زیادہ کیا ہوا تھا۔ہینک اسے عجیب سے نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

''اس لڑکی کو دیکھو۔'' ہینک نے وان سے کہا۔'' کچھ پریشان سی لگ رہی ہے۔''

لڑکی اچانک مسکرائی اور آگے کی طرف چل دی۔ایک شخص لپکتا ہوا اس کی طرف آ رہا تھا۔وہ اس کے مقابلے میں زیادہ عمر کا تھا۔اس کا چہرہ زرد تھا اور بیمار لگ رہا تھا۔لیکن اچھے لباس کی وجہ سے وہ بہر حال باوقار لگ رہا تھا۔اس نے لڑکی کا ہاتھ تھام لیا۔پھر وہ دونوں اس طرف بڑھنے لگے، جہاں وان اور ہینک کھڑے تھے۔ذرا دیر میں وہ مجمع میں گھل مل گئے۔وان نے گھڑی میں وقت دیکھا۔''کیا مصیبت ہے یہ ٹرین نہیں آئے گی کیا۔دس منٹ لیٹ تو پہلے ہی ہو چکی ہے۔''

ہینک نے کندھے جھٹک دیے۔''آ جائے گی۔تم اتنے پریشان کیوں ہو۔تم نے اپنے بھائی کو کم رقم تو بھیجی نہیں تھی۔''

"اس کی تمہیں فکر کیوں ہو رہی ہے۔" وان نے چڑچڑے پن سے کہا۔

"مجھے تو کوئی فکر نہیں۔ لیکن......"

"لیکن کیا؟ اسے رقم کی ضرورت بھی تو تھی۔"

"تمہیں نہیں ہے رقم کی ضرورت؟"

"ہے۔ لیکن وہ ہمیشہ سے رقم سنبھال کر رکھتا آیا ہے۔"

"یعنی وہ تمہارا خزانچی ہے۔" ہینک نے اسے عجیب سی نظروں سے دیکھا۔ "بیوقوف آدمی......"

"شٹ اپ! اب اس کے بعد تم یہ کہو گے کہ وہ پوری رقم لے بھاگے گا۔" وان غرایا۔

"نہیں، ایسا تو نہیں کرے گا وہ۔" ہینک نے منہ بنا کر کہا۔ "اب تک تم نے جتنی رقم بھیجی ہے، کم از کم اسے لے کر تو نہیں بھاگے گا......" اسے اندازہ ہو گیا کہ وان اس کی بات نہیں سن رہا ہے۔ اس نے کندھے جھٹک دیے۔

چند منٹ بعد ٹرین آ گئی۔

ٹرین سے اُترنے والوں کی تعداد خاصی تھی۔ وان انہیں ٹٹولنے والی نگاہوں سے دیکھتا رہا۔ اس کا چہرہ ہیجان سے تمتما رہا تھا لیکن آنے والے مسافروں کا ہجوم ختم ہوا تو اس کے چہرے کا تاثر بدل گیا۔ پہلے تو اس نے سوچا، ممکن ہے، یہ وہ ٹرین نہ ہو۔ لیکن جون نہیں آیا۔ ممکن ہے، وہ بیمار ہو گیا ہو۔ ممکن ہے...... لیکن نہیں۔ جون بیمار نہیں۔ وہ خیریت سے ہے۔ بیمار ہوتا تو وان کو پتا چل جاتا۔ جون کی طبیعت خراب ہوتی تھی تو اسے ہمیشہ معلوم ہو جاتا تھا۔ صرف اس کو ہی نہیں، دونوں کو ایک دوسرے کا حال معلوم ہوتا تھا۔

یعنی جون بیمار نہیں تھا۔ لیکن وہ نہیں آیا تھا، ٹرین پر سوار ہی نہیں ہوا تھا اور اس کے نہ آنے پر وان کو جو تکلیف ہوئی تھی، وہ خود اس کے لیے بھی حیران کن تھی۔ حالانکہ جون کا مزاج ہی ایسا تھا۔ وہ اکثر دوسروں کو مایوس کرنے والے کام کرتا تھا اور وان کو ہمیشہ تکلیف پہنچتی تھی۔ دوسروں کا برتاؤ بے رحمانہ ہوتا تو وان کو نہ کوئی شکایت ہوتی نہ پروا لیکن جون کا معاملہ مختلف تھا۔

وان نے ہینک کی طرف دیکھا لیکن ہینک کا چہرہ بے تاثر تھا۔ "چلو ہینک، واپس چلیں۔ ممکن ہے، ہمارے اسٹیشن کے لیے نکلنے کے بعد جون کا تار وہاں موصول ہوا ہو۔"

لیکن کوئی تار نہیں آیا تھا۔

✿ ✿ ✿

گیارہ بجے فون کی گھنٹی بجی۔ کیلی نے نظریں اٹھا کر دیکھا۔ ہینک نے پتے میز پر رکھے اور فون کی طرف بڑھ گیا۔ مزید دو گھنٹیاں بجنے کے بعد اس نے ریسیور اٹھایا اور ہیلو کہا۔ دوسری طرف سے بولنے والے کی آواز بہت دھیمی تھی۔ "مجھے وان لوگن سے بات کرنی ہے۔"

ہینک نے بدمزگی سے کہا۔ "وہ سو رہا ہے۔"

"کون...... ہینک...... ہینک! میں جون بول رہا ہوں۔"

"تم آئے کیوں نہیں؟ ہم اسٹیشن پر خوار ہوتے رہے۔"

"مجھے بعد کی ٹرین کا ٹکٹ ملا۔ وان کو جگا دو۔"

ہینک کو غصہ آنے لگا۔ "بات سنو بیٹے، تم بھی سو جاؤ۔ میں نے تم سے کہا نا کہ وان سو رہا ہے۔ اگر امریکا کا صدر بھی مجھ سے کہے گا تو میں اسے نہیں جگاؤں گا۔ اب تم فون رکھو، رات گزارنے کے لیے کوئی مناسب جگہ تلاش کرو اور سو جاؤ۔ کہاں......؟ اس کی مجھے پروا نہیں۔ صبح دس بجے کے قریب مجھے ہاورڈ کے آفس میں فون کر لینا، میں تمہیں بتا دوں گا کہ تم وان سے کب اور کہاں مل سکتے ہو۔ ہاں...... ہاں میں جانتا ہوں۔ میں اس کا منیجر ہوں۔ تم اس کے بھائی ہو بس۔ گڈ نائٹ۔"

کیلی کھڑکی سے باہر دیکھے جا رہا تھا۔ "یہ اس کا بھائی تھا؟" اس نے پوچھا۔ ہینک کے اثباتی جواب پر وہ بولا۔ "اسے کیسے پتا چلا کہ وان کہاں رہ رہا ہے۔"

"وان اسے ہر ہفتے خط لکھتا رہا ہے۔ وان تو دیوانہ ہے اس کا۔ میرا خیال ہے، جڑواں بھائی ایسے ہی ہوتے ہیں۔"

"اوہ...... تو یہ جڑواں بھائی ہیں۔ یہ جون کیسا آدمی ہے؟"

ہینک کے ہونٹ بھنچ گئے، چہرے پر بدمزگی کا تاثر اُبھر آیا۔ "کچھ کہہ نہیں سکتا۔ کوئی عجیب سی بات ہے اس میں۔ میں بیان نہیں کر سکتا۔ بس یہ سمجھ لو کہ بہت خودغرض لگتا ہے وہ کوئی کیا کہہ رہا ہے...... کیا کر رہا ہے...... اسے اس کی کوئی پروا نہیں۔ بس وہ ٹھیک ٹھاک رہے۔ وہ وان کا جڑواں بھائی ہے لیکن کئی برس بڑا لگتا ہے۔"

"میں اسے پسند کر سکوں گا؟" کیلی نے پُرتشویش لہجے میں پوچھا۔

"تم اگر اس سے مل بھی سکے تو میرے لیے یہ حیرت کا مقام ہو گا۔"

"کیوں بھئی؟"

"بس دیکھتے رہو۔ خود ہی جان جاؤ گے۔"

✿ ✿ ✿

ہینک کی بات درست ثابت ہوئی۔ جون تنہائی پسند آدمی تھا۔ ابتدا میں وان نے کہا کہ وہ ہوٹل سے تنگ آ گیا ہے۔ کیوں نہ دونوں ایک اپارٹمنٹ کرائے پر لے کر رہیں لیکن جون اسے ٹال گیا، اس لیے کہ ہینک کو اس پر اعتراض تھا۔

وہ کچھ دن ایک معمولی سے ہوٹل میں مقیم رہا، پھر اس نے ایک سستا اپارٹمنٹ لے لیا۔ وہ اپارٹمنٹ گھٹیا علاقے میں ایک تنگ و تاریک سڑک پر واقع تھا۔ مکان بھی تاریک تھا لیکن کمرے بہت بڑے اور اونچی چھتوں والے تھے۔ پچاس سال پہلے وہ شرفا کا علاقہ تھا مگر پھر وہاں نیگرو آبادی یوں بڑھتی گئی جیسے سیاہی چوس کاغذ پر روشنائی کا دھبا پھیلتا جاتا ہے۔

کسی کو نہیں معلوم تھا کہ جون وہاں کیوں شفٹ ہوا ہے۔ یا یہ کہ وہ وہاں تک پہنچا کیسے۔ بس اس نے اپنے بھائی کو بتایا کہ کمرے بڑے اور ہوادار ہیں اور وہاں وہ سکون سے کام کر سکے گا۔ وہاں شفٹ ہونے کے ایک ہفتے بعد اس نے وان کو گھر دکھایا۔ وان نے اس کی خواہش کے مطابق کچھ فرنیچر خریدا۔

وان اب بہت چپ چپ رہنے لگا تھا۔ دن کا بیشتر وقت وہ باہر اور ٹریننگ میں گزارتا، ہینک کے ساتھ چہل قدمی کرتا اور جلدی سو جاتا۔ اس نے کبھی کسی کو اپنی طرف سے فکر مند نہیں ہونے دیا۔ ہاورڈ اس کی کارکردگی سے مطمئن تھا لیکن ہینک جانتا تھا کہ سب کچھ ٹھیک ٹھاک نہیں ہے اور ہینک ہی فساد کا سبب بھی جانتا تھا۔ وان بے حد مایوس تھا۔ وہ جون کے ساتھ رہنے کے کیسے کیسے خوش کن خواب دیکھتا رہا تھا۔ اس نے سوچا تھا، وہ پہلے کی طرح رہیں گے، چھوٹی چھوٹی باتوں پر خوب ہنسا کریں گے۔ ہمیشہ کی طرح چہل قدمی کیا کریں گے۔ لیکن جون بدل چکا تھا۔ جیسے اچانک ہی اسکی عمر بڑھ گئی ہو۔ وہ سخت ہو گیا تھا۔ وہ ہنستا بھی تھا تو وان کے ساتھ ہم آواز ہو کر نہیں، بلکہ وان پر ہنستا تھا۔ ذرا سی بات پر وہ مشتعل ہو جاتا۔ ہینک، کیلی اور وائٹی کا مذاق اُڑاتا۔ حالانکہ کیلی اور وائٹی سے تو ملا بھی نہیں تھا۔ اپنے پڑوس کے کچھ لوگوں سے اس کے تعلقات بنے تھے اور وہ سب لوگ بائیں بازو کی سوچ رکھنے والے تھے۔ وان نے اسے ہفتے کی شام بارکر کے ہاں آنے کو کہا لیکن جون نہیں آیا۔ وہ بورژوائی مصوروں اور مصنفوں کا مذاق اُڑانے لگا۔ وان کو لگا کہ وہ اپنی نہیں اور لوگوں کی زبان بول رہا ہے۔

سینٹ لوئیس میں آمد کے تین ہفتے کے بعد وان نے جون کو اپنی فائٹ کا ٹکٹ بھیجا لیکن جون نہیں آیا۔ پہلے تو اسی مسئلے پر جھگڑا ہوا کیوں کہ جون کا کہنا تھا کہ اسے ٹکٹ ملا ہی نہیں۔

جب کہ وان جانتا تھا کہ ٹکٹ جون کو پہنچایا گیا ہے۔ اس کے بعد ایک ہفتے تک نہ وان جون سے ملا، نہ اس سے بات کی۔ اس کے بعد جون نے اپنا رویہ تبدیل کر لیا۔ وہ پہلے جیسا جون ہو گیا۔

ایک اتوار کو دونوں نے کار لی اور مضافاتی علاقے کی طرف نکل گئے۔ کھانا وہ اپنے ساتھ لے کر گئے تھے۔ کھانے کے بعد انہوں نے کار ایک جگہ پارک کی اور گھنٹوں چہل قدمی کرتے رہے۔ وہ یوں بے ساختہ ہنس رہے تھے کہ پچھلی ناخوشگواریت ڈھل گئی۔ دونوں پھر بے فکرے اور کھلنڈرے لڑکے بن گئے۔ جون، وان کو اپنی موسیقی کے میدان میں پیش قدمی کے بارے میں بتاتا رہا۔ اس کا کہنا تھا کہ اس کا کام سامنے آئے گا تو موسیقی کی دنیا کے بڑے لوگ بھی ہل جائیں گے۔

اس رات وان ہوٹل واپس گیا تو اتنا خوش تھا کہ کئی ہفتوں سے ہینک نے اسے ایسی کیفیت میں نہیں دیکھا تھا۔ پورے دن میں صرف ایک بات ایسی ہوئی تھی۔ جس پر اسے رہ رہ کر غصہ آ رہا تھا۔ اس کا بٹوا پار ہو گیا تھا۔

''بٹوا کہاں کھویا...... اور اس میں کتنی رقم تھی؟'' ہینک نے پوچھا۔

''رقم تو بس تیس ڈالر تھی۔ چہل قدمی کے دوران میں نے کوٹ کندھے پر لٹکا لیا تھا، بس اسی وقت بٹوا کہیں گر گیا ہوگا۔''

''تو تم نے کھانا کیسے کھایا؟'' ہینک کے لہجے میں برہمی تھی۔ ''ارے وہ...... وہ تو جون کی جیب میں دس ڈالر تھے۔ اس نے کھانے کا بل دے دیا۔'' وان نے ہنستے ہوئے کہا۔

''بڑے خوش قسمت نکلے تم۔'' ہینک نے خراب لہجے میں کہا۔ ''جون کے پاس دس ڈالر تھے...... اونہہ۔''

ہینک نے کمرے سے نکلتے ہوئے دروازہ دھڑ سے بند کیا لیکن وان کو احساس نہیں ہوا۔ وہ گنگنا رہا تھا۔ اس نے سوچا، یہ ہینک تو بات بات پر تاؤ کھاتا ہے۔ اب تو اچھے دن آ رہے ہیں۔ سب کچھ پہلے جیسا ہو جائے گا......

* * *

وان رنگ میں وائٹی کے مقابل تھا اور اس کے ہاتھ مشینی انداز میں چل رہے تھے۔ ہاورڈ باہر کھڑا دیکھ رہا تھا۔ اس کی پیشانی کی لکیروں سے اندازہ ہوتا کہ وہ کسی گہری سوچ میں ہے۔ پریکٹس ختم ہوئی اور وان شاور روم میں چلا گیا تو ہاورڈ، کیلی کی طرف بڑھا۔ ''تمہارا کیا

خیال ہے؟'' اس نے پوچھا۔

کیلی مسکرایا۔ ''ابھی اس نے دس راؤنڈ لڑے ہیں اور تین لڑکوں کو ٹھکانے لگایا ہے۔'' وہ بولا۔ ''اور باس...... پچھلے دو ماہ سے اسے باکسنگ سکھانے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن بے سود۔ وہ پیدائشی فائٹر ہے۔ اس کا انداز جارحانہ ہے۔ مسٹر ہاورڈ، میں پندرہ سال سے اس فیلڈ میں ہوں۔ یقین کریں، اس لڑکے کے مدمقابل کم ہی ہوں گے۔''

''گڈ! اور ہاں کیلی، تم اس کے متعلق ڈینگیں تو نہیں مارتے رہے ہو؟'' ہاورڈ نے پوچھا۔ پھر وہ ہینک کی طرف مڑا۔ ''یا تم......''

''نہیں۔ اس کے متعلق صرف اخبارات بول رہے ہیں۔'' ہینک نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''گلوب کا اسپورٹس رائٹر تو وان کے متعلق مسلسل لکھ رہا ہے۔ اور جیک، وان نے شکاگو میں مینڈل کو جو شکست دی، وہ کوئی معمولی بات نہیں تھی۔ سب جانتے ہیں کہ مینڈل نے کبھی کوئی طے شدہ فائٹ نہیں لڑی۔''

''اچھا...... بات سنو۔'' ہاورڈ نے کہا۔ ''شام کو لڑکے کو میرے آفس بھیج دینا۔ مجھے اس سے ملنا ہے۔'' یہ کہہ کر وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ہینک نے کیلی کی طرف دیکھا۔ کیلی اسے ہی دیکھ رہا تھا لیکن دونوں میں سے کوئی کچھ نہ بولا۔

سہ پہر تین بجے کے قریب وان نے ہاورڈ کے دفتر کے دروازے پر دستک دی۔ اندرونی کمرے سے باتوں کی آواز آ رہی تھی لیکن دروازہ کھولنے کوئی نہیں آیا۔ وان نے کندھے جھٹکے اور دروازے کے ہینڈل کو گھمایا۔ دروازہ کھل گیا۔ وہ اندر چلا گیا۔ ہاورڈ کے پرائیویٹ دفتر کا دروازہ کھلا اور مسز ہاورڈ تمتمایا ہوا چہرہ لیے باہر نکلی۔ اس نے وان کو دیکھا تک نہیں اور پاؤں پٹختی ہوئی دفتر سے نکل گئی۔ لگتا تھا، وہ رو رہی ہے۔

وان بے وقوفوں کی طرح دروازے کو دیکھتا رہا۔ پھر وہ اندر چلا گیا۔ ہاورڈ نے خود کو سنبھال لیا تھا لیکن اس کا چہرہ اب بھی تمتمایا ہوا تھا۔ ''ہیلو لوگن! تم کب آئے؟'' اس نے پوچھا۔

''ابھی آیا ہوں مسٹر ہاورڈ۔ اور یہ ابھی مسز ہاورڈ ہی گئی ہیں نا......؟''

''ہاں...... ارے ہاں...... تم نے ایک بار اس کی کار ٹھیک کی تھی نا۔ اس نے مجھے بتایا تھا۔''

''جی ہاں۔''

ہاورڈ نے اپنی جیب سے ایک کارڈ نکالا۔ ''وان لوگن! تم ہماری توقعات پر پورا اُترے ہو۔ اب میرے پاس تمہارے لیے ایک تجویز ہے۔'' اس نے وان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ ''دیکھو بیٹے، تم اس اسپورٹس میں دولت کمانے ہی کی غرض سے آئے ہو نا۔ ابتدا میں میرے، تمہارے اور ہینک کے درمیان سرسری سا ایک معاہدہ ہوا تھا مگر اس وقت مجھے تمہاری صلاحیتوں کا اندازہ نہیں تھا۔ شکاگو سے ایک مسٹر ولکوکس تمہیں دیکھنے کے لیے یہاں آئے تھے۔ وہ اس کھیل کے بڑے لوگوں میں سے ہیں اور تمہیں کہیں کا کہیں پہنچا سکتے ہیں۔ انہی کی وجہ سے تمہیں شکاگو میں دو فائٹس ملیں۔ اب یہ سمجھ لو کہ میں اور ولکوکس مل کر تمہیں ٹاپ پر پہنچا سکتے ہیں۔ تم میں بے پناہ صلاحیت ہے۔ موقع ملے تو تم کچھ بھی کر سکتے ہو۔ جیک مارٹن کے بعد تم آج تک کے سب سے بڑے ہٹر ہو۔''

وان کا چہرہ سنسنا رہا تھا۔ ''اور ہینک کا کیا ہوگا؟''

ہاورڈ نے کندھے جھٹکے۔ ''وہ اس تصویر میں سجتا ہی نہیں۔ ولکوکس کو وہ اچھا نہیں لگا۔ ہم اس کے حصے کی قیمت ادا کر دیں گے۔ سنو بیٹے...... میں اس کے بارے میں تمہارے محسوسات سمجھتا ہوں۔ وہ اچھا آدمی ہے...... لیکن چھوٹا آدمی بھی ہے۔ پچھلے چند ماہ کے تجربے کے سوا اس کے پاس کچھ بھی نہیں۔ نہ وہ کسی کو جانتا ہے نہ اس کا اثر و رسوخ ہے۔''

''آپ نے ہینک سے بات کی اس سلسلے میں؟''

''نہیں۔ میں نے پہلے تم سے پوچھ لینا مناسب سمجھا۔''

''بس تو اس بات کو بھول جائیں آپ۔ ہینک نے میرے لیے بہت کچھ کیا ہے۔ میں اسے روند کر آگے نہیں بڑھ سکتا۔''

ہاورڈ کا چہرہ ست گیا۔ ''اچھا...... تو تم میری باتیں اسے بتا کر اس سے پوچھ لو۔'' اس نے کچھ توقف کے بعد کہا۔ ''ولکوکس یا کسی بڑے آدمی کے بغیر تم کچھ نہیں بن سکو گے۔ تم ہینک سے بات کر لو، میں سات بجے تک یہیں ہوں، پھر مجھے شکاگو جانا ہے۔ وہاں میرے دو لڑکوں کی فائٹس ہیں۔ میں ولکوکس کو جواب بھی دے دوں گا۔ تم ہینک سے فوراً مل لو۔''

''ٹھیک ہے مسٹر ہاورڈ لیکن ہینک نے انکار کر دیا تو میری طرف سے بھی انکار سمجھئے گا۔''

ہاورڈ اٹھا اور ٹہلتا ہوا کھڑکی کی طرف بڑھا۔ ''میں اس کے سوا اور کیا کہہ سکتا ہوں کہ یہ تمہاری بدقسمتی ہوگی۔'' اس نے پلٹ کر دیکھے بغیر کہا۔

وان دفتر سے نکل آیا۔ اسی وقت لفٹ سے ہاورڈ کی سیکریٹری مس لیونا برآمد ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں ایک بیگ تھا جیسے وہ کہیں جا رہی ہو۔ وان کو دیکھ کر مسکرائی۔ وان بلڈنگ سے نکلا تو اس نے ایک کار کو کارنر سے مڑتے اور بلڈنگ کے سامنے رُکتے دیکھا۔ اس میں مسز ہاورڈ برآمد ہوئی اور عمارت میں داخل ہوگئی۔ وہ اب بھی بہت غصے میں تھی۔ اس کا چہرہ سپید ہو رہا تھا۔

وان ہوٹل پہنچا تو ہینک موجود نہیں تھا۔ وہ انتظار کرتا رہا۔ پونے سات بج گئے۔ وقت بہت کم رہ گیا تھا۔ پونے سات بجے وہ اور کیلی آئے۔ دونوں پریشان لگ رہے تھے۔ ہینک نے پلٹ کر کمرے کا دروازہ بند کیا اور کوٹ کی جیب سے کچھ نکالا۔

''ہینک تم کہاں تھے؟ میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ بہت اہم بات ہے۔ ہاورڈ نے مجھے بلا کر بات کی......''

''ہاورڈ کا نام سنتے ہی وہ دونوں اُچھل پڑے۔ ''ہاورڈ......'' ہینک کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

''ہاں۔ میں اس سے ملنے گیا تھا۔ وہ معاہدے میں تبدیلی کی بات کر رہا تھا۔'' وان نے اسے تفصیل بتائی۔ کیلی مداخلت کرنا چاہتا تھا لیکن ہینک نے اشارے سے منع کر دیا۔ ''ہاورڈ اب تمہیں کچھ کیش دے کر علیحدہ کر دینا چاہتا ہے۔'' وان نے آخر میں کہا۔ ''لیکن میں نے واضح کر دیا کہ فیصلہ تم کرو گے۔ ہینک، فیصلہ تمہیں کرنا ہے۔ میں تمہارا ساتھ دوں گا۔''

''واہ بھئی......کیا خوب دوست تھا!'' ہینک نے تلخ لہجے میں کہا۔

''ایسی باتیں مت کرو ہینک۔'' کیلی نے ہینک کو ٹوکا، پھر وان کی طرف مڑا......

''ہاورڈ مر چکا ہے۔''

وان کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ ''مر چکا ہے؟'' اس نے دُہرایا۔

''ہاں۔ اس کی بیوی نے آفس میں اسے شوٹ کر دیا۔ ابھی کوئی ایک گھنٹا پہلے کی بات ہے۔ اس کی بیوی نے اسے اس کی سیکریٹری کے ساتھ رنگے ہاتھوں پکڑا اور اس کے سینے میں دو گولیاں اُتار دیں۔ وہ سیکریٹری کو بھی نہ بخشتی لیکن سیکریٹری بے ہوش ہوگئی تھی۔ مسز ہاورڈ

اور سیکریٹری دونوں کو پولیس لے گئی اور میں یہ کاغذات نکال لایا۔

''کیسے کاغذات؟''

''یہ ہمارے معاہدے کے کاغذات ہیں۔'' ہینک نے کاغذات لہراتے ہوئے کہا۔ ''یہ تھا جیک کا ترپ کا اکا۔ اس لیے کہ ان کاغذات کی کوئی قانونی اہمیت نہیں۔ یہ کچا معاہدہ تھا۔''

''لیکن ہاورڈ ہمیں معقول حصہ دیتا رہا تھا۔'' وان نے کہا۔

''کم آمدنی میں سے نا۔ لیکن زیادہ آمدنی میں وہ ایسا نہ کرتا۔ اب خود ہی سوچ لو کہ اس نے تم سے کیا گفتگو کی تھی۔ وہ مجھے دودھ میں سے مکھی کی طرح نکال پھینکنا چاہتا تھا۔''

کیلی نے مداخلت کی۔ ''بہرحال، میں اور میرے ساتھی بے روزگار ہوگئے۔''

وان نے کچھ سوچنے کے بعد کہا۔ ''کیوں؟ تم جمنازیم چلا سکتے ہو۔ کسٹمر تمہارے پاس کافی ہیں۔

''نہیں بیٹے۔ میں بزنس کو سمجھ ہی نہیں سکتا۔ پتا نہیں کتنے لڑکوں کی فائٹس ہونے والی ہے۔ یہ بہت بڑا بکھیڑا ہے بیٹے۔''

ہینک نے کیلی کا کندھا تھپتھپایا۔ ''تم یہ سب مجھ پر چھوڑ دو۔ میرے ذہن میں ایک آئیڈیا ہے۔'' یہ کہہ کر وہ دروازے کی طرف لپکا۔

اخبارات ایک عرصے سے سنسنی خیز خبر کو ترسے ہوئے تھے۔ ان کے مزے ہوگئے۔ ہاورڈ کے قتل کی خبر ہر اخبار کے صفحہ اول پر تھی۔ تصاویر بھی چھپی ہوئی تھیں اور ہر اخبار نے واقعے کو چٹ پٹے انداز میں بیان کیا تھا۔ این ہاورڈ نے تحریری طور پر اپنے آں جہانی شوہر کے معاملات کی نگرانی کا کام ہینک کو سونپ دیا تھا۔

ہینک بہت تیزی سے کام نمٹانے کی کوشش میں بہت محنت کر رہا تھا۔ فائٹس کے انتظامات میں کوئی دشواری پیش نہیں آئی۔ جمنازیم کا بزنس چمک اٹھا تھا۔ اس شعبے کی دیکھ بھال کیلی بخوبی کر سکتا تھا اور کر رہا تھا۔ قتل کی چٹ پٹی خبر جمنازیم کے لیے پبلسٹی کا کام کر رہا تھا۔ ہینک راتوں رات بدل گیا تھا۔ وہ اب بہت مختلف آدمی تھا۔ چوکنا، ان تھک محنت کرنے والا...... تیزی سے فیصلے کرنے والا۔ پوکر کا ست رو کھلاڑی جیسے مر چکا تھا۔

جمنازیم سنبھالنے کے تیسرے دن اس نے ولکوکس سے فون پر طویل گفتگو کی۔

ریسیور کریڈل پر رکھتے ہوئے اس کے ہونٹوں پر ایک طمانیت بھری مسکراہٹ تھی۔ اس نے انگلیاں چٹخاتے ہوئے خودکلامی۔ ''کیوں نہیں...... ہاں، کیوں نہیں۔''

اسی شام اس نے وان کو فون کیا۔ ''ضروری چیزیں ایک بیگ میں بھرلو۔ ہم رات کی فلائٹ سے شکاگو جارہے ہیں، دو دن کے لیے۔ جلدی کرو وان۔''

اس کے بعد وہ جمنازیم کے ایک باکسر پریگر کی فائٹ کے انتظامات فائنل کرنے میں مصروف ہوگیا۔

ائرپورٹ کے ویٹنگ روم میں وان کی ملاقات لوشیا سے ہوگئی۔ ہینک اس وقت کاؤنٹر پر تھا۔ ''ہیلو وان لوگن! کہاں جارہے ہو؟ سرزمین سے اتنی بلندی پر ہونے کا یہ مطلب بھی نہیں کہ تم مجھ جیسی لڑکی کو نظرانداز کرگزرو۔''

وان ہنس دیا۔ ''دراصل میں کسی سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔'' اس نے جواب دیا۔ ''میں ہینک کے ساتھ شکاگو جارہا ہوں۔ تم کہاں جارہی ہو؟ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ تم یہاں ملوگی۔''

''کیوں بھئی؟ اتفاق سے ہم بھی شکاگو جارہے ہیں۔ میں اور میرا بھائی۔''

''بھائی؟ مجھے تو نہیں معلوم کہ تمہارا کوئی بھائی بھی ہے۔''

''ہے...... اور میں اس کے ساتھ کام کرتی ہوں۔ تم نے کبھی پوچھا ہی نہیں۔ تمہیں مجھ سے دلچسپی ہی نہیں تھی کہ مجھ سے میرے بارے میں کچھ پوچھتے۔ بے پروا کہیں کے۔''

''بچپن میں اس کے ایک گھوڑے نے لات رسید کردی تھی۔ میری سمجھ میں تو لڑکیوں سے بے نیازی کی یہی ایک وجہ آتی ہے۔''

وان نے پلٹ کر دیکھا۔ وہ ہینک تھا۔ ''یہ ہینک کونیلی ہے...... اور ہینک یہ ہیں مس مرسر۔'' اس نے جلدی سے کہا۔

''میں مس مرسر سے مل چکا ہوں۔'' ہینک بولا۔ ''یہ بے چاری کب سے تمہیں تعلیم دینے کی کوشش کررہی ہیں۔ ہے نا؟''

لوشیا مسکرائی۔ اسی لمحے ایک خوش لباس نوجوان اس کی طرف چلا آیا۔ وہ لوشیا کا بھائی تھا۔ لوشیا نے اسے وان اور ہینک سے متعارف کرایا۔

''مسٹر مرسر! آپ وکیل ہیں نا؟'' ہینک نے نوجوان سے کہا۔ ''میں نے کہیں آپ

کا تذکرہ سنا ہے۔''

''جی ہاں۔ میں وکیل ہوں۔'' نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ میری خوش قسمتی ہے۔ آپ میرا ایک معاملہ ہینڈل کرسکتے ہیں...... فوری طور پر مجھے ایک معاہدہ تیار کرانا ہے۔ بات کچھ ایسی ہے۔ مسٹر مرسر......'' ہینک کہہ رہا تھا۔

وان، لوشیا کو دیکھ کر مسکرادیا۔

دس منٹ بعد وہ جہاز میں پرواز کررہے تھے۔ چھوٹے سے کیبن میں آٹھ افراد تھے۔ ہینک اور مرسر، سر جوڑے بیٹھے تھے۔ مرسر کے سامنے ایک کاغذ رکھا تھا۔ وان کے برابر لوشیا بیٹھی تھی اور ایسا لگتا تھا کہ وہ سوگئی ہے۔ وان شرمیلی نگاہوں سے لوشیا کو دیکھتا رہا۔ سوتے میں وہ بہت کم عمر لگ رہی تھی۔ جانے کیسے اس میں جون کی شباہت آرہی تھی۔

اس شام جون اس کے پاس کچھ رقم مانگنے آیا تھا۔ بعد میں دونوں ایک ریسٹورنٹ میں جابیٹھے تھے کیوں کہ جون اسے اپنے اپارٹمنٹ میں لے جانے سے گریزاں تھا۔ کم ازکم وان نے تو یہی سمجھا تھا۔ جون پچھلے کچھ دنوں سے کچھ عجیب سا ہوگیا تھا۔ باربار رنگ بدلتا تھا۔ کبھی نروس نظر آتا، کبھی بے رحمی سے بات کرتا اور کبھی اس کا انداز دوستانہ ہوجاتا۔ اس نے اپنی بنائی ہوئی نئی دھن بھی وان کو سنائی تھی لیکن وان کو گزشتہ کچھ دنوں سے اندازہ ہورہا تھا کہ جون کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ اس کا بایاں رُخسار باربار پھڑک رہا تھا اور چہرہ بے رنگ ہوگیا تھا۔ وان نے سوچا تھا کہ جون کسی بہتر جگہ رہے تو شاید جلد ہی ٹھیک ہوجائے۔ اگر شکاگو والا معاملہ بن گیا تو مزید رقم...... زیادہ رقم......

لوشیا نے آنکھیں کھول دیں۔ ''کیا سوچ رہے ہو؟'' اس نے دھیرے سے پوچھا۔

وان مسکرایا اور اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگا۔ ''میں اپنے بھائی کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔''

لوشیا نے منہ پھیرلیا۔ ''اور اس کی نئی گرل فرینڈ کے بارے میں نہیں سوچا تم نے؟''

وان کا منہ حیرت سے کھل گیا۔ ''گرل فرینڈ...... کون گرل فرینڈ؟ مجھے اس سلسلے میں کچھ بھی معلوم نہیں۔''

'جس کے ساتھ وہ رہ رہا ہے میں راکیل موس کی بات کررہی ہوں۔''

''یہ...... یہ کتنی پرانی بات ہے؟''

لوشیا نے حیرت سے اسے دیکھا۔"میں سمجھی تھی، تمہیں معلوم ہوگا۔ میں نے انہیں ایک پارٹی میں دیکھا تھا۔ راکیل مجھے جانی پہچانی لگی۔ وہ یہودی ہے۔ پیانو بجاتی ہے۔"

"یعنی یہ اس کا پیشہ ہے؟"

"نہیں۔ وہ بائیں بازو کے اخبارات کے لیے مضامین لکھتی ہے۔"

وان چپ ہوگیا۔ اسے مایوسی بھی ہوئی تھی اور تکلیف بھی پہنچی تھی۔ جون کو اسے بتانا چاہیے تھا۔ اس نے سوچا، ممکن ہے یہ راکیل موسیقی کے سلسلے میں جون کی مدد کرتی ہو۔ مگر اسے خیال آیا کہ پچھلے کچھ عرصے سے جون کے اخراجات بڑھ گئے ہیں۔ اور پھر لڑکی کے بارے میں یوں چھپانا......

"میں نے پارٹی میں تمہارے بھائی کو وائلن بجاتے دیکھا تھا۔" لوشیا کہہ رہی تھی۔ "تم نے کبھی بتایا نہیں۔ میرے خیال میں وہ بہت اچھا وائلن بجاتا ہے۔ وہ تو مجھے جینیئس لگتا ہے۔"

"ہاں، وہ دوسروں سے مختلف ہے" وان نے کہا۔ پھر اچانک پوچھا۔ "یہ سفر کتنی دیر کا ہے؟"

"بس ایک گھنٹے کا سفر اور ہے۔"

"تم شکاگو بزنس کے سلسلے میں جا رہی ہو؟"

"نہیں۔ کل میرے والد کی سالگرہ ہے۔ اس موقع پر ہم ہمیشہ ان کے ساتھ ہوتے ہیں۔ تم بتاؤ، تم کتنے دن ٹھہرو گے۔ پھر کوئی ملاقات طے کر لی جائے۔"

"لیکن ہم دو دن سے زیادہ نہیں رُکیں گے۔ ممکن ہے، کل ہی ہماری واپسی ہو جائے۔ وان نے بتایا۔

لوشیا نے اسے بغور دیکھا۔ اس لمحے وہ بہت اچھا لگا۔ اس نے بہت سخت وقت گزارا تھا، جس کی وجہ سے وہ اپنی عمر سے بڑا لگتا تھا۔ لیکن تھا وہ لڑکا ہی۔ اور اس کا جڑواں بھائی! وہ جتنا چالاک تھا، اتنا ہی سفاک بھی تھا۔ شاید وقت کی سختیوں نے اس پر زیادہ گہرے نقش مرتب کیے تھے اس لیے کہ وہ تخیلاتی تھا...... آرٹسٹک تھا۔ وان مضبوط تھا۔ وہ ہمیشہ جون کی نگہبانی کرتا رہا تھا...... وہ اسے پالتا رہا تھا۔ اور اس کا صلہ کیا ملا تھا اسے؟ جون شاید ہی کبھی اس سے سیدھے منہ بات کرتا ہو۔ وہ تو وان کا مضحکہ اڑاتا تھا کہ وہ فائٹنگ کے ذریعے دولت

کماتا ہے۔ لوشیا، وان کو دیکھتی اور سوچتی رہی۔ یہ شخص کتنا خوبرو ہے لیکن چند برسوں میں یہ کھڑی ناک پچک جائے گی، چہرہ اتنا صاف ستھرا اور بے داغ نہیں رہے گا اور پھر اسے معلوم ہوگا کہ جون...... اس کا چہیتا بھائی اسے محض اپنی مقصد براری کے لیے استعمال کرتا رہا ہے۔ تب اسے اس سے زیادہ اذیت پہنچے گی، جتنی رنگ میں پٹنے سے، چہرہ بگڑنے سے پہنچے گی۔ اس لیے کہ یہ اذیت وقتی نہیں بلکہ مستقل ہوگی۔

وان اچانک بیدار ہوا۔ اس کی آنکھ لگ گئی تھی۔ اس نے کھڑکی سے باہر دیکھا۔ جہاز روشنیوں کے سمندر میں اُتر رہا تھا۔

✿ ✿ ✿

ولکوکس کے آراستہ و پیراستہ دفتر نے وان کو نروس کر دیا۔ ولکوکس نے انہیں دس منٹ انتظار کرایا، پھر وہ اپنے دفتر سے باہر آیا۔ اس نے ہینک کو تنقیدی نگاہوں سے دیکھا۔" آؤ لڑکو...... اندر چلو۔" اس نے مسکراتے ہوئے اپنے آفس کی طرف اشارہ کیا۔

ہینک اپنا ہیٹ گھٹنوں پر رکھے بیٹھا تھا۔ ولکوکس کے کچھ کہنے سے پہلے اس نے بولنا شروع کر دیا۔ وان حیرت سے اس کی باتیں سن رہا تھا۔ وہ نیا ہینک تھا۔ بدلا ہوا، پراعتماد ہینک۔ اس نے اپنی تجویز بغیر کسی توقف کے پیش کر دی۔ "وان کی صلاحیتوں کا تمہیں بھی اندازہ ہے مسٹر ولکوکس اور میں بھی جانتا ہوں کہ کسی بڑے آدمی کی مدد کے بغیر ہم اس میدان میں وہ کامیابی حاصل نہیں کر سکتے، جس کے مستحق ہیں۔ اب تم بتاؤ کہ تم کیا چاہتے ہو۔"

ولکوکس نے ایک گہری سانس لی۔ "تم اتنے پر یقین کیوں ہو کونیلی۔ میں نے ایسے بہت سے لڑکے دیکھے ہیں۔ دیو قامت لڑکے، جو ہٹ کرنا جانتے تھے۔ سوال یہ ہے کہ یہ پٹ کر کھڑا رہنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے یا نہیں۔ اور یہ تو تم بھی جانتے ہو کہ اب تک اس کی کوئی سخت آزمائش نہیں ہوئی۔"

"یہ لڑکا ڈینور میں جونی مورس کے ساتھ اسپیرنگ کر رہا تھا۔" ہینک نے بڑے اعتماد سے کہا۔ "تم اس کے بارے میں جونی کے منیجر رکس سے پوچھ سکتے ہو۔ رکس کوئی بے وقوف آدمی نہیں ہے۔ اور رکس اس لڑکے کے چکر میں تھا، اس لیے کہ وان نے جونی کے قدم اکھاڑ دیے تھے۔ اور یہ بھی سن لو کہ جونی غصے سے پاگل ہو رہا تھا۔ اس نے وان کو ناک آؤٹ کرنے کی ہر ممکن کوشش کر لی تھی۔ تم جانتے ہو کہ اگر میں اسے ڈینور سے نہ نکال لاتا تو یہ اس وقت

رکس کے پاس ہوتا۔''

''ہاں۔ میں نے سنا ہے۔''

''اور یہ بھی سن لو کہ یہ لڑکا عام باکسروں کی طرح عقل سے پیدل نہیں۔ تم نے یہاں شکاگو میں اس کی فائٹ دیکھی تھی۔ دیکھا تھا کہ لوگ پاگل ہو گئے تھے اس کے لیے!''

ولکوکس چند منٹ سوچتا رہا پھر اٹھا اور وان کے قریب کھڑا ہو گیا۔ ولکوکس اس کے کندھوں اور ہاتھوں کو بغور دیکھتا رہا۔ ''تم جانتے ہو، میں کیا کروں گا؟'' بالآخر اس نے کہا۔ ''میں اسے لارا سے لڑاؤں گا۔ اُسی رات، جب جونی مورس اور ہرمن کی فائٹ ہو گی۔ میں تمہیں ایک ہزار ڈالر دوں گا۔ اور وان جیت گیا تو ہم بزنس کی بات کریں گے۔ ٹھیک ہے؟ یہ سمجھ لو کہ لارا بہت سخت جان ہے۔'' اب وہ وان سے مخاطب تھا۔ ''وہ تمہارے لیے تر نوالہ نہیں ثابت ہوگا۔''

''مجھے منظور ہے مسٹر ولکوکس۔'' ہینک نے جلدی سے کہا۔ ''بلکہ میں تم سے شرط لگاتا ہوں کہ وان، لارا کو تین راؤنڈ کے اندر اندر ناک آؤٹ کر دے گا۔''

ولکوکس ہنس دیا۔ ''تم بھلے آدمی ہو کونیلی۔ میں نے پہلی بار تمہیں دیکھا تو تم مجھے اچھے آدمی نہیں لگے تھے۔ لیکن یہ پرانی بات ہے۔ میں تمہارے اعصاب کو داد دیتا ہوں۔ اب غور سے سنو۔ تمہارے پاس تیاری کے لیے تین ہفتے ہیں۔ اپنے لڑکے کو فائٹ سے ایک دن پہلے میرے پاس لے آنا۔ اب تم جاؤ، آج میں بہت مصروف ہوں۔''

ہینک اور وان باہر نکل آئے۔ سڑک پر چلتے ہوئے ہینک نے ہنس کر کہا ''لو بن مانس...... تمہیں تمہارا چانس مل گیا۔''

وان نے کندھے جھٹک دیے۔ ''ایک ہزار ڈالر کو اتنی اہمیت دے رہے ہو! یاد ہے پچھلی فائٹ کے ہمیں پانچ سو ڈالر ملے تھے۔''

''بے وقوف آدمی، بات رقم کی نہیں۔ سوچو تو، تمہاری فائٹ کے بعد جونی مورس کی فائٹ ہو گی۔ ولکوکس اسپورٹس رائٹر کو تمہارے اور مورس کے پہلے تصادم کے متعلق بتائے گا۔ وہ کہے گا کہ جونی مورس تم سے نفرت کرتا ہے۔ یہ سوئیاں چبھونے والا معاملہ ہے وان۔ ولکوکس بہت تیز آدمی ہے۔ وہ بہت آگے کی سوچ رہا ہے لیکن پہلے تم پر پوری طرح یقین کرنا چاہتا ہے۔ اسی لیے تمہیں لارا سے لڑا رہا ہے۔ میں لارا سے واقف ہوں۔ وہ بہت سخت جان اور پھرتیلا ہے۔ اس کے دونوں ہاتھ یکساں تیزی سے چلتے ہیں۔ اگر تم نے اسے شکست دے دی تو یقین

کرو، ولکوکس تمہیں جونی مورس سے لڑا کر رہے گا اور زبردست آمدنی ہو گی۔ اس شہر میں تمہارے مداحوں کی تعداد کم نہیں ہے وان۔''

وان کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ ''جونی مورس؟ لیکن وہ تو ہرمن سے جیتنے کی صورت میں ٹائٹل کا دعوے دار ہو گا۔''

ہینک ہنسا ''اور تم نے لارا کو گرا دیا تو تم بہت بڑی خبر بن جاؤ گے۔ ہار گئے تو سال دو سال کے لیے تم واش آؤٹ۔ یہ ہے صورتِ حال۔ یہ تمہاری زندگی کا سب سے بڑا چانس ہے بیٹے۔''

✿ ✿ ✿

''تم کب واپس جا رہے ہو؟ لوشیا نے پوچھا۔

وان بہت ناخوش نظر آ رہا تھا۔ ''دو گھنٹے بعد۔'' اس نے جواب دیا۔

بہت دیر ہو گئی تھی۔ ریسٹورنٹ تقریباً خالی ہو چکا تھا۔ دونوں ایک دوسرے کو دیکھے جا رہے تھے۔ بالآخر وان نے کہا۔ ''تو تم چار دن بعد واپس آؤ گی۔ پھر ہم وہیں ملیں گے۔ ہے نا؟''

''کیوں نہیں۔''

وان کا چہرہ تمتما اٹھا۔ اس نے ایک سگریٹ سلگائی اور گہرا کش لینے کے بعد کہا۔ ''دراصل میں ایسے لوگوں سے محروم ہوں، جن سے بات کر سکوں......''

''کیوں...... جون ہے تو......'' لوشیا کے لہجے میں تلخی اُبھر آئی۔

''ہاں، لیکن وہ مصروف بہت ہے اور اس کے کام کی اہمیت ہے۔'' وان نے صفائی پیش کی۔ ''وہ مجھے وقت کہاں دے پاتا ہے۔ ہینک ہے۔ وہ بہت اچھا آدمی ہے۔ وہ مجھے اچھا لگتا ہے لیکن عمر میں مجھ سے بڑا ہے۔ اس کی اور میری پسند ناپسند میں بڑا فرق ہے۔ اور ہاں...... ہینک کو جون سے نفرت ہے۔'' اس نے لوشیا کو حیران دیکھا تو ایک لمحے کے توقف کے بعد بولا۔ ''وہ کبھی کبھی جون کے بارے میں بے حد خراب باتیں کرتا ہے لیکن میں کوئی توجہ نہیں دیتا کیونکہ وہ غلطی پر ہے۔ اور دیکھو لوشیا، میں تم سے زیادہ ملنا چاہتا ہوں۔ تم...... تم...... دراصل تم...... بات یہ ہے کہ مجھے تم سے باتیں کرنا اچھا لگتا ہے۔ میں تمہاری موجودگی میں خود کو عجیب سا...... اجنبی سا محسوس نہیں کرتا۔ ورنہ میں جانتا ہوں کہ میں سب کو اجنبی...... عجیب سا لگتا

ہوں۔ کبھی کبھی میں سوچتا ہوں، کاش میں ایک عام سا آدمی ہوتا۔ اتنا لمبا چوڑا نہ ہوتا۔''

لوشیا حیران رہ گئی۔ وہ وان کو اتنا محسوس کرنے والا نہیں سمجھتی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ وان درست کہہ رہا ہے۔ خود اس کے دوست ڈڈلے اور بارکر وغیرہ وان کو عجوبہ سمجھ کر اس سے ملتے تھے۔ ''دیکھو وان لوگن' مجھے تو تم بہت شاندار آدمی لگتے ہو۔'' اس نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اسی لیے تو لوگ تمہیں گھورتے ہیں۔ اور تم نے زندگی کو بہت قریب سے دیکھا ہے۔ جو کچھ تم جانتے ہو، دیکھ چکے ہو، ڈڈلے، بارکر اور دوسرے لوگ صرف اس کا تصور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تم ان سے برتر ہو۔''

وان کا چہرہ تمتما اٹھا۔ اس نے گھڑی میں وقت دیکھا۔ ''اب میں چلتا ہوں۔ ہینک میرا منتظر ہوگا۔''

دونوں ریسٹورنٹ سے نکل آئے۔ لوشیا نے مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

''گڈ بائی وان۔ چار دن بعد میرے آفس فون کر لینا۔ اور ہاں...... اتنے خوشگوار وقت کے لیے شکریہ۔''

''گڈ بائی۔'' وان نے کہا۔ ''میں تمہیں فون کرلوں گا لیکن اب میری ٹریننگ شروع ہو جائے گی۔ اگلے ہفتے میری ایک فائٹ ہے۔ ہاورڈ کی ترتیب دی ہوئی آخری فائٹ۔ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہوگا، پھر بھی ہم تھوڑی بہت تفریح تو کرسکیں گے۔'' وہ اچانک مسکرایا پھر ہاتھ چھڑا کر چل دیا۔

لوشیا آپ ہی آپ مسکرا رہی تھی۔ ''ہاں وان، تفریح تو ہم ضرور کریں گے۔'' وہ بڑبڑائی۔ برابر گزرتا ہوا راہ گیر اسے عجیب سی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

✲ ✲ ✲

ہینک لابی میں اس کا منتظر تھا۔ ''تم نے بہت دیر کردی بیٹے۔'' اس نے وان کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ''چلو..... آج ایک پرانا حساب بے باق کرنا ہے۔''

''کیسا حساب؟'' وان نے حیرت سے پوچھا۔

''یاد ہے، جونی مورس کے مالشیے نے پہلی ملاقات میں شکاگو کے اولسن بار کے حوالے سے مجھ پر طنز کیا تھا۔ بعد میں، میں نے تمہیں بتایا تھا کہ میں نے گلے میں سے رقم نکال لی تھی اور وہاں سے نکل آیا تھا۔''

''مجھے یاد ہے۔''

''بس...... یہ وہی معاملہ ہے۔ ہینک نے کہا اور اس کا ہاتھ تھام کر ہوٹل کے دروازے کی طرف چل دیا۔

اولسن بار ایک چھوٹی ذیلی سڑک پر واقع تھا۔ وہ ایک لمبا، نیم تاریک کمرا تھا۔ ایک دیوار کے ساتھ ماربل ٹاپ کا کاؤنٹر تھا۔ بار تقریباً بھرا ہوا تھا۔ اس کی فضا سگریٹ کے دھوئیں سے بوجھل تھی۔ کاؤنٹر کے پیچھے دو آدمی تھے۔ ان میں سے ایک بہت موٹا گنجا تھا۔ دوسرا مختصر جثے والا تھا اور یہودی لگتا تھا۔

ہینک سیدھا موٹے کی طرف گیا۔ اس نے اپنا ہیٹ اُتارتے ہوئے کہا۔ ''ہیلو مسٹر اولسن!''

موٹے نے چونک کر اسے دیکھا۔ اگلے ہی لمحے اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہوگیا۔ اس نے ٹوٹی پھوٹی انگلش میں کہا۔ ''تم یہاں کیوں آئے ہو خبیث؟''

ہینک نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔ ''میں تمہارا قرض چکانے آیا ہوں۔ یاد ہے نا؟''

موٹے نے ایک جانب سر جھٹکا۔ بار کے دروازے کے قریب موجود دو آدمی دروازے کی طرف بڑھے اور انہوں نے دروازہ بند کردیا۔

ہینک نے نوٹوں کی چھوٹی سی گڈی کاؤنٹر پر ڈال دی۔ موٹے نے نوٹوں کو اٹھا کر گنا اور اپنی جیب میں رکھ لیا۔ پھر اس نے ہینک کو غور سے دیکھا۔ ''میرا جی چاہتا ہے، تمہارا منہ توڑ دوں۔ بڑا حوصلہ ہے تمہارا کہ یوں منہ اٹھائے یہاں چلے آئے۔'' وہ غرایا۔

کمرے میں سناٹا چھا گیا۔ ''ہاں...... میں اتنا ہی حوصلہ مند ہوں۔'' ہینک نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تم یہاں شکاگو میں کیا کررہے ہو؟''

''میں یہاں ولکوکس سے ملنے آیا ہوں...... وہ جو باکسنگ کے مقابلے کراتا ہے۔ جانتے ہو اسے؟''

دروازہ بند کرنے والوں میں سے ایک ان کے قریب ہوگیا۔ اس کے چہرے پر زخموں کی ان گنت یادگاریں تھیں۔ ''تم ولکوکس کو کیسے جانتے ہو؟'' موٹے نے پوچھا۔

"ولکوکس میرا پارٹنر ہے۔ سمجھے کچھ؟ اب میں پہلے والا ہینک نہیں۔ امید ہے، یہ سن کر تمہیں خوشی ہوئی ہوگی۔"

"اب تم یہاں سے دفع ہوجاؤ۔"

"ضرور۔ میں تمہارا قرض لوٹانے آیا تھا۔ لیکن اب تو اس شہر میں میرا آنا جانا رہے گا۔"

اولسن کا چہرہ غصے سے بگڑ گیا۔"اوہ...... تو اب تم بڑے آدمی ہو۔ فائٹ بزنس میں ہو۔ تم اور ولکوکس بزنس پارٹنر ہو۔ تم گھٹیا ڈش واشر...... تم یہاں میری توہین کرنے آئے ہو۔ میں وہ ہوں، جس نے تمہیں پالا، سہارا دیا اور تم نے میرے یہاں چوری کی......"

"تم نے مجھے پالا!" ہینک نے زہریلے لہجے میں کہا۔"تم مجھے اتنی ادائیگی کرتے تھے کہ میرے پیٹ کی آگ پوری طرح کبھی نہیں بجھی۔ تم سلوک میرے ساتھ کتوں کا سا کرتے تھے۔ میں نے تمہارے گلے سے جو کچھ لیا، وہ میرا حق تھا۔ اور میں نے چرایا کیا تھا...... صرف تیس ڈالر! مجھے تو اس بے چارے سے ہمدردی ہے، جس نے میری جگہ لی ہوگی۔ مجھے ان لوگوں سے بھی ہمدردی ہے، جو یہاں آکر پانی ملی شراب پیتے ہیں۔ یہ۔ یہ کچھ میں تم سے کہنے کے لیے برسوں تڑپا ہوں۔ چربی کے ٹب۔"

دروازہ بند کرنے والوں میں سے ایک عقب سے ہینک کی طرف بڑھا۔ اس کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی۔ وان نے اس کے کندھے پر تھپکی دی۔"کوئی حماقت نہ کرنا۔" اس نے سخت لہجے میں کہا لیکن اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ ہینک نے یہاں آکر بہت بڑی حماقت کی تھی۔

اس شخص نے پلٹ کر وان کو دیکھا۔ اسی وقت کسی نے کہا۔"رہنے دو جو! میں اسے جانتا ہوں۔ یہ ریڈ لوگن ہے۔ میں نے اس کی فائٹ دیکھی تھی۔ ہیرو بننے کی کوشش نہ کرنا جو۔"

ہینک پلٹا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وان اس کے پیچھے تھا۔ دروازے پر پہنچ کر ہینک نے مڑ کر دیکھا۔"بائی اولسن...... اپنے جہنم میں جلتے رہو۔"

وہ ٹیکسی میں بیٹھ کر ائر پورٹ چل دیے۔ راستے میں وان نے ہنستے ہوئے کہا۔"یہ کیا حماقت تھی ہینک۔ تم نے تیس ڈالر بھی گنوائے اور چہرہ بگڑوانے کا خطرہ بھی مول لیا۔"

ہینک نے آنکھیں بند کیں اور پشت گاہ سے ٹیک لگالی۔"بیٹے...... یہ لمحے میرے لیے بہت قیمتی تھے۔" اس نے پرسکون لہجے میں کہا۔"اولسن نے جس طرح میرا استحصال

کیا ہے، میں اسے نہیں بھول سکتا۔ وہ بہت گھٹیا آدمی ہے۔ میری آرزو تھی کہ اسے یہ بات اس کے منہ پر بتاؤں۔"

"تو اب بوجھ ہلکا ہوا تمہارا؟"

"ہاں۔ میں بہت اچھا محسوس کررہا ہوں۔ ویسے اب میں سوچتا ہوں کہ یہ حماقت تھی۔ خاص طور پر تمہیں یہاں ساتھ لاکر خطرے میں ڈالنا......"

✿ ✿ ✿

فلیٹ میں راکیل اور اس کے دوست موجود تھے۔ جون کے ہاتھ میں وائلن تھا اور راکیل پیانو پر بیٹھی تھی۔ جون نے ابھی ابھی ایک لازوال دُھن ختم کی تھی...... موزارٹ کا شاہ کار۔ لیکن وہ بہت برہم تھا۔ راکیل پیانو پر اس کا ساتھ نہیں دے پائی تھی۔ اور دیگر لوگ، جو یوں سناٹے میں بیٹھے تھے جیسے دُھن نے ابھی تک اپنے طلسم میں جکڑ رکھا ہو، درحقیقت اداکاری کررہے تھے۔ جون جانتا تھا کہ انہیں موسیقی کا شعور ہی نہیں۔ وہ نہیں جانتے تھے کہ اس نے کتنی عظیم دُھن بجائی ہے۔ وہ غصے سے کھولتا رہا۔ بالآخر راکیل پر برس پڑا۔

راکیل مسکراتی رہی۔ وہ بچوں کی سی معصوم مسکراہٹ تھی۔ وہ مسکراہٹ ہی اس کا پردہ تھی۔ وہ غصے میں ہوتی، تب بھی مسکراتی رہتی۔ دیکھنے میں وہ بہت نرم، بہت میٹھی لڑکی تھی لیکن یہ صرف اس کا ظاہر تھا۔ اندر سے وہ بہت سخت تھی۔

جب سے راکیل نے جون کے ساتھ رہنا شروع کیا تھا، اس کے دوستوں کی فوج فلیٹ میں بھری رہتی تھی۔ اور اس کے دوست...... وہ سب خوشحال گھرانوں کے لوگ تھے، جو فیشن کے طور پر کمیونزم کی بات کرتے تھے! اور عجیب بات یہ تھی کہ راکیل کے دوستوں میں زیادہ مرد تھے۔ اس کے خوبصورت انداز واطوار کے باوجود عورتیں اسے ناپسند کرتی تھیں۔ راکیل کے ان دوستوں نے کارل مارکس کو کبھی نہیں پڑھا تھا لیکن وہ بات بات پر اس کے حوالے دیتے تھے۔ وہ سب تنقید برائے تنقید کے قائل تھے۔ معاشی ناہمواری اور بے انصافی کے مسئلے کا ان کے پاس کوئی حل نہیں تھا۔

جون نے وائلن پیانو کے پاس رکھ دیا۔ اگر اس کے پاس پیسے ہوتے تو وہ گھر میں اتنا برا وقت گزارنے کے بجائے کہیں باہر جاتا۔ رقم...... رقم...... رقم...... خدایا! اس کی کمی مستقل کیوں ہے، وہ سوچ رہا تھا۔ میں فنکار ہوں۔ مجھے اچھی زندگی گزارنے کا حق حاصل ہے۔ اور

وہ الو کا پٹھا...... جاہل ہینک کونیلی۔ اسے دھیل میں سونے کی کان مل گئی ہے۔ وہ وان کو لڑواتا اور خود عیش کرتا ہے، جون اپنی دُھنوں کی کاپی کی ورق گردانی کرتا رہا۔ وہ اس وقت بہت اُداس تھا۔ ٹھیک تو ہے۔ اب موسیقی کی کسے پروا ہے۔ ہاں...... فائٹ دیکھنے کے لیے بھاری رقم خرچ کی جاسکتی ہے مگر اس نے فوراً ہی اس خیال کو جھٹک دیا۔ ایسی بات نہیں، اچھی دُھن ہو تو لوگ شوق سے سنتے ہیں۔ ان پر اثر ہوتا ہے۔

بلڈنگ کی صفائی کرنے والا کمرے میں آیا اور اس نے جون کو اشارہ کیا۔ جون اس کے پاس آیا۔ ''مسٹر لوگن، آپ کا فون ہے'' صفائی کرنے والے نے بتایا۔

جون نیچے گیا اور اس نے ریسیور اٹھا کر ہیلو کہا۔ دوسری طرف وان تھا۔ جون اس کی بات سن کر سر ہلاتا رہا، پھر اس نے کہا۔ ''ٹھیک ہے، آجاؤ۔''

اوپر جاتے وقت جون کا موڈ بہتر ہوگیا۔ کیسی عجیب بات تھی۔ آڑے وقتوں میں ہمیشہ وان کا فون آجاتا تھا...... جیسے اُسے پتا چل جاتا ہے کہ جون کسی مشکل میں ہے۔ ''میرا بھائی یہاں آرہا ہے۔ اس نے اوپر جا کر اعلان کیا۔

''بہت اچھی بات ہے۔'' راکیل مسکرائی۔ ''مجھے اس سے ملنے کا بڑا شوق ہے۔''

''آج اس کی فائٹ ہے۔ وہ یہاں مجھ سے ملنے آرہا ہے۔''

راکیل کے دوستوں میں سے ایک نوجوان حیرت زدہ نظر آنے لگا۔

''تو کیا تمہارا بھائی باکسر ہے؟''

جون ہنسنے لگا۔ ''صرف باکسر نہیں، وہ ایک اہم خبر بھی ہے۔ لیکن تم شاید اخبار نہیں پڑھتے۔''

''وہ دس منٹ کی پٹائی کا اتنا معاوضہ لیتا ہوگا کہ ایک مزدور کو ایک ماہ کی محنت شاقہ کے عوض بھی نہیں ملتا ہوگا۔'' نوجوان نے تپ کر کہا۔

''تو تم بھی کوشش کر دیکھو۔'' جون نے اس کا مضحکہ اُڑایا۔

نوجوان کا چہرہ سرخ ہوگیا۔ ''یہ خالص بورژوائی سوچ ہے۔ تمہیں نہیں معلوم کہ روس میں......''

''خدا کی پناہ! تم لوگ روس کے حوالے کے بغیر بات ہی نہیں کر سکتے۔'' جون نے اس کی بات کاٹ دی۔ ''روس تمہارے لیے مقدس سرزمین ہے! تم امریکی ہو، امریکا کی بات

کیوں نہیں کرتے؟''

''مائیکل لوگن کے بیٹے کے منہ سے یہ بات عجیب لگتی ہے'' نوجوان نے طنز کیا۔

جون کا چہرہ سپید پڑ گیا۔ اس نے غصہ چھپانے کے لیے منہ پھیر لیا۔ راکیل مسکراتے ہوئے اس کا بازو تھپتھپانے لگی۔ ''آج تم کچھ پریشان ہو۔''

تھوڑی دیر بعد وان آگیا۔ کمرے میں موجود لوگ اسے حیرت سے دیکھ رہے تھے۔ جون نے راکیل کا اس سے تعارف کرایا۔ ''یہ راکیل ہے...... اور یہ لوگ راکیل کے دوست ہیں۔''

راکیل مسکرائی۔ وہ بے جھجک وان کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔ ''آپ کا چرچا سنا ہے۔ آیئے نا...... پلیز، تھوڑی دیر بیٹھیں۔''

''وہ...... میں...... دیکھیں، میں چند منٹ سے زیادہ نہیں رُک سکتا۔'' وان گڑبڑا گیا۔ ''آپ مائنڈ نہ کیجئے گا۔ مجھے جون سے کچھ بات کرنی ہے۔''

''کوئی مائنڈ نہیں کرے گا۔'' جون نے خشک لہجے میں کہا۔ ''آؤ...... بیڈروم میں آجاؤ۔''

بیڈروم میں دونوں بیڈ کی پٹی پر ٹک کر بیٹھ گئے۔ چند لمحے دونوں خاموش رہے پھر وان نے نظریں اٹھاتے ہوئے کہا۔ ''ان لوگوں کے ساتھ تمہارا رویہ اچھا نہیں تھا۔''

''چھوڑو وان باتوں کو۔ ان لوگوں کو دیکھ کر میرا جی متلاتا ہے۔''

''پھر بھی......''

''شٹ اپ وان۔''

''ٹھیک ہے۔ میں اب کچھ نہیں کہوں گا۔ جو چاہو، کرتے پھرو۔ مجھے کیا۔''

''تم اپنی سناؤ، ٹھیک تو ہو۔''

''نہیں۔ میں بہت نروس ہوں۔ تمہیں دیکھ کر بہتر محسوس کر رہا ہوں جون۔ تم کبھی کبھی کیمپ آجایا کرو نا۔'' وان کے لہجے میں التجا تھی۔

''جیسے تمہیں کام کرنا ہوتا ہے، مجھے بھی کرنا ہوتا ہے۔ میں بے کار نہیں ہوں نا۔'' جون نے بے رُخی سے کہا۔

وان سر کو تفہیمی جنبش دے کر رہ گیا۔ ''ٹھیک کہہ رہے ہو۔ اچھا...... آج رات فائٹ

دیکھنے بھی نہیں آسکتے؟''

جون سوچ میں پڑ گیا۔ وہ راکیل کے دوستوں کے بارے میں سوچ رہا تھا۔''میں دراصل...... خیر، میں آجاؤں گا۔ ضرور آؤں گا۔'' بالآخر اس نے کہا۔

وان مسکرایا اور اٹھ کھڑا ہوا۔''بہت شکریہ جون۔ مجھے امید تو نہیں تھی۔ دیکھو اب مجھے جانا ہے۔ باہر کیلی کار لیے کھڑا ہے۔ تم ہمارے ساتھ ہی چلو نا۔ ڈریسنگ روم میں بیٹھے رہنا۔''

اور ہینک...... یاد ہے، وہ پچھلی بار مجھ پر برس پڑا تھا۔''

وہ کنساس گیا ہوا ہے...... پریگر کے ساتھ۔ پریگر کی وہاں فائٹ ہے نا۔''

چلو پھر...... میں بھی چلتا ہوں۔''

وہ باہر جانے لگے تو کسی نے کچھ نہیں کہا۔ البتہ راکیل، وان کو دیکھ کر مسکرائی۔

''پھر آنا مسٹر لوگن۔'' اس نے کہا۔ اس نے جون کی طرف نہیں دیکھا۔ جون جانتا تھا کہ وہ ناراض ہے۔ زینوں سے اُترتے ہوئے وان نے کہا۔''پیاری لڑکی ہے۔'' جون نے کچھ نہیں کہا۔ بس مسکرا دیا۔

* * *

جون واپس آیا تو راکیل اکیلی تھی۔ وہ شب خوابی کا لباس پہنے بستر میں بیٹھی کوئی کتاب پڑھ رہی تھی۔ جون ڈیڑھ گھنٹے میں واپس آگیا تھا۔''بہت جلدی آگئے۔'' راکیل نے کہا۔

جون مسکرایا۔''ہاں۔ معاملہ بہت جلدی نمٹ گیا۔ وان جیت گیا۔''

''آج تمہارا رویہ بہت خراب تھا۔'' راکیل بولی۔''تمہیں یہاں آنے والوں کے ساتھ اپنا رویہ تبدیل کرنا ہوگا۔''

''میں نہیں چاہتا کہ کوئی یہاں آئے۔ میں صرف تمہیں چاہتا ہوں۔''

راکیل نے اس کی طرف دیکھا اور فوراً ہی نظریں جھکالیں۔''سچ کہہ رہے ہو؟''

نہیں...... تم بہت کمینے آدمی ہو۔''

جون اس پر جھک گیا۔ اب وہ مسکرا رہی تھی لیکن اس کے انداز میں سپردگی کے بجائے مزاحمت تھی۔''کیا بات ہے؟'' جون نے پوچھا۔

وہ اسی لمحے کی منتظر تھی۔''تمہارا بھائی بہت زبردست آدمی ہے۔'' اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔''تم اس کے ساتھ کھڑے ہوئے بہت عجیب لگ رہے تھے۔''

جون دور ہٹ گیا۔ اس کے رُخسار میں کوئی نس پھڑکنے لگی۔ وہ لباس تبدیل کرنے کے لیے چلا گیا۔ واپس آیا تو راکیل سو چکی تھی۔ کسی میگزین سے پھاڑی گئی وان کی تصویر اسے اپنا منہ چڑاتی محسوس ہو رہی تھی۔ وہ اسے گھورتا رہا۔ اس کے ہاتھ بُری طرح لرز رہے تھے۔

* * *

لوشیا کار ڈرائیو کر رہی تھی۔ وان اس کے برابر بیٹھا تھا۔ وہ شہر کو پیچھے چھوڑ آئے تھے اور اب مضافاتی علاقے میں سفر کر رہے تھے۔ دونوں خاموش تھے...... اپنی اپنی سوچ میں گم۔ بالآخر لوشیا نے پوچھا۔''تم کل کس وقت جا رہے ہو؟''

''صبح دس بجے کی فلائٹ ہے۔ وائٹی اور کیلی میرے ساتھ ہوں گے۔ لیکن سچ یہ ہے کہ میں اس بارے میں سوچنا نہیں چاہتا۔''

''لیکن وان لوگن، آنکھیں موند لینے سے حقیقتیں مٹ تو نہیں جاتیں۔'' لوشیا بولی۔

''ہینک پہلے ہی شکاگو جا چکا ہے۔ وہ اور ولکوکس پبلسٹی کے سلسلے میں مصروف ہیں۔''

لوشیا ہنسنے لگی۔''چند پلے کارڈز تو میں نے بھی دیکھے ہیں۔ آہنی مکے والا سینٹ لوئیس کا سرخ دیو...... ریڈ لوگن کی کامیابیوں کا نہ رُکنے والا سلسلہ وغیرہ وغیرہ۔ سچ تو یہ ہے کہ یہ سب کچھ پڑھ کر میں تمہاری فین ہوتی جا رہی ہوں۔''

''مجھے اپنے لیے ریڈ لوگن سن کر ہنسی آتی ہے۔ یہ تو میرے ڈیڈی کو کہا جانا چاہیے تھا اس لیے کہ وہ سرخ تھے۔''

''وہ بہت جان دار آدمی تھے۔ قد چھوٹا، جسم بھاری، نہایت چمک دار آنکھیں۔ وہ مجھ سے اور جون سے مذاق کرتے رہتے تھے لیکن دوسروں کے ساتھ سنجیدہ رہتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ وہ بہت اچھے مقرر ہیں لیکن ہم کبھی ان کی تقریر سننے نہیں گئے۔ مجھے وہ بہت اچھے لگتے تھے۔ انہوں نے ہمیشہ میرے ساتھ اچھا سلوک کیا...... بہت محبت کی۔''

''اور جون؟''

''جون کبھی کبھی ان سے جھگڑتا تھا لیکن ڈیڈی نے کبھی بُرا نہیں مانا۔ وہ کہتے تھے کہ جون تمہاری ماں جیسا ہے۔ ماں بھی نروس ٹائپ تھیں۔ جون ان کے لیے ماں کی یادگار تھا۔''

انہوں نے کار روکی تو سہ پہر ہو چکی تھی۔ چہل قدمی کرتے ہوئے وان میں لڑکیوں کا سا بےفکراپن آ گیا۔ وہ سیٹی بجا رہا تھا، ہنس رہا تھا۔ وہ چہل قدمی کرتے رہے۔

وہ کار کی طرف واپس آئے تو لوشیا نے اچانک اس کی کلائی تھام لی اور اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔ ''وان، بات سنو۔ تم کیوں......'' اس نے جملہ نامکمل چھوڑ کر یوں منہ پھیر لیا جیسے رونے والی ہو۔

وان نے اُلجھی ہوئی نظروں سے اسے دیکھا۔ ''کیا بات ہے لوشیا؟''

''کوڑھ مغز...... میں تمہیں اچھی نہیں لگتی کیا؟''

''تم جانتی ہو کہ میں تمہیں پسند کرتا......''

''تو پھر تم نے آج تک مجھے پیار کیوں نہیں کیا؟''

وان نے اسے باہوں میں بھر لیا۔ اس کا انداز عجیب سا تھا...... بے ڈھنگا سا۔

''اچھا...... کہیں بیٹھ جاؤ۔'' لوشیا بولی۔ ''میں تم سے باتیں کرنا چاہتی ہوں۔''

دونوں کار کے بونٹ پر چڑھ کر بیٹھ گئے۔ ''پتا نہیں ایسا کیوں ہوا۔ میں خود کو مجرم محسوس کر رہا ہوں۔'' وان صفائی پیش کرنے لگا۔ ''تم مجھے......''

''وان، تم بہت بے وقوف ہو۔ تم اپنی فائٹس اور اپنے بے وقوف بھائی کے سوا کچھ نہیں سوچتے۔ سوچو...... تم کس لیے جی رہے ہو۔ خود کو...... اور مجھے موقع تو دو۔''

وان نے دونوں ہاتھوں سے تھام کر اس کا چہرہ اپنی طرف گھمایا۔ ''پتا ہے...... پہلی ملاقات سے ہی میں تمہارا دیوانہ بن گیا تھا لیکن لوشیا، میں اور تم ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ میں بس ایک بے وقوف فائٹر ہوں۔ موقع ملا تو میں کافی دولت کماؤں گا مگر یہ سلسلہ زیادہ سے زیادہ چند برس چلے گا۔ پھر کیا ہوگا؟ مجھے اپنے ٹوٹے پھوٹے چہرے کے ساتھ رہنا اور اپنی بچت پر گزارا کرنا ہوگا۔ یا پھر مجھے وہ کرنا پڑے گا جو کیلی کر رہا ہے۔ میں تو پاگل ہو جاؤں گا۔''

''یہی تو میں بھی سوچتی ہوں۔'' لوشیا نے کہا۔ ''میں بہت خود غرض ہوں اسی لیے مجھے تمہاری فائٹنگ سے نفرت ہے۔ میں سوچتی ہوں، ہمارا مستقبل کتنا غیر محفوظ ہے۔ میں سوچتی ہوں تو ڈر جاتی ہوں۔ وان...... وان، تم مجھ سے محبت کرتے ہو نا۔ ہے نا؟ بس...... جب میں گھبراتی ہوئی تو اسی ایک بات پر تکیہ کرتی ہوں۔ یہی ایک بات سب سے اہم لگتی ہے مجھے۔''

وان کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ ''میں بدھ کو واپس آؤں گا۔ تب ہم سب کچھ طے کر لیں گے۔ میرا خیال ہے، مجھے تمہارے والد یا بھائی سے بات کر لینی چاہیے۔ یہ مناسب طریقہ ہوتا ہے نا؟''

''تم بہت سیدھے آدمی ہو وان۔'' لوشیا نے ہنستے ہوئے کہا۔ ''تمہارے ساتھ خوب گزرے گی، بہت لطف آئے گا۔ بس اس ایک بات پر یقین ہے میرا۔ آؤ، اب واپس چلیں۔''

* * *

جونی مورس مالش والی ٹیبل پر بیٹھا تھا۔ کمرے میں اس کے علاوہ اس کا منیجر رکس، اس کے چار ہینڈلر اور ایک اسپورٹس رائٹر موجود تھے۔ ساتواں آدمی پروموٹر کا نمائندہ تھا۔ باہر مجمع چیخ رہا تھا۔ وہ آوازیں ڈریسنگ روم تک آ رہی تھیں۔ آوازیں بڑھیں تو جونی نے جو سے کہا۔ ''جاؤ...... دیکھ کر آؤ، رنگ میں کیا ہو رہا ہے۔''

جو کے ساتھ اسپورٹس رائٹر بھی چلا گیا۔ جونی اپنے گھٹنے ملنے لگا۔ ہینڈلر باتیں کر رہے تھے لیکن وہ انہیں نہیں سن رہا تھا۔ ایسے میں کوئی اسے دیکھتا تو یہی سمجھتا کہ وہ نروس ہے لیکن ایسا نہیں تھا۔ اس کی آنکھیں خلا میں کس چیز کو گھور رہی تھیں۔ وہ اس لمحے کسی مشین کی طرح تھا...... جذبات سے عاری!

چار پانچ منٹ بعد جو واپس آیا۔ وہ ہیجانی کیفیت میں تھا۔ ''یہ...... وہ لوگن ہے۔ وہی لوگن...... سینٹ لوئیس والا۔''

''کیا مطلب؟ کیا ہو رہا ہے؟'' جونی نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔

''گارڈنر کو جانتے ہو نا؟ اس نے مجھے بتایا کہ پہلے راؤنڈ میں لارا نے لوگن کی زبردست مرمت کی۔ دوسرے راؤنڈ میں کہیں جا کر لارا کے بھی ہاتھ لگے۔ لوگن نے اس کے ایک زبردست رائٹ ہک رسید کی۔ دوسرا راؤنڈ قیامت کا تھا جونی...... اور ایک بات بتاؤں۔ میں نے لارا کو غور سے دیکھا۔ وہ ڈرا ہوا لگ رہا تھا۔''

رکس ہنسنے لگا۔ ''کیسی مضحکہ خیز بات ہے۔''

جونی اسے گھور کر دیکھا۔ اسی وقت باہر سے آنے والی آوازیں بہت بلند ہو گئیں۔ لگتا تھا، لوگ پاگل ہو گئے ہیں...... اُٹھ کر کھڑے ہو گئے ہیں۔ ذرا دیر بعد ایک شخص بھاگتا ہوا آیا اور اس نے دروازہ کھولا۔ ''اب پانچ منٹ میں تیار ہو جاؤ جونی۔''

جونی نے اسے پکارا۔ ''اے...... بات سنو...... ایک منٹ۔''

وہ پلٹ آیا۔ اس کا چہرہ ہیجانی کیفیت میں تمتما رہا تھا۔ ''جی...... کیا بات ہے؟''

''فائٹ کون جیتا؟''

''وہ...... ریڈ لوگن۔ اس نے تیسرے راؤنڈ کے آخری منٹ میں لارا کو گرا دیا۔ لارا اب تک بے ہوش ہے۔''

دروازہ بند ہوا تو رکس نے بے ساختہ سیٹی بجائی۔ ''ولکوکس اس لڑکے کو تمہارے مقابلے پر لانے کی کوشش کر رہا ہے۔'' اس نے جونی سے کہا۔

''یہ لڑکا یہاں بہت مقبول ہو گیا ہے۔'' جونی نے پُر خیال لہجے میں کہا۔ ''میرا خیال ہے اب اس سے فائٹ مناسب رہے گی...... منفعت بخش ثابت ہوگی۔''

''ہاں جونی...... بشرطیکہ تم جیت جاؤ۔''

جونی کا منہ بن گیا۔ ''کیا مطلب ہے تمہارا؟ اس سے اگر میں ایک ہاتھ سے لڑوں، تب بھی جیت جاؤں گا۔''

''اتنا یقین ہے تمہیں؟''

''ہاں۔ اور اس کی ایک وجہ ہے۔ وہ میں تمہیں ابھی نہیں بتاؤں گا۔ اس وقت مجھے صرف آج کی فائٹ کے بارے میں سوچنا ہے۔ اب تم لوگ تیار ہو جاؤ۔''

* * *

ہینک کا چہرہ خوشی سے تمتما رہا تھا۔ اس نے وان کی جیت پر بھاری رقمیں لگائی تھیں۔

ولکوکس سمجھا کہ وہ نشے میں ہے۔ ''تم پیتے رہے ہو؟'' اس نے پوچھا۔ ''اس لیے کہ اس صورت میں جو کچھ مجھے کہنا ہے، اس کے لیے مجھے انتظار کرنا پڑے گا۔''

ہینک کے دانت نکل پڑے۔ ''ارادہ تو ہے پینے کا مسٹر ولکوکس لیکن فی الوقت تو میں نے سونگھی بھی نہیں ہے۔''

ولکوکس پھر مسکرا دیا۔ ''اور سناؤ، تمہارا لڑکا کیسا ہے؟''

''وہ بہت پٹا ہے لیکن پھر بھی فرسٹ کلاس ہے۔'' ہینک نے فخریہ لہجے میں کہا۔ ''اور تم نے دیکھا مسٹر ولکوکس، لوگ اس کے لیے دیوانے ہو گئے ہیں۔''

''ہاں۔ تم نے ٹھیک کہا تھا۔ تم مجھ سے شرط بھی جیت گئے لیکن میں نے یہاں تمہیں جونی مورس کو دیکھنے کے لیے بلوایا ہے۔''

''یہ کون سا راؤنڈ ہے؟''

''دسواں۔'' ولکوکس نے کہا۔ ''اور جونی جیت جائے گا۔ تم یہ دیکھو کہ وہ باکس کے

کرتا ہے۔ اس کے پاس سب کچھ ہے...... اور کچھ اس سے سوا بھی ہے۔''

وہ خاموشی سے فائٹ دیکھتے رہے۔ جونی، ہرمن کا منہ چڑا رہا تھا، اسے اکسا رہا تھا۔ یہ اس کی خاص ٹیکنیک تھی۔ وہ حریف کو اشتعال دلاتا اور اشتعال میں حریف غلطیاں کرتا۔

''میرا اندازہ ہے کہ رکس اور جونی ہم میں انٹرسٹڈ ہیں۔'' ولکوکس نے کہا۔ ''کل وہ مجھ سے بات کریں گے۔ تم موجود رہنا۔ جونی اس دولت کا بھوکا ہے جو آسانی سے اسے مل جائے۔''

گیارہواں راؤنڈ شروع ہو چکا تھا۔ ولکوکس نے اُٹھتے ہوئے کہا۔ ''اب دیکھنا فضول ہے۔ نتیجہ مجھے معلوم ہے۔ میں اب وان لوگن سے ملنا چاہتا ہوں۔''

''میں بھی چلوں گا۔'' ہینک نے کہا۔

وہ دونوں پہنچے تو وان لباس تبدیل کر چکا تھا۔ اس کا چہرہ ایک جانب سے بُری طرح سوجا ہوا تھا۔ وہ کیلی سے مذاق کر رہا تھا اور بہت اچھے موڈ میں تھا۔ ''ہیلو مسٹر ولکوکس!'' اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''میں کیسا رہا جناب؟''

''بہت اچھے بیٹے۔ تم میری اور تماشائیوں کی توقعات پر پورے اُترے۔ اور سنو لوگن، میں جونی مورس سے تمہاری فائٹ کے چکر میں ہوں۔ تمہارا کیا خیال ہے؟''

''کیوں نہیں جناب۔'' وان نے سرسری لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے لیکن میری ایک بات سن لو لڑکے! مورس کو شکست دیے بغیر تم ٹاپ پر نہیں پہنچ سکتے اور اصل دولت ٹاپ پر ہے۔''

ہینک نے چونک کر سر اٹھایا۔ ''ایک منٹ...... پہلے شرائط تو بتاؤ۔''

''ابھی تفصیلات تو طے نہیں ہوئی ہیں لیکن معمول کے مطابق جونی کو گیٹ منی کے ساڑھے سینتیس فیصد اور تمہیں ساڑھے بارہ فیصد ملے گا۔ باقی پروموٹر کا۔ تمہاری اب یہاں ساکھ بن گئی ہے۔ آج کی کارکردگی اور اخبارات کے تبصرے کے زور پر مجھے امید ہے۔ کہ گیٹ منی دو لاکھ ڈالر سے کم نہیں ہوگی۔''

ولکوکس کے جانے کے بعد ہینک، وان کے پاس آیا۔ ''بیٹے...... اب کمائی کے دن شروع ہو رہے ہیں۔ ولکوکس کا منصوبہ کامیاب رہا اور تم پر میرا جوا بھی۔ اخبار والوں کو ہم دونوں کے متعلق پتا چل جائے تو کیسی زوردار کہانی بنے گی۔ دو قلاش، جو مال گاڑی میں بغیر ٹکٹ کے سفر کر کے شہر پہنچے تھے۔ میں بہت خوش قسمت ہوں وان۔ ویسے تم شاید میرے بغیر بھی اس

مقام تک پہنچ سکتے تھے۔ کیوں کیلی؟''

''میرا خیال ہے ہینک، تم نے وان کے لیے بہت کچھ کیا ہے'' کیلی نے کہا۔

وان نے اپنا بیگ اٹھالیا۔''بس...... اب میں تمہاری دُکھ بھری کہانی نہیں سن سکتا۔'' اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ مخاطب ہینک سے تھا۔''میں ہوٹل جارہا ہوں۔''

''میں تو آج جشن مناؤں گا۔ صبح ہی آسکوں گا'' ہینک نے کہا۔'' کیلی...... آج میری ذمے داری تم پوری کرو گے۔'' وہ سیٹی بجاتا ہوا باہر چلا گیا۔

کیلی ہنسنے لگا۔''ہینک اچھا آدمی ہے۔'' اس نے کہا۔''میں اس فیلڈ میں برسوں سے ہوں۔ میں نے چند ہی آدمی ایسے دیکھے ہیں، جو بد دیانت نہیں۔ ہینک انہی میں سے ہے۔''

وائٹ کم ہی بولتا تھا مگر اس بار بولا۔''مسٹر ہینک نے بڑی بڑی شرطیں لگائی تھیں۔ تمہاری ہر فائٹ پر وہ شرط لگاتے ہیں۔''

وان سوچ میں پڑ گیا۔

✿ ✿ ✿

چار دن میں شرائط اور تمام معاملات طے پا گئے۔ رکس خوش نہیں تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ وان سے لڑنے میں ہر نقصان جونی کا ہی ہے، ہر رسک جونی کا ہے لیکن جونی خود اس معاملے کو ایک اور زاویے سے دیکھ رہا تھا۔ اخبارات نے وان لوگن کو پیدائشی فائٹر قرار دیا تھا۔ وان کی مقبولیت مسلسل بڑھ رہی تھی۔''وان۔لارا'' فائٹ کو''جونی، ہرمن'' فائٹ سے زیادہ کوریج ملی تھی۔ اس لیے کہ وان پبلک کا چہیتا بن گیا تھا اس لیے کہ وہ پٹنے سے نہیں گھبراتا تھا اور مارنے پر تلا رہتا تھا۔ اس کی فائٹس گرما گرم ہوتی تھیں۔

ولکوکس نے زبردست پبلسٹی کی۔ دونوں باکسر مقبول تھے۔ جونی موریس تو پیدا ہی شکاگو میں ہوا تھا۔ اسے سب جانتے تھے۔ ہر شخص اس کی فائٹ دیکھنا چاہتا تھا۔ وہ چیمپئن شپ ٹائٹل شکاگو کو دلانے والا تھا۔ دوسری طرف وان لوگن کی جیت کے بھی امکان تھے۔ دونوں کو ایک دوسرے کا قدرتی حریف قرار دیا جارہا تھا۔ جونی بہت پر اعتماد تھا۔ وہ جانتا تھا کہ رقم تگڑی ملے گی اور یہ بھی جانتا تھا کہ اسے کیا کرنا ہوگا۔ وہ لوگن کو دیکھ چکا تھا۔ اس کے بارے میں جانتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ لوگن کو کیسے شکست دی جاسکتی ہے۔

''تم اتنے پر یقین ہو۔'' رکس نے جونی سے کہا۔''تم نے اس لڑکے لوگن کو کب

سے نہیں دیکھا؟''

''آخری بار اس وقت دیکھا تھا، جب اس کے ساتھ اسپیرنگ کی تھی۔''

''اس وقت تو وہ کچھ بھی نہیں جانتا تھا۔ بچہ تھا۔ وہ ہاورڈ، کونیلی اور کیلی نے اس پر بہت محنت کی ہے۔ اب وہ کوئی عام باکسر نہیں......''

''میرے لیے تو وہ عام باکسر ہی ہے۔ میں جب چاہوں، اسے ناک آؤٹ کر دوں۔'' جونی نے کندھے جھٹکتے ہوئے کہا۔

جونی کے جانے کے بعد ایک ٹرینر نے مسکراتے ہوئے کہا۔''تم ایک بات بھول رہے ہو رکس۔ یہ وان لوگن ایک بار جونی کا بہت مذاق اُڑوا چکا ہے۔''

''وہ...... میرا خیال ہے، جونی اس واقعے کو بھول چکا ہے۔ اس نے کبھی اس کا حوالہ نہیں دیا۔''

''نہیں چیف، جونی کچھ بھی نہیں بھولا۔ اس نے اخباروں کے وہ تراشے بہت سنبھال کر رکھے ہیں۔''

''اوہ...... مجھے معلوم نہیں تھا۔'' رکس نے پرخیال لہجے میں کہا۔''تب تو یہ بڑی خونی فائٹ ہوگی۔''

✿ ✿ ✿

پرواز کے دوران وان، لوشیا کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ اسے حیرت تھی کہ لوشیا سے محبت کا اندازہ اسے اتنی تاخیر سے ہوا۔ شاید اس لیے کہ وہ خود سے ہٹ کر کچھ سوچتا ہی نہیں۔ وہ اپنے اندر کی دنیا سے باہر ہی کب نکلتا ہے۔ اگر لوشیا سے شادی ہوگئی تو......؟ بچوں کا تصور...... باپ بننے کا تصور اسے عجیب سا اور غیر حقیقی سا لگ رہا تھا۔

ایک عجیب بات تھی۔ وہ لوشیا کو تصور میں نہیں دیکھ سکتا تھا۔ لوشیا کو کیا، کسی کو بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ ہاں...... جون اور ہینک کے چہرے کبھی اس کے تصور میں اُبھرتے۔ البتہ اپنے باپ کو وہ جب چاہے۔'' دیکھ سکتا تھا۔ وہ سوچتا...... اور جیتا جاگتا مائیکل لوگن اس کے تصور کے پردے پر آ کھڑا ہوتا۔

اس وقت اس نے لوشیا کا تصور قائم کرنے کی کوشش کی اور ناکامی پر جھنجلا کر رہ گیا۔

اس کے خیالات کی رو جون کی طرف مڑ گئی۔ اسے راکیل یاد آئی۔ جون اس لڑکی کا

دیوانہ تھا۔ جون کبھی اس لڑکی سے پیچھا نہیں چھڑا سکے گا...... کم ازکم اس کے ہاتھوں اذیت اٹھائے بغیر وہ ماننے والا نہیں۔ اس رات، جب وہ جون کو اپنے ساتھ فائٹ میں لے جارہا تھا تو وہ لڑکی، جون کی نفرت سے کھول رہی تھی۔ ہاں...... وہ لڑکی بہت تند جذبوں والی لگتی ہے...... بہت نفرت کرنے والی۔ وہ لوشیا سے مختلف ہے۔ لوشیا بہت پیاری لڑکی ہے۔ ابھی چند منٹ بعد وہ لوشیا سے ملے گا۔

وہ ہینک کے بارے میں سوچنے لگا۔ ہینک، جو بہت بدل گیا تھا مگر کبھی کبھی تنہائی میں پرانا والا ہینک ہی لگتا تھا۔ ہینک، جو بے ایمانی کا قائل نہیں تھا۔

* * *

ڈڈلے بینکس نے اچانک بریک لگائے۔ کار رک گئی۔ ''لوشیا...... پاگل ہوگئی ہو؟'' اس نے کہا۔ ''نہیں...... تم سنجیدہ نہیں ہوسکتیں۔ تم اس شخص سے شادی نہیں کرسکتیں۔''

''کیوں نہیں کرسکتی؟ میں اس سے محبت کرتی ہوں۔''

''یہ محض تمہارا خیال ہے۔ وہ بس تمہارے لیے ایک مختلف...... ایک نئی چیز ہے۔ یہ تمہارا پاگل پن ہے۔ تم اسے محبت کہتی ہو۔ حقیقت سے نظریں کیسے چراؤ گی؟''

لوشیا ہنس دی۔ ''تم محبت کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔''

''تم بے وقوف لڑکی...... یہ تو سوچو کہ وہ تمہاری دنیا کا آدمی نہیں۔ اس کے ساتھ ازدواجی زندگی تمہیں صرف چند ہفتوں میں ہی بور کردے گی۔''

''تمہارے خیال میں مجھے کس قسم کے آدمی سے شادی کرنی چاہیے؟''

ڈڈلے نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔ ''تمہیں مجھ سے کرنی چاہیے۔ میں اتنی دیر سے تمہیں یہی سمجھانے کی کوشش کررہا ہوں۔''

''تم کیسے شادی کرو گے؟ تمہارا اپنا گزارا نہیں ہوتا۔''

''تو یہ بات......''

''نہیں۔ تم غلط سمجھ رہے ہو۔ تم سمجھ ہی نہیں سکتے کہ میں کیا چاہتی ہوں۔ میں صرف وان لوگن کو چاہتی ہوں، خواہ یہ ساتھ مختصر ہو۔ وہ میرے لیے دنیا کی سب سے بڑی نعمت ہوگا۔ میں بچی نہیں ہوں۔ میں نے دنیا دیکھی ہے، بھانت بھانت کے لوگوں سے ملی ہوں مگر

وان کی طرح میں کسی کی طرف نہیں کھنچی۔''

''احمقانہ بات ہے۔''

''ہرگز نہیں ڈڈلے...... ہرگز نہیں۔ تم نے مجھے پروپوز کیا، میں شکرگزار ہوں۔ میں تمہیں پسند کرتی ہوں لیکن تم سے شادی نہیں کرسکتی۔ اس لیے کہ میں پورے شعور کے ساتھ، جذباتیت کے بغیر وان سے محبت کرتی ہوں۔''

ڈڈلے نے کار دوبارہ اسٹارٹ کردی۔ ائیرپورٹ تک کا باقی سفر خاموشی سے کٹا۔

ائرپورٹ پر اخبار نویسوں کا خاصا ہجوم تھا۔ جہاز کے لینڈ کرتے ہی وہ اس کی طرف لپکے۔ وان پہلے اُترا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ اتنی دیر میں اخبار نویس اس کے گرد گھیرا ڈال چکے تھے۔ وہ ہنس رہے تھے، اس کی پیٹھ تھپک رہے تھے۔ ہینک نے بڑی مشکل سے انہیں ہٹایا تب وہ بلڈنگ تک پہنچے۔

وان تیزی سے لوشیا کی طرف بڑھا۔ ''ہیلو'' اس نے گھٹی گھٹی آواز میں کہا۔ ''مجھے یقین تھا کہ تم ضرور آؤ گی۔'' اس کا دل عجیب سے انداز میں دھڑک رہا تھا۔

''ہاں...... ہم تمہیں ریسیو کرنے آئے ہیں۔'' لوشیا نے کہا۔

تب وان نے پہلی بار ڈڈلے کو دیکھا اور اس کا چہرہ تمتما اٹھا ''اوہ سوری۔ میں نے تمہیں دیکھا ہی نہیں تھا۔'' اس نے ڈڈلے سے معذرت کی۔

ڈڈلے مسکرا دیا۔ ''کوئی بات نہیں۔ کسی سے ملنے کی بے تابی ہو تو ایسا ہوتا ہے۔ ہاں، میں نے اخبار میں پڑھا تھا۔ تم نے بہت بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔''

وان نے مسکراتے ہوئے اپنی متورم آنکھ پر ہاتھ پھیرا۔ ''یہ بھی تمہیں کوئی کہانی سنا رہی ہے۔''

لوشیا نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ ''نہیں۔ تم بہت اچھے لگ رہے ہو۔ ہمارے ساتھ چلو گے؟''

''کیوں نہیں۔ ہینک نے کہا کہ باقی معاملات وہ سنبھال لے گا۔ مجھے تین دن کی مکمل آزادی ملی ہے۔ ہینک کا کہنا ہے کہ اتنی طویل ٹریننگ کے بعد یہ ضروری ہے۔''

''بہت خوب۔ آج ہمارے ہاں پارٹی ہے۔ میں نے تمہارے بھائی اور اس کی گرل

فرینڈ کو بھی مدعو کیا ہے۔"

لوشیا اپنا ہونٹ کاٹنے لگی۔ پھر وہ کار کی طرف چل دی۔ "ٹھیک کہتے ہو تم۔ رات کو تم اس سے مل ہی لو گے۔"

✿ ✿ ✿

کمرا لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ راکیل نیلی آنکھوں والے ایک نوجوان کی باتیں سن رہی تھی۔ نوجوان پر جوش لہجے میں اسے اس کتاب کے بارے میں بتا رہا تھا، جو وہ تصنیف کر رہا تھا۔ جون اسے بدمزگی سے دیکھتا رہا پھر وہ وان کی طرف مڑا۔ وان ایک طرف بیئر کا گلاس ہاتھ میں لیے بیٹھا تھا۔

کسی نے ریکارڈ پلیئر آن کر دیا۔ کمرا موسیقی سے بھر گیا۔ راکیل نیلی آنکھوں والے جوان کے ساتھ رقص کرنے لگی۔ جون اپنے بھائی کے پاس جا بیٹھا۔ "میں پاگل ہو جاؤں گا۔" اس نے کہا۔ "مجھے اس شہر سے نفرت ہے۔"

وان نے حیرت سے اسے دیکھا۔ "تم چاہو تو آئندہ ماہ شکاگو چلے چلو میرے ساتھ۔"

"شکریہ۔ مجھے جانا ہوا تو میں جب چاہوں گا، چلا جاؤں گا۔" جون نے چڑ کر کہا۔

"میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ وہاں شاید میں اکیلا نہیں رہ سکوں گا۔ تم بھی میرے ساتھ......"

"یعنی میں تم پر لد جاؤں!"

"تم شاید نشے میں ہو اسی لیے ایسی باتیں کر رہے ہو۔" وان نے تحمل سے کہا۔

"وان......تم میرا پیچھا چھوڑ دو۔"

"وان اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کی نگاہوں میں اُلجھن تھی۔ "تمہیں ہوا کیا ہے؟ اتنے تلخ کیوں ہو رہے ہو؟"

جون کا رُخسار پھڑکنے لگا۔ "میں تنگ آ گیا ہوں۔ میں اپنی زندگی آزادانہ نہیں گزار سکتا۔ تم مجھے پیسے دے کر سمجھتے ہو کہ تمہیں مداخلت کا حق مل گیا ہے۔ تم میری انا بننے کی کوشش کرتے ہو۔ تم اور تمہارے برتر دوست......تم مجھے مضحکہ خیز سمجھتے ہو......"

وان کا چہرہ تپنے لگا۔ "بہتر ہے، تم واپس چلے جاؤ۔ تم نشے میں ہو۔"

جون نے جام فرش پر پٹخ دیا اور کمرے سے نکل گیا۔ وہ راکیل کے پاس سے گزرا تو راکیل نے ہنس کر جیسے اس کا مذاق اُڑایا۔ جون نے دروازہ دھماکے سے بند کیا۔ "تمہارا بھائی

بہت بدتمیز ہے۔ اسے تمیز سکھاؤ۔" راکیل کے ہم رقص نیلی آنکھوں والے نوجوان نے وان سے کہا۔

رقص کرنے والے اپنی جگہ ساکت ہو گئے۔ بارکر اور لوشیا وان کی طرف بڑھے۔

"کیا بات ہے؟" بارکر نے پوچھا۔

"کیسے بدتمیز دوست پال رکھے ہیں تم نے۔" نیلی آنکھوں والے نے اکھڑپن سے کہا۔

راکیل، وان کے پاس آ گئی۔ "جون صبح ہی سے عجیب سا ہو رہا تھا۔ تم نے اس سے جھگڑا تو نہیں کیا؟" اس کا لہجہ ہمدردانہ تھا۔

لوشیا نے وان کا ہاتھ تھام لیا۔ "کیا ہوا وان؟"

"بس وہ بغیر کسی بات کے مشتعل ہو گیا اور گھر چلا گیا۔" وان نے بھاری آواز میں کہا۔ "وہ نشے میں تھا۔ میں نے اسے اس حال میں کبھی نہیں دیکھا۔"

ریکارڈ ختم ہو گیا تھا۔ کسی نے دوسرا ریکارڈ لگانے کی کوشش نہیں کی۔ کوئی بھی رقص کرنے کے موڈ میں نہیں تھا۔ وان دوبارہ اپنی جگہ بیٹھا۔ لوگ اِدھر اُدھر کی باتیں کرنے لگے گفتگو کا رُخ کامیابی کی طرف مڑ گیا۔ "تمہارے نزدیک کامیابی کی علامت کون ہے؟" کسی نے بارکر سے پوچھا۔

"میرا خیال ہے، وان لوگن۔" بارکر نے ذرا دیر سوچنے کے بعد جواب دیا۔

"نہیں، میں کامیاب آدمی نہیں ہوں۔" وان نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "میں صرف خوشحال ہوں۔ میں وہ کر رہا ہوں، جس کی مجھ میں صلاحیت ہے۔ لیکن میں کچھ اور کرنا چاہتا ہوں......کوئی بہترین کام۔ مگر یہ سوچنا بھی بے سود ہے۔"

"اگر تم نے جونی مورس کو شکست دے دی تو کیا کرو گے؟" ڈڈلے نے پوچھا۔

وان نے کندھے جھٹک دیے۔ "میں نے یہ سوچنے کا کام دوسروں کو سونپ دیا ہے۔"

"اور میں اسی کو کامیابی قرار دیتا ہوں۔" بارکر نے کہا۔ سب ہنسنے لگے۔

"اور میں مستقبل بعید کی فکر بھی نہیں کرتا۔" وان نے کہا۔ لوشیا مسکرانے لگی۔

راکیل کو یہ احساس ستانے لگا کہ وہ پس منظر میں چلی گئی ہے۔ یہ اسے گوارا نہیں تھا۔ "اور اپنے بھائی کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟" اس نے پوچھا۔

"جون کے پاس وہ کچھ ہے، جو میرے پاس نہیں۔ وہ مجھ سے بہت بہتر ہے۔"

"تمہارا اشارہ موسیقی کی طرف ہے؟"

"ہاں، موسیقی کی طرف بھی ہے لیکن اسے مجھ پر صرف یہی فوقیت حاصل نہیں۔ وہ بے حد ذہین بھی ہے۔" وان کے لہجے میں فخر تھا۔

"لیکن اس معاشرے میں یہ کامیابی کی دلیل نہیں۔ یہاں طرح طرح کے ہتھکنڈے چلتے ہیں، سفارش کی بڑی اہمیت ہے یہاں۔ تعلقات کام آتے ہیں۔" راکیل بولی۔

"اس سے تو کوئی معاشرہ پاک نہیں۔" ڈڈلے نے کہا۔ "انسان غیر جانب دار تو کبھی ہوتا ہی نہیں۔ وہ کچھ لوگوں کو دوسروں پر فوقیت دیتا ہے اور ان کے کام آنے کی کوشش کرتا ہے......"

"چھوڑو ان باتوں کو۔" وان نے میز پر گھونسا مارتے ہوئے کہا۔ "میرا دم گھٹ رہا ہے یہاں۔ باہر چلو تاکہ تازہ ہوا میں سانس لیا جا سکے۔"

لوشیا اور راکیل اس کے ساتھ نکل آئیں۔ لوشیا اپنے ساتھ بڑی پیکارڈ لائی تھی۔ اس نے وان سے کہا۔ "ڈرائیو تم کرو گے۔" وہ اور راکیل اگلی سیٹ پر بیٹھ گئیں۔

"میں تمہیں گھر پہنچا دوں گا۔" وان نے راکیل سے کہا۔

"کیوں زحمت کرتے ہو۔" راکیل نے مسکراتے ہوئے شریں لہجے میں کہا۔

"زحمت کیسی۔ یوں میں جون سے بھی مل لوں گا۔"

گاڑی مکان کے سامنے رُکی۔ سڑک تقریباً تاریک تھی۔ وان نے راکیل کے لیے دروازہ کھولا اور اسے لے کر مکان کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ "زیادہ دیر نہ لگانا، میں یہاں انتظار کر رہی ہوں۔" لوشیا نے پکار کر کہا۔

زینے بھی تاریک تھے۔ راکیل نے وان کا بازو تھام لیا۔ جون کے کمرے کے دروازے کی نچلی درز سے روشنی نظر آئی۔ راکیل نے آہستگی سے دروازہ کھولا اور وہ دونوں اندر چلے گئے۔ جون ایک آرام کرسی میں بیٹھا تھا۔ اس نے بے تاثر نگاہوں سے انہیں دیکھا۔ اس کا چہرہ سادہ کاغذ کی طرح ہو رہا تھا۔

وان نے عقب میں دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔ "ہیلو جون! اب بہتر محسوس کر رہے ہو؟"

جون نے کرسی کے ہتھوں کو اتنی سختی سے بھینچا کہ اس کی انگلیوں کی پوریں خون سے محروم نظر آنے لگیں۔ بھائی کی آواز سن کر جیسے وہ سکڑ سا گیا۔ "ہاں، اب میں بہتر محسوس کر رہا ہوں۔" اس نے کہا۔ "اس لیے کہ مجھے سوچنے کی مہلت مل گئی۔" اس نے تلخی سے راکیل کو دیکھا۔ "راکیل...... اب تم یہاں سے نکل جاؤ۔ میں نے تمہارا سامان بیگ میں پیک کر کے تمہارے پرانے کمرے میں پہنچا دیا ہے۔" اس نے سرد لہجے میں کہا۔

راکیل حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔ "لیکن جون، وہاں تو بیڈ بھی نہیں......"

"بیڈ تمہارے لیے کوئی مسئلہ نہیں۔" جون نے حقارت سے کہا۔ "وہ تو تم میرے اس ہیرو بھائی کے ساتھ بھی شیئر کر سکتی ہو۔ سونے کے دل اور بھری ہوئی جیبوں والا یہ نوجوان تمہارے لیے موزوں رہے گا۔ ہے نا؟ یا پھر وہ نیلی آنکھوں والا......"

"شٹ اپ جون۔ کیوں بکواس کر رہے ہو۔" وان نے نرم لہجے میں اسے ٹوکا۔

"میں خاموش نہیں رہوں گا۔" "مجھے اس حرافہ کو کچھ بتانا ہے۔ یہ دیکھنے میں کتنی معصوم لگتی ہے لیکن یہ سب کو خوش کرنے کے لیے تیار رہتی ہے۔ شرط یہ ہے کہ اس سے بور ژوائی طبقے کے خلاف اور شخصی آزادی کے حق میں عالمانہ اور فلسفیانہ گفتگو کی جائے۔ یہی......"

"جون! تم بہت کمینے اور ذلیل......"

"میں تو کمینہ اور ذلیل ہوں۔ تم اپنی کہو۔ تم بس ایک انٹیلیکچویل قسم کی طوائف ہو اور کچھ نہیں۔"

وان تیزی سے آگے بڑھا۔ اس کی آنکھیں غصے سے دہک رہی تھیں۔ "بس بہت ہو گئی۔ راکیل! تم نیچے جا کر لوشیا کے پاس بیٹھو......"

جون اُچھل کر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور ہذیانی انداز میں ہنسنے لگا۔ "اوہ! تو لوشیا بھی موجود ہے۔ تمہارے احساس برتری کے مارے دوست بھی ہوں گے......"

"لوشیا نیچے کار میں میری منتظر......"

"بہت خوب! وہ بھی خوبصورت باتیں کر کے مردوں کو لبھانے والی......"

وان نے سختی سے جون کا ہاتھ پکڑ لیا۔ راکیل دروازے کی طرف چل دی۔ دونوں بھائی ایک دوسرے کے مقابل کھڑے تھے۔ دونوں کی آنکھوں میں خون اُترا ہوا تھا۔ جون پر دیوانگی طاری تھی۔ اس کا چہرہ پسینے میں تر ہو رہا تھا۔ "میرا ہاتھ چھوڑ دو احمق۔" جون غرایا۔ "زور آزمائی کا کیا

فائدہ۔ میری بات غور سے سنو۔ تم سمجھتے تھے کہ اپنے ذہین دوستوں کے حلقے میں لے جا کر مجھے میری نظروں میں حقیر ثابت کر دو گے، یہ ثابت کر دو گے کہ تم بہت عقل مند ہو گئے ہو۔ وہ باتیں کرنے کی مشینیں تمہارے ساتھ کس قدر مربیانہ برتاؤ کرتی ہیں، تمہیں اس کا احساس بھی نہیں۔ تم مجھ پر حکم چلاتے رہے ہو۔ یہ کرو، وہ نہ کرو۔ یہاں جاؤ، وہاں نہ جاؤ۔ اس طرح رہو۔ تمہیں دیکھ کر مجھے کسی بوڑھی انا کا خیال آتا ہے، جو کسی کھلنڈرے بچے پر تھوپ دی گئی ہو۔ میں تم پر چیخوں، تمہارے ساتھ بدتمیزی کروں تو تم ہونٹوں پر ایسی درگزر بھری مسکراہٹ سجا لیتے ہو، جیسے ولی ہو۔ تم مجھ پر ترس کھاتے ہو، مجھے کمزور سمجھتے ہو۔ میں تم سے عاجز آچکا ہوں۔ تمہیں دیکھ کر مجھے متلی ہونے لگتی ہے۔ میرا پیچھا چھوڑ دو۔ دفع ہو جاؤ یہاں سے۔ نکل جاؤ...... نکل جاؤ۔''

''میں کہتا ہوں، دفع ہو جاؤ یہاں سے'' جون دہاڑا۔ ''اپنی ذہین اور خوبصورت طوائف کو لے کر چلے......''

''جون! بکواس مت کرو۔ جانتے ہو، میں اس سے شادی کرنے والا ہوں۔''

جون کا جسم تن سا گیا۔ اس کا رُخسار بری طرح پھڑکنے لگا۔ ''شادی؟ شادی اور تم!'' اس نے حقارت سے کہا۔ ''شاید کامیابی کے نشے میں پاگل ہو گئے ہو تم۔ اتنے بڑے وجود کے ساتھ اتنا بے وقوف ہونا۔ کتنی عجیب بات ہے۔ تو تم اس لڑکی سے شادی کرو گے۔ اور شاید اس نے تمہیں بتایا ہوگا کہ میں دولت کے لالچ میں تم سے چپکا ہوا ہوں۔''

''جون...... لعنت ہو تم پر۔ میں تم سے کہہ رہا ہوں، لوشیا کے پیچھے مت پڑو۔ آخر تم کیوں......''

''تمہیں میری باتیں سننی پڑیں گی بن مانس۔ ہاں...... میں تمہارے بل پر جی رہا ہوں، یہ سچ ہے کہ اگر تم مجھ سے دور رہتے...... میرے پیچھے نہ پڑتے تو شاید یہ سلسلہ جاری رہتا۔ تمہارا پیسہ میرے راستے کی رکاوٹ ہے۔ ایک دن میں اسے پھلانگ کر تم سے پیچھا چھڑا لیتا...... میں ہمیشہ سے آزادی چاہتا رہا ہوں۔ تم سے پیچھا چھڑانے کی خواہش تھی میری۔ میں ہمیشہ سے تم پر اپنی برتری ثابت کرنے کا خواہاں ہوں۔ تم کیا سمجھتے ہو، اسکول کے زمانے میں تم مجھے بچوں کے ہاتھوں پٹنے سے بچاتے تھے تو مجھے خوشی ہوتی تھی؟ نہیں! ڈیڈی کی موت کے بعد جو تم نے دو سال میری نگہداشت کی، وہ مجھے اچھی لگتی تھی؟ ہرگز نہیں......''

وان نے اپنے دونوں ہاتھ آنکھوں پر رکھ لیے۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا...... نہ اپنی

نگاہوں پر، نہ اپنے کانوں پر، وہ بھائی کو یوں گھور رہا تھا، جیسے زندگی میں پہلی بار اسے دیکھا ہو۔ ''جون، بس کرو۔ تم پاگل ہو گئے ہو۔'' اس نے التجا کی۔ ''یہ سب کچھ تم غصے میں کہہ رہے ہو۔ ہوش و حواس میں نہیں ہو تم۔

''میں سوچ سمجھ کر کہہ رہا ہوں۔ یہ سب درست ہے۔ میں......''

''تو ہینک ٹھیک کہتا تھا۔ میں تمہارے لیے صرف معاشی تحفظ کی علامت ہوں۔ بے وقوف آدمی، تم سمجھتے ہو کہ میرا سلوک تمہارے ساتھ مربیانہ......''

''شٹ اپ! یاد کرو، تم فائٹ بزنس میں میری خاطر گئے تاکہ تمہارے پیسے سے میں موسیقی کے میدان میں کچھ کر سکوں۔ تم ہمیشہ ہیرو بنتے رہے۔ مجھے تم سے نفرت ہو گئی۔ اب جاؤ اور اس لڑکی سے شادی کر لو۔ جاؤ...... جاؤ...... دفع ہو جاؤ۔ مجھے تمہاری ضرورت نہیں۔ میں اب اپنے زور پر جیوں گا۔ جاؤ...... دفع ہو جاؤ۔ دفع ہو جاؤ۔

وان کا چہرہ سپید پڑ گیا۔ چند لمحوں میں ہی وہ اپنی عمر سے بڑا لگنے لگا۔ ''ٹھیک ہے، میں جا رہا ہوں۔'' اس نے کہا۔ ''تم نے ایسی باتیں واضح کر دیں، جو میں کبھی نہیں سمجھ سکا تھا۔ تم بہت...... بہت زیادہ گھٹیا آدمی ہو۔ تمہیں یہ سب کچھ کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ لیکن تم نے کیا۔ اس لیے کہ تم حاسد انسان ہو۔ تم ہمیشہ سے حاسد رہے ہو۔ اور تم زندگی میں کچھ نہیں کر سکتے۔ اس لیے کہ تم میں جرات اور حوصلہ نہیں ہے۔ تم ایک سفاک، گھٹیا اور حاسد انسان ہو۔ تم تو مجھے خوش بھی نہیں دیکھ سکے۔''

جون زہریلی ہنسی ہنسنے لگا۔ ''مجھے اس پر شرط لگا لینی چاہیے تھی کہ اب جذباتیت والے مکالمے آئیں گے۔ تم سب کچھ اسکرپٹ کے مطابق کرتے ہو۔''

وان دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر اس نے پلٹ کر جون کو دیکھا۔ ''ٹھیک ہے، میں جا رہا ہوں۔'' اس نے کہا۔ ''تم اپنی خواہش پوری کر لو۔ تھوڑا عرصہ آزاد رہ کر دیکھ لو۔ میں تمہارے لیے کچھ پیسے لایا تھا۔ یہ رکھ لو۔ تمہیں اپنے مرتبے اور مقام تک پہنچنے کے لیے ان کی ضرورت پڑے گی۔'' یہ کہہ کر اس نے جیب سے نوٹ نکالے اور اُچھال دیئے۔

جون وحشیانہ انداز میں جھپٹا اور اس نے میز سے نوٹ اٹھا کر وان کے منہ پر دے مارے۔ ''دفع ہو جاؤ یہاں سے'' وہ دہاڑا۔

وان باہر نکل آیا۔ غصے کی شدت سے اس کے ہاتھ لرز رہے تھے۔ اسے کچھ نظر نہیں

آ رہا تھا۔ وہ ٹٹول ٹٹول کر آگے بڑھ رہا تھا۔

اوپر کمرے میں جون فرش پر بکھرے ہوئے نوٹوں کو گھورتا رہا۔ وہ پرشور انداز میں سانس لے رہا تھا۔ پھر اس نے ادھر اُدھر دیکھا اور کھڑا اپنے قدموں پر جھولتا رہا۔ اس کے ذہن میں ایک دُھن کے ٹکڑوں کی بازگشت گونج رہی تھی۔ اس نے بڑھ کر اپنا وائلن اٹھایا اور بڑی نرمی سے اسے بجایا مگر پھر اس کے ہاتھ رُک گئے۔ ''او کرائسٹ، او کرائسٹ۔'' وہ بڑبڑایا۔ ''میں نہیں بجا سکتا۔ میں نہیں بجا سکتا۔'' اپنی آواز اسے چیختی ہوئی سی...... بہت اجنبی سی لگی۔ اس نے وائلن کو بے رحمی سے میز پر دے مارا۔ چند ہی لمحوں میں وائلن ٹوٹ پھوٹ گیا۔ وہ یوں ہانپ رہا تھا، جیسے میلوں بھاگ کر آیا ہو۔ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر وہ وائلن کے ٹکڑوں کو پیار سے سہلاتا رہا پھر پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔ ''وان...... وان...... تم نے اتنی جلدی کیوں کی؟'' وہ بڑبڑا رہا تھا۔ ''تم تھوڑا سا رُک نہیں سکتے تھے...... انتظار نہیں کر سکتے تھے۔''

کوئی ایک منٹ بعد وہ اٹھا اور اپنے بیڈروم میں چلا گیا۔

✿ ✿ ✿

وان بہت کم رفتار میں ڈرائیو کر رہا تھا۔ راکیل اُتر چکی تھی اور اب صرف لوشیا اس کے ساتھ تھی۔ رات بہت گزر چکی تھی۔ سڑکیں سنسان تھیں۔ لوشیا خاموش بیٹھی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ کوئی بہت خراب بات ہوئی تھی۔ کچھ تفصیل تو راکیل نے ہی بتا دی تھی۔

اچانک وان کے جسم میں تناؤ سا پیدا ہوا۔ اس نے لوشیا کی طرف دیکھا۔ اس کا چہرہ زرد ہو رہا تھا اور آنکھوں سے خوفزدگی جھانک رہی تھی۔ اس وقت وہ سہما ہوا کوئی بچہ لگ رہا تھا۔

اس نے اچانک اسٹیئرنگ کاٹا اور پھر کار کو بیک کیا۔ کار کو ریورس کرنے کے بعد وہ پوری رفتار سے ڈرائیو کرنے لگا۔ ''ہمیں واپس جانا ہے۔ واپس جانا ہے۔'' اس نے حلق کے بل چیخ کر کہا۔ اب وہ دیوانہ وار ڈرائیو کر رہا تھا۔ اندھا دھند!

کار رُکتے ہی وہ اُترا اور مکان کے دروازے کی طرف لپکا۔ وہ کئی کئی زینے پھلانگتا ہوا اوپر پہنچا۔ دروازہ بند تھا۔ دروازے پر دستک دینے کے بجائے اس نے پوری قوت سے اپنا کندھا دروازے سے ٹکرایا۔ تیسری ٹکر پر دروازہ کھل گیا۔ اس نے کمرے میں ادھر ادھر دیکھا، ایک لمحے ہچکچایا اور پھر بیڈروم کی طرف لپکا۔

جون بستر پر پڑا تھا، اس کا سر بیڈ کی پٹی سے باہر لٹکا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ عجیب سا......

ٹوٹا پھوٹا لگ رہا تھا۔ پھٹی پھٹی آنکھیں ایک جگہ جمی کسی شے کو گھور رہی تھیں۔ اس کے عین پیچھے دیوار پر گہرے رنگ کا ایک دھبا تھا جس سے ایک متحرک لکیر سی نیچے جا رہی تھی۔ ریوالور اس کے ہاتھ سے صرف پانچ انچ کے فاصلے پر پڑا تھا...... وہیں، جہاں ہاتھ سے چھوٹ کر گرا ہوگا۔

✿ ✿ ✿

سورج نصف النہار پر تھا۔ بل کھاتی سڑک کے دونوں طرف درختوں کی قطار تھی۔ وہ بڑی کار فارم کی طرف جاتے ہوئے چڑھائی کا سفر طے کر رہی تھی۔

سڑک سنسان تھی۔ یہ ہائی وے سے دو میل دور اور شہر سے دو گھنٹے کی مسافت پر تھی۔ نیچے سرسبز وادی تھی لیکن دور دور تک کوئی مکان دکھائی نہیں دیتا تھا۔

چند منٹ بعد کار پہاڑی کے اوپر پہنچ کر ایک تنگ کچے راستے پر مڑ گئی۔ اس راستے کے اختتام پر وہ فارم اور مکان تھا۔ وہ کولنس کی ملکیت تھا۔ کولنس نے اسے ہیلتھ فارم میں تبدیل کر دیا تھا۔ ٹریننگ کے دوران فائٹرز کی دیکھ بھال کے سلسلے میں کولنس کی ایک ساکھ بن چکی تھی۔ وان اور اس کے ساتھیوں کے علاوہ وہاں پانچ افراد اور مقیم تھے۔ وہ اپنا وزن کم کرنے آئے تھے اور نتائج سے بہت خوش اور مطمئن تھے۔

کار مکان کے سامنے رُکی۔ کیلی وہیں موجود تھا۔ وہ ہاتھ ہلاتا ہوا کار کی طرف آیا۔ ''ہیلو مسٹر ولکوکس! ہیلو ینگ!''

ولکوکس نے کار سے اُتر کر انگڑائی لی پھر ادھر اُدھر دیکھا۔ ''لڑکا کیسا جا رہا ہے؟'' اس نے پوچھا۔

''ٹھیک ٹھاک ہے۔ محنت بھی بہت کر رہا ہے۔ لیکن دشوار ثابت ہو رہا ہے باس۔'' کیلی نے جواب دیا۔

''دشوار! کیا مطلب ہے تمہارا؟''

''ایک دم سرد ہو گیا ہے۔ اپنی عمر سے برسوں آگے گیا ہوا لگتا ہے۔ پہلے جیسا نہیں رہتا۔ ہنستا بولتا بھی نہیں۔''

''جمعے کے لیے تیار ہے نا؟''

''میرا تو یہی خیال ہے ویسے وہ سپر فٹ ہے۔ اگر اس نے فائٹ کی تو میں بڑی سے بڑی شرط لگا سکتا ہوں کہ جونی مورس اس کے سامنے نہیں ٹک سکے گا۔''

''یہ 'اگر' کا کیا مطلب ہے کیلی؟'' ہینک نے تیز لہجے میں پوچھا۔ ''بدھ کو جو اسپورٹس رائٹر آیا تھا، اس کا کہنا ہے کہ لوگن بہت اچھی کنڈیشن میں ہے۔''

وان نے بہت اچھا مظاہرہ کیا تھا۔'' کیلی نے ہنستے ہوئے کہا۔ ''وہ خود کو بہت اچھا اداکار ثابت کر رہا ہے۔ لیکن باس، وہ ایک دم ٹھنڈا ہو گیا ہے۔''

ولکوکس نے سر کو تفہیمی جنبش دی۔ ''بھائی کی خودکشی سے اسے پبلسٹی تو زبردست ملی ہے لیکن اس کے مضر اثرات لڑکے پر سے دور نہیں ہوئے ہیں۔''

ہینک نے غصے سے اسے دیکھا۔ ''ہاں...... پبلسٹی تو زوردار ملی ہے اسے لیکن ذرا خود کو اس کی جگہ رکھ کر سوچو۔'' یہ کہہ کر وہ مکان کی طرف بڑھ گیا۔

ولکوکس نے بدمزگی سے اسے دیکھا۔ ''اس شخص کا دماغ بھی آسمان پر پہنچ گیا ہے۔'' وہ بڑبڑایا۔ پھر اس نے کیلی سے پوچھا۔ ''لوگن کہاں ہے؟''

''چہل قدمی کے لیے گیا ہے۔ آتا ہی ہوگا۔ یہی ایک کام خوش ہو کر کرتا ہے وہ۔''

''کل کا کیا پروگرام ہے؟''

''ہم صبح دس بجے یہاں سے چلیں گے۔'' کیلی نے بتایا۔ ''اسٹیڈیم کے قریب فرانس ہوٹل ہے۔ وہاں ہمارے کمرے بک ہیں۔ پبلک آئے گی نا فائٹ میں؟''

''لوگ تو پاگل ہوئے جا رہے ہیں۔ اس فائٹ کے لیے تمام ٹکٹ فروخت ہو چکے ہیں؟''

ہینک، کولنس کے ساتھ مکان سے باہر آ گیا۔ ''ہیلو مسٹر ولکوکس۔'' کولنس نے ولکوکس سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔ ''آیئے۔ کھانا کھا لیں۔''

ڈائننگ روم میں تین آدمی موجود تھے۔ ولکوکس اور ہینک بھی بیٹھ گئے۔ وہ کھانا کھا ہی رہے تھے کہ وان بھی آ گیا۔ وہ بہت جان دار اور صحت مند لگ رہا تھا لیکن اپنی عمر سے بڑا بھی لگ رہا تھا۔ اس کے ہونٹ مسکراہٹ سے محروم تھے۔ اس نے آتے ہی ہینک سے کہا۔ ''مجھے تم سے بات کرنی ہے۔ ہینک۔'' ہینک، ولکوکس سے معذرت کر کے اٹھا اور وان کے ساتھ باہر نکل آیا۔

باہر آ کے وہ ایک بینچ پر بیٹھ گیا۔ وان اپنے ہاتھوں کو گھورے جا رہا تھا۔ ''ہینک، میں اچھا نہیں محسوس کر رہا ہوں۔'' آخر کار اس نے کہا۔ ''جسمانی طور پر میں فٹ ہوں، لڑ سکتا ہوں

لیکن گڑبڑ اندر ہے۔ میں تھک گیا ہوں۔ جون والا معاملہ...... ہینک، میرے اندر کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے۔ میں کل اسپیرنگ پارٹنر پر پل پڑا۔ بے چارہ بہت پٹا۔ مجھے افسوس ہے اس پر لیکن......''

''سب ٹھیک ہو جائے گا وان۔ فکر نہ کرو۔ تم نے ٹریننگ بھی زیادہ ہی کر لی ہے۔ ٹیک اٹ ایزی۔ ویسے بھی آج آخری دن ہے۔''

''ہینک اس فائٹ کے بعد مجھے خاصے عرصے کے لیے آزادی دے دینا۔ میں چھٹیاں گزارنا چاہتا ہوں۔ پیسے تو ہیں نا ہمارے پاس؟''

''تم فکر نہ کرو وان۔ میں تم پر شرطیں بھی تو لگاتا رہا ہوں۔ میرے پاس جو کچھ ہے، وہ بھی ہم دونوں ہی کا ہے۔''

''شکریہ ہینک۔ یاد ہے پہلے پیسوں پر تم سے جھڑپ ہوتی تھی لیکن اب تو وہ صورت حال نہیں رہی۔''

ہینک نے اس کے کندھے تھپتھپائے۔ ''تم فکر نہ کرو۔ تم نے مالی معاملات مجھے سونپ کر بہت اچھا کیا۔ اور وان...... میں ہر طرح سے...... ہر مرحلے میں تمہارے ساتھ ہوں بیٹے۔''

''اچھا یہ فائٹ، ہم ہاریں یا جیتیں، ہمیں رقم تو اتنی ہی ملے گی؟''

''ہاں۔'' ہینک نے اسے بغور دیکھا۔ لیکن بیٹے، اصل دولت تو اس فائٹ کو جیتنے کے بعد سامنے آئے گی۔ اور ہارنے کی بات تم نے پہلی بار کی ہے کیا تمہیں اعتماد نہیں رہا خود پر؟''

''معلوم نہیں۔ اس بار معاملہ مختلف ہے۔ میرے پاس فائٹ کرنے کا کوئی جواز نہیں رہا۔ یہ سارا فرق جون کے ہونے نہ ہونے کا ہے۔ تم یہ بات نہیں سمجھ سکو گے ہینک۔ سمجھ ہی نہیں سکتے۔''

ہینک نے کندھے جھٹک دیے ''اور مس مرسر آئی تھی یہاں؟''

''ہاں۔ آئی تھی۔ بہت پیاری لڑکی ہے وہ لیکن میں اس کے لیے بھی تکلیف دہ ہو گیا ہوں۔''

اسی وقت ولکوکس باہر نکلا اور انہیں بیٹھا دیکھ کر ان کی طرف چلا آیا۔ ''اب واپس چلنا ہے کونیلی۔ اس نے ہینک سے کہا۔ ''کل کے بہت سے کام نمٹانے ہیں۔'' پھر اس نے وان کے کندھے پر تھپکی دی۔ ''یہ تمہاری زندگی کا سب سے قیمتی موقع ہے وان لوگن۔''

وان نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔ ''میں بالکل ٹھیک ہوں مسٹر ولکوکس! آپ کو

مایوس نہیں کروں گا۔"

ہینک اور ولکوکس کار کی طرف بڑھ گئے۔ کل ملیں گے بیٹے۔ پرسکون رہو۔ آج رات ایک اچھی نیند تمہارے لیے بہت اہم ہے۔ گڈ بائی سن۔"

ٹرین میں بیٹھ کر واپس جاتے ہوئے وان اپنی جگہ خاموش بیٹھا رہا۔ کیلی اس کے پاس چلا آیا۔ "کل مس مرسر فائٹ دیکھنے آئیں گی؟" اس نے پوچھا۔

"ہاں...... اور اس کے ساتھ میرے دو تین ملنے والے بھی ہوں گے۔"

"مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی۔" دائٹی نے کہا۔ پھر وان کی سوالیہ نظروں کے جواب میں وضاحت کی۔ بس یونہی۔ تم ٹھیک تو ہونا وان؟"

"میں بالکل ٹھیک ہوں۔"

"ہوٹل پہنچتے ہی انہوں نے کھانا کھایا۔ ہینک بھی آ گیا تھا۔ وان نے سکون سے کھانا کھایا لیکن اس کی چپ بہرحال نہیں ٹوٹی۔ تین بجے وہ وزن کی تقریب کے لیے چل دیے۔ تقریب کے بعد وہ واپس آ گئے۔ وان اب بھی چپ تھا۔ وہ اپنے کمرے میں ٹہلتا رہا۔

"تم پر اعصابی دباؤ ہے بیٹے؟" ہینک نے پوچھا۔

"ہاں اعصابی دباؤ بھی ہے۔"

بیل بوائے نے آ کر بتایا کہ کوئی مس مرسر، مسٹر لوگن سے ملنا چاہتی ہیں۔ "انہیں اوپر بھیج دو۔" ہینک نے کہا۔ پھر وہ ان کی طرف مڑا۔ "اس سے تمہیں فائدہ ہوگا وان۔ میں تم دونوں کو تنہا چھوڑ دوں گا مگر وعدہ کرو کہ کوئی شرارت نہیں کرو گے۔"

وان پہلی بار مسکرایا۔ "تم مجھ پر اعتبار کر سکتے ہو۔"

"بس یونہی مسکراتے رہو، میرا دل سنبھلا رہے گا۔" ہینک نے چہک کر کہا۔ "اچھا...... اب میں جا رہا ہوں۔"

ایک منٹ بعد لوشیا کمرے میں داخل ہوئی۔ وان کھڑکی کے پاس کھڑا نیچے دیکھ رہا تھا۔ وہ اس کے پہلو میں آ کھڑی ہوئی۔ "ہیلو وان...... تم ٹھیک تو ہونا؟" اس نے سر اٹھا کر وان کو دیکھا اور بولی۔ "کچھ فائدہ نہیں وان۔ میں جانتی ہوں کہ تم کیا محسوس کر رہے ہو لیکن یہ بے سود ہے جان۔"

وان پلٹا اور لوشیا کے دونوں ہاتھ تھام لیے "لوشیا...... میں اس مرحلے سے کیسے گزروں گا۔ یہ ناممکن ہے۔ میری بات سمجھنے کی......"

"بے وقوف نہ بنو ڈارلنگ۔ ہینک، کیلی اور دوسروں کے بارے میں سوچو، جو تم سے وابستہ ہیں۔ تمہیں ان سب کے لیے...... اور خود اپنے لیے لڑنا ہوگا۔ تمہیں یہ فائٹ جیتنی ہے۔ اس بار تمہیں خود سے بھی لڑنا ہے وان۔ آج رات بہادری سے گزار گئے تو تم ہمیشہ ٹھیک رہو گے۔"

وان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ "تم ٹھیک کہہ رہی ہو لوشیا۔ مجھے خود اپنے آپ سے لڑنا ہے۔"

وہ بیڈ کی پٹی پر بیٹھ گیا اور لوشیا کو دیکھنے لگا۔ لوشیا نے کرسی گھسیٹی اور اس کے پاس آ بیٹھی۔ "بہتر ہے، دل کا جھ ہلکا کر لو، کچھ سکون ہو جائے گا۔" اس نے بڑی محبت سے کہا۔ "باتوں کو...... تکلیفوں کو بار بار اپنے اندر دہرانے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا، سب کچھ باہر نکال دو۔ ہلکے پھلکے ہو جاؤ گے۔"

وان دونوں ہاتھوں کو ملتے ہوئے فرش پر نظریں جمائے بیٹھا رہا۔ وہ جانتا تھا کہ لوشیا ٹھیک کہہ رہی ہے لیکن اس پر عمل کرنا اتنا آسان نہیں تھا۔ "میں...... میں جون کے بارے میں سوچتا رہا ہوں۔" بالآخر اس نے کہا۔

"لیکن وان، وہ مر چکا ہے۔ تمہیں اس حقیقت کا سامنا کرنا ہوگا۔"

"لوشیا، میں تمہیں وہ بات بتا رہا ہوں جو کسی کو معلوم نہیں ہے جون کی تدفین کے بعد میں نے اس کا سامان چیک کیا۔ تم نے اور ہینک نے ٹھیک کہا تھا۔ وہ میرے ساتھ بے ایمانی کرتا رہا تھا۔ نہیں...... کچھ نہ کہو۔ میں صرف پیسوں کی بات نہیں کر رہا ہوں، اور بھی باتیں ہیں۔ ہم کیلی فورنیا سے نکلے تو ہمارے ڈیڈی کی تدفین نہیں ہوئی تھی۔ تمہیں یہ عجیب لگے گا لیکن اس کا ایک سبب تھا۔ ہمارے ایک دوست...... ایک ڈاکٹر نے ہماری طرف سے تدفین کے معاملات نمٹائے۔ ہم اس وقت سالٹ لیک سٹی میں تھے۔ میں نے دن رات محنت کر کے سو ڈالر جمع کیے اور جون کو دیے کہ وہ ڈاکٹر کو بھجوا دے لیکن جون وہ رقم پی گیا۔ اس نے میرے اور ڈاکٹر ولسن کے ساتھ بے ایمانی کی۔ اپنے باپ کی روح کو ہمیشہ کے لیے مقروض کر دیا۔ یہ سلسلہ ہمیشہ چلتا رہا۔ میں نے اسے سینٹ لوئیس آنے کے لیے رقم بھیجی لیکن وہ مال گاڑی میں

بغیر ٹکٹ سفر کر کے آیا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ مجھے اور ہینک کو اسٹیشن پر نہیں ملا۔ ایسی ہزاروں باتیں ہوں گی۔ وہ بس مجھ سے رقم نکلواتا تھا تو مجھے بے وقوف بنانے کے لیے۔"

"لیکن وہ رقم کا کرتا کیا تھا؟"

"مجھے نہیں معلوم۔ اس کے چند سوڈالر بینک میں تھے۔ خاصی رقم گھر میں موجود تھی۔ اور ہاں...... اسے منشیات کی لت بھی پڑ گئی تھی۔ اسی لیے اتنا اعصاب زدہ رہتا تھا۔"

"کیا پتا راکیل بھی اُسے لوٹتی رہی ہو۔" لوشیا نے منہ بنا کر کہا۔

"نہیں۔ راکیل نے مجھے بتایا تھا کہ اس کے والدین نے اس کے کمیونسٹ نظریات کی وجہ سے اسے گھر سے نکال دیا تھا۔ وہ ہمیشہ اپنی آزادی کی بات کرتی تھی، اسے اہمیت دیتی تھی۔ وہ جون سے رقم کیسے لیتی۔ جنہیں آزادی عزیز ہوتی ہے، وہ کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاتے۔ ویسے بھی میں نے اسے کبھی اچھے حال میں...... اچھے لباس میں نہیں دیکھا۔"

لوشیا ہنسنے لگی "راکیل کے بارے میں تھوڑا بہت میں بھی جانتی ہوں۔ یہ کمیونسٹ راگ بس دکھاوا تھا۔ وہ یہودی تھی وان اور یہودی کبھی خون کو جدا کرنے کے قائل نہیں ہوتے۔ وہ رشتوں کو بڑی اہمیت دیتے ہیں۔ یہ طے ہے کہ اسے کمیونسٹ ہونے کی بنا پر نہیں نکالا گیا ہوگا۔ کوئی بہت بڑی بات ہوگی، جس نے اس کے گھر والوں کو شاک پہنچایا ہوگا۔ ممکن ہے، انہیں پتا چلا ہو کہ وہ پاک دامن نہیں...... کسی شریف آدمی سے شادی کرنے کے قابل نہیں رہی۔"

وان اسے حیرت سے دیکھتا رہا۔ "تمہارا مطلب ہے...... وہ بدکار تھی!"

"اس کے عاشقوں کی فہرست میں جون کا ساتواں نمبر تھا۔"

"حیرت ہے۔ مجھے تو وہ بہت پیاری سی...... معصوم سی بچی لگتی تھی۔"

لوشیا مسکرائی۔ "تم اس کے سوا کچھ سوچ بھی نہیں سکتے۔ تم اچھے ہو تو ہر شخص کو اچھا سمجھتے ہو۔ میں تمہاری جگہ ہوتی تو یہ سب کچھ بہت پہلے سمجھ چکی ہوتی۔ تم اپنے بھائی کی خاطر جیتے رہے۔ تم نے اس کی عادتیں بگاڑ دیں محبت نچھاور کر کے۔ اب وہ مر چکا ہے تو تمہاری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ اب کیا کرو گے۔ مجھے اسی بات پر تو غصہ آتا ہے۔"

"لوشیا تم نہیں سمجھ سکتیں۔ مجھے لگتا ہے کہ میں آدھا مر گیا ہوں۔ اس کی موت سے مجھے کیا فرق پڑا ہے، میں نہیں بتا سکتا۔" وہ اٹھا اور بھاری قدموں سے کھڑکی کی طرف بڑھ گیا۔ نیچے سڑک پر گہما گہمی تھی...... رونق تھی۔ "ہاں...... میں اس کے لیے زندہ تھا۔" اس نے

اچانک کہا۔ "میرے پاس اس کے سوا تھا ہی کیا۔ بچپن ہی سے سب کچھ ایسا ہی تھا۔ میرے ڈیڈی اسے جانتے...... سمجھتے تھے۔ میں نے ڈیڈی سے وعدہ کیا تھا کہ جون کا خیال رکھوں گا لیکن مرتے ہوئے ڈیڈی نے مجھے بتا دیا تھا کہ یہ کوئی آسان کام نہیں ہوگا۔ میں اور جون ایک دوسرے سے منسلک تھے لوشیا۔ اس بندھن سے میں بھی واقف تھا اور جون بھی۔ شاید جون اسی بندھن سے نفرت کرتا تھا۔ اس لیے کہ وہ اسے توڑ نہیں پاتا تھا۔ اس نے میرے ساتھ جو بھی زیادتی کی اور مجھے برا بھلا کہا، اس کی کوئی اہمیت نہیں۔ کم از کم اب نہیں رہی۔ اب میں سوچتا ہوں کہ جون زندہ ہوتا تو صورتِ حال ویسی ہی رہتی۔ سب کچھ ویسے ہی چلتا رہتا۔ وہ بندھن ٹوٹنے والا نہیں تھا۔ جون کو اس سے نفرت تھی۔ وہ اس حوالے سے مجھ سے چڑتا تھا مگر مجھے وہ بندھن برا نہیں لگتا تھا۔"

لوشیا اسے بغور دیکھ رہی تھی۔ "تم اب بھی مجھے چاہتے ہو وان؟ اس نے پوچھا۔

وان نے سر گھما کر اسے دیکھا۔ اس کا چہرہ تمتمانے لگا۔ "مجھے نہیں معلوم لوشیا، میں نہیں جانتا۔" اس نے دھیرے سے کہا۔ "میں اپنے بارے میں سوچنے کی کوشش کرتا ہوں تو پتا چلتا ہے کہ میرے اندر کوئی چیز مر چکی ہے۔ میں تمہارے لیے بھی تکلیف دہ ہو گیا ہوں۔ میں بہت آسانی سے کہہ سکتا تھا کہ میں اب تمہیں چاہتا ہوں لیکن یہ تمہارے ساتھ زیادتی ہوتی۔ پہلے مجھے اپنے اندر کے معاملات کو سلجھانا ہوگا۔"

"میں تمہاری بات سمجھ رہی ہوں۔ تم خوب سوچ لو۔"

دو منٹ تک خاموشی رہی پھر لوشیا اٹھ کر آئینے کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔ "میں سمجھتی ہوں کہ یہ مسئلہ خود بخود طے ہو جائے گا۔" وہ بولی۔ "ہمیں صرف انتظار کرنا ہوگا۔"

وان اسے محویت سے دیکھ رہا تھا۔ "میرا بہت برا حال ہے۔" اس نے کہا۔ "میں جانتا ہوں کہ آج رات کے بعد سب ٹھیک ہو جائے گا لیکن فی الوقت میں بڑی اذیت میں ہوں۔"

لوشیا اس کے پاس چلی آئی اور اس کے دونوں ہاتھ محبت سے تھام لیے۔ "تم نے بہت اچھا کیا کہ آج یہاں آ گئیں۔" وان نے کہاں۔ "میں بہت پریشان تھا۔ لیکن اب بہت بہتر محسوس کر رہا ہوں اندر لگتا ہے کہ دُھند چھٹ سی گئی ہے۔ مجھے پہلے سے صاف نظر آ رہا ہے۔ سنو لوشیا، فائٹ کے بعد مجھ سے ملنا۔ بارکر سے کہنا کہ وہ تمہیں میرے ڈریسنگ روم میں لے آئے۔ میں تمہارا انتظار کروں گا۔ بشرطِ زندگی۔"

''وان، تمہیں یہ فائٹ جیتنی ہوگی ورنہ......''

''ورنہ کیا؟''

''ورنہ میں خود تمہیں مارڈالوں گی۔''

وان نے ہنستے ہوئے اسے لپٹا لیا۔ اسی وقت ہینک کمرے میں آ گیا۔ ''میں معذرت خواہ ہوں مس مرسر لیکن اب تمہیں جانا ہوگا۔'' اس نے کہا۔ ''اب وان کو سونا ہے۔ نیند اس کے لیے بہت فائدہ مند ہے۔ پلیز، مائنڈ نہ کرنا۔ میں مجبوری میں تمہیں نکال رہا ہوں۔''

لوشیا مسکرائی۔ وہ اور وان ایک دوسرے سے لپٹے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ ''گڈ بائی وان۔ فائٹ کے بعد ملیں گے۔ مجھے یقین ہے کہ تم جیتو گے۔''

اسے رخصت کر کے آتے ہی وان بیڈ پر پاؤں پھیلا کر لیٹ گیا۔ وہ واقعی خود کو بہتر محسوس کر رہا تھا۔ اعصاب پرسکون ہو گئے تھے۔ اسے حیرت ہو رہی تھی کہ کسی سے بات کر کے آدمی اتنا ہلکا پھلکا بھی ہو سکتا ہے۔

ہینک آیا اور اس کے پاس بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر تھکن ظاہر ہو رہی تھی۔ وان بیڈ پر خاموش لیٹا تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ سو گیا۔

کمرے میں تاریکی در آئی تھی۔ ہینک بدستور بیڈ کے ساتھ پڑی کرسی پر بیٹھا تھا۔ اس کی نظریں ایک لمحے کے لیے بھی وان کے چہرے سے نہیں ہٹی تھیں۔ وان کے پرسکون چہرے کو دیکھ کر وہ وقتاً فوقتاً مسکرا دیتا تھا۔ اس وقت وہ اسے پہلے جیسا بے فکرا وان لگ رہا تھا۔

وان نے آنکھیں کھولیں اور ادھر ادھر دیکھتے ہوئے جماہی لی۔ ہینک پر نظر پڑتے ہی وہ اٹھ بیٹھا۔ اس کی نگاہوں میں استعجاب تھا۔ ''ہینک...... گڈ گاڈ...... تم تمام وقت یونہی بیٹھے رہے ہو؟'' اس نے پوچھا۔

''نہیں میں بھی سو گیا تھا۔'' ہینک نے جھوٹ بولا۔

وان اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ ''جانتے ہو، میں بہت بہتر محسوس کر رہا ہوں۔'' اس نے انگڑائی لیتے ہوئے کہا۔ ''ہینک...... تم میری طرف سے فکرمند تھے نا؟'' ہینک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ''یہ تمہارا اور میرا عجیب معاملہ ہے۔ میں تمہارے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا۔''

''تو آج سن لو۔ میں نے کبھی کسی کو اپنے بارے میں نہیں بتایا۔ کسی کو نہیں معلوم کہ میرا باپ کون تھا۔ مجھے بھی نہیں معلوم۔ میری ماں نیو یارک کے ایک بار میں ویٹریس تھی۔ وہ ہر

وقت نشے میں رہتی تھی۔ میں دس سال کا تھا کہ وہ مر گئی۔ مجھے نہیں معلوم کہ میں کیسے زندہ رہا۔ میں ایک مچھیرے کے ساتھ کام کرتا رہا۔ اٹھارہ سال کا ہونے کے بعد میں کسی ایک جگہ نہیں ٹکا۔ ملک بھر میں آوارہ گردی کرتا پھرا۔ بارہا حوالات میں بند ہوا۔ پندرہ سال پہلے نیو انگلینڈ میں، میں ایک والٹر ویٹ باکسر کے ساتھ اسپیرنگ کرتا تھا۔ وہاں سے میں نے کچھ سیکھا۔ میں نے دیکھا کہ قسمت کیا چیز ہوتی ہے۔ میں نے اپنے سے زیادہ نااہل لوگوں کو دولت کماتے دیکھا۔ پھر مجھے تم ملے۔ تم نے جونی مورس کو گرایا تو میں نے سمجھ لیا کہ تم میری خوش قسمتی کی علامت ہو۔ میرا اندازہ درست ثابت ہوا۔ اس وقت سے میں تمہارے ساتھ ہوں۔ میں نے تمہارے ذریعے بہت کچھ کمایا ہے لوگن۔''

''اب جب کہ تم خوشحال ہو، شادی کیوں نہیں کر لیتے ہینک؟''

''شادی! ہرگز نہیں۔ دیکھو بیٹے، آدمی آوارہ گردی کی زندگی گزارے تو اس میں لازماً کئی عادات بد پیدا ہو جاتی ہیں۔ وہ آزادہ رو ہو جاتا ہے۔ شادی، اس کی پابندیاں اور مرتب زندگی اسے راس نہیں آتی۔ نہیں بیٹے، شادی کا تو میں سوچتا بھی نہیں۔''

''تمہیں اولاد کی خواہش نہیں ستاتی؟'' وان نے پوچھا۔

ہینک کی آنکھوں میں جگنو سے چمکے۔ ''پہلے جی چاہتا تھا، اب نہیں چاہتا۔ شاید اس لیے کہ اب میں نے تم جیسے بڑے بن مانس کے لیے پریشان ہونا سیکھ لیا ہے۔ میں تمہارے لیے یوں فکرمند رہتا ہوں، جیسے تم چھوٹے سے بچے ہو...... میرے بیٹے تم ہو...... اب مجھے اولاد کی کوئی خواہش نہیں۔''

وان کو ہنسی آ گئی۔ اسی وقت کیلی اور وائٹی بھی آ گئے۔ ''باس، اب چل دیں۔'' کیلی نے کہا۔ ''ٹیکسی باہر کھڑی ہے'' ہینک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

وہ ڈریسنگ روم میں منتظر تھا۔ بالآخر ولکوکس نے آ کر کہا ''اب تم لوگ چل دو۔ سب کچھ سیٹ ہو گیا ہے۔''

وہ تینوں باہر نکلنے لگے۔ اسی وقت ہینک تمتمایا ہوا چہرہ لیے اندر آیا۔ ''تیار ہو وان؟'' وان نے سر ہلا دیا۔ وہ سب باہر کاریڈور میں نکل آئے۔

تاریکی میں اسٹیڈیم بہت بڑا لگ رہا تھا۔ دُھندلے چہروں اور سایوں سے بھرا ہوا۔

سگریٹ سلگانے والوں کی دیا سلائیاں وقتاً فوقتاً چمک اُٹھتی تھی۔ وسط میں روشنی میں نہایا ہوا رنگ نظر آ رہا تھا۔ وہ رنگ کی طرف جانے والے راستے پر پہنچے تو اسٹیڈیم نعروں اور تالیوں سے گونج اُٹھا۔

وان رسیاں پھلانگ کر رنگ میں داخل ہوا اور اپنے کارنر میں چلا گیا۔ دونوں ہاتھ اوپر اٹھا کر اس نے مجمع کے خیر مقدمی نعروں کا جواب دیا۔ نیچے رنگ سائیڈ کی ایک سیٹ پر بیٹھی ہوئی لوشیا ہیجانی انداز میں ہاتھ لہرا رہی تھی۔ لیکن وان کو کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ اسے اپنے معدے میں پڑتی...... تنگ ہوتی گرہ کے سوا کسی چیز کا احساس نہیں تھا۔

ایک منٹ بعد جونی مورس آیا تو لوگ دیوانے ہو گئے۔ جونی کی مقبولیت میں کوئی شبہ نہیں تھا۔ وہ مقامی تھا اور لوگ جانتے تھے کہ اسے مارنا بھی آتا ہے اور پٹنا بھی...... جونی کے رنگ میں اُترنے کے بعد رکس، وان کی طرف آیا اور اس کے دستانوں میں چھپے ہاتھوں کو ٹٹولنے لگا۔ ہینک نے دانت نکال دیئے۔ ''کوئی ایسی ویسی حرکت نہ کرنا۔'' رکس نے کہا۔

''ہمیں اوچھے ہتھکنڈوں کی ضرورت نہیں۔'' ہینک بولا۔ ''تم اپنے لڑکے کو ویسے ہی مردہ سمجھو۔''

اناؤنسر دونوں باکسروں کے ناموں اور وزن کا اعلان کر رہا تھا کہ ریفری رنگ میں داخل ہوا۔ وہ پستہ قامت لیکن سخت جان آدمی تھا۔ اس کا تعلق نیو یارک سے تھا۔

شور و غل اتنا زیادہ تھا کہ اناؤنسر کی آواز دب کر رہ گئی تھی۔ وان نے رنگ سائیڈ میں لوشیا کو ڈڈلے اور بارکر کے درمیان بیٹھے دیکھا۔ وہ اس کی طرف دیکھ کر ہاتھ ہلا رہے تھے اور چیخ چیخ کر کچھ کہہ رہے تھے لیکن وان ایک لفظ بھی نہیں سن سکا۔

ریفری نے دونوں باکسر کو رنگ کے وسط میں بلایا اور معمول کے مطابق ہدایات دینے لگا۔ جونی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی اور آنکھوں میں سرد مہری اور سفاکی۔ ''ہیلو لفنگے۔ یہ وہ جگہ ہے، جہاں میں تمہیں وہ چیز دوں گا، جو عرصے سے دینا چاہتا تھا۔'' اس نے زہریلے لہجے میں کہا۔

وان مسکرا دیا۔ ''مجھے خوفزدہ کرنے کی کوشش کر رہے ہو مسٹر؟''

''اس بار تمہیں اس فائٹ کے لیے اپنے بھائی سے تو اجازت نہیں لینا پڑی۔ ہے نا؟''

ہینک تیزی سے ان کے درمیان آ گیا اور وان کو اس کے کارنر کی طرف لے گیا۔

وان کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور چہرہ کاغذ کی طرح سپید ہو رہا تھا۔ ''خود کو سنبھالو وان۔'' ہینک نے کہا۔ ''وہ تمہیں اسی طرح اشتعال دلاتا رہے گا۔ تم اس کی طرف سے اپنے کان بند کر لو۔ ٹیک اٹ ایزی بوائے۔''

''یہ سوچنے کا وقت اور مقام نہیں بیٹے۔ میری بات غور سے سنو اور میرے کہنے پر عمل کرو۔ اسے باکس کرنے کا موقع نہ دینا۔ اس پر دباؤ ڈالنا۔ اسے گھیرنا اور پنچ کرنا۔ تم اس کے مقابلے میں باکس نہیں کر سکو گے۔ بس تم موقعے کا انتظار کرو اور موقع ملتے ہی ہاتھ دکھاؤ۔ تم پٹ کر اپنے قدموں پر کھڑے رہنے کی اہلیت رکھتے ہو۔ اس سے قریب تر ہونے کی کوشش کرتے رہنا۔ صرف جبڑے کی تاک میں نہ رہنا، جسم کو بھی نشانہ بنانا۔''

لوشیا اسے غور سے دیکھ رہی تھی۔ وہ اپنی عمر سے بڑا لگ رہا تھا۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور آنکھوں میں سرد مہری تھی۔ اس لمحے وہ اسے اجنبی سا لگا۔

''گڈ گاڈ'' ڈڈلے نے اس کے کان میں کہا۔ ''شکر ہے، مجھے ان میں سے کسی سے نہیں لڑنا ہے۔ دونوں ہی قتل کے موڈ میں معلوم ہوتے ہیں۔''

تماشائی شور مچا رہے تھے۔ شرطیں لگائی جا رہی تھیں۔ بھاؤ جونی مورس کے حق میں 2-1 تھا۔

پہلے راؤنڈ کی گھنٹی بجی تو سناٹا چھا گیا۔ دونوں باکسر رنگ کے وسط میں آئے اور دستانے سے دستانے چھوئے۔ وان کے معدے میں پڑی گرہ اور سخت ہو گئی۔

جونی عیاری سے مسکرایا اور وان کے چہرے پر لیفٹ جیب اور رائٹ کراس رسید کیا۔ کراس زوردار تھا اور وان کے رُخسار کی ہڈی پر لگا تھا۔ تماشائی جوش میں سیٹوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ وان تلخی سے مسکرایا۔ ''ابھی سے ایکسائٹ ہو رہے ہیں۔ ایسے تو میں درجنوں گھونسے کھا کر مسکرا سکتا ہوں۔'' اس نے سوچا۔ اب جب کہ جنگ شروع ہو چکی تھی، وہ خود کو بہتر محسوس کر رہا تھا۔ معدے کی گرہ بھی جیسے کھل گئی تھی۔ جونی کو دیکھ کر اسے اس سے نفرت کا احساس ہوا۔

کارنر میں ہینک کے برابر بیٹھے ہوئے کیلی نے ہینک سے پوچھا۔ ''تم نے اس بار بھی وان کے حق میں شرط لگائی ہے؟''

''ہاں۔ دس ہزار ڈالر۔''

کیلی کی آنکھیں پھیل گئیں۔ ''خدا کی پناہ! دس ہزار!''

پہلا راؤنڈ ختم ہوا تو وان رسیوں سے ٹکا کھڑا تھا۔ اس کی اچھی خاصی پٹائی ہو چکی تھی۔ پوائنٹس کے اعتبار سے جونی اس سے میلوں آگے تھا۔

وان آنکھیں بند کیے اسٹول پر بیٹھا تھا۔ اس کا ذہن جیسے پرواز کر رہا تھا۔ اس کے تصور میں جونی کا مسکراتا چہرہ اور پھر ہینک کا نروس چہرہ اتنا نروس کیوں ہے جون بھی نروس ہوتا تو ایسا ہی...... نہیں، مجھے جون کے بارے میں نہیں سوچنا چاہیے۔'' اس نے خود کو سمجھایا۔ اس کے چہرے پر پسینہ پھوٹ پڑا۔

گھنٹی بجتے ہی وہ تیزی سے اٹھا۔ اس نے سوچا، جونی کو جلدی نمٹانا ہی بہتر رہے گا۔ میں اس بار کچھ اچھے حال میں نہیں ہوں۔ دوسروں کو تو اس بات کا علم بھی نہیں، صرف میں جانتا ہوں۔''

جونی کا زوردار لیفٹ اس کے چہرے پر ہتھوڑے کی طرح لگا۔ پھر یہ معمول بن گیا۔ وان ہاتھ نیچے کیے لپکتا اور جونی کا لیفٹ حرکت میں آتا۔ جونی کا لیفٹ اس نے ایک بار بھی مس نہیں کیا تھا۔ کبھی جونی رائٹ کراس بھی کرتا لیکن ایسا کم ہی ہوتا۔ وہ صرف لیفٹ پر انحصار کر رہا تھا اور وان اب تک اسے ہٹ نہیں کر سکا تھا۔

لوشیا اپنی کرسی پر آگے کو جھکی رنگ کو گھور رہی تھی۔ وان اس کے سامنے تھا۔ وان آگے بڑھا۔ جونی کا لیفٹ حرکت میں آیا۔ وان کی آنکھ کے اوپر ایک چھوٹا سا گومڑا اُبھر آیا۔

''گڈ گاڈ'' اس نے بار کر کو کہتے سنا۔ ''یہ تو بہت مار جھیل رہا ہے۔'' لوشیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وان پٹ رہا تھا۔ شاید اس لیے کہ اسے پٹنے کی کوئی پروا نہیں تھی۔

وان، جونی کو گھیرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اسے اوپننگ کی تلاش تھی لیکن اوپننگ نہیں مل رہی تھی اور اس کی داہنی آنکھ میں تکلیف شروع ہو گئی تھی۔

جونی نے ایک اور لیفٹ رسید کیا۔ وہ ایک مخصوص مقام کو ہدف بنا رہا تھا۔ دائیں آنکھ کے اوپر ''آؤنا لفنگے۔'' وہ بڑبڑایا۔ ''تم کب اسٹارٹ لو گے؟'' میں منتظر ہوں''

پانچ راؤنڈ تک یہی صورت حال رہی۔ پوائنٹس کے اعتبار سے جونی کہیں کا کہیں پہنچ گیا۔ اس کا لیفٹ خود کار انداز میں چل رہا تھا۔ وان کی دائیں آنکھ سوج گئی تھی لیکن وہ اب بھی مضبوط تھا البتہ آنکھ کے اوپر جہاں مسلسل لیفٹ جیب لگے تھے، وہاں ٹیسیں اُٹھ رہی تھیں

لیکن ایک بات تھی، جو اس کے سوا کسی کو معلوم نہیں تھی۔ جونی کے لیفٹ جیب میں اب پہلے جیسی جان نہیں رہ تھی۔ جونی تھک رہا تھا۔

چھٹے راؤنڈ کے وسط میں جونی نے رفتار بڑھائی۔ اس کا فٹ ورک قابل دید تھا۔ اب وہ دونوں ہاتھ پوری قوت کے ساتھ استعمال کر رہا تھا۔ راؤنڈ ختم ہونے میں تیس سیکنڈ تھے اور اس نے وان کو ایک کارنر میں گھیر لیا تھا۔ اس نے سوجی ہوئی آنکھ پر پھر جیب کیا۔ ساتھ ہی اس کا رائٹ بجلی کی سی تیزی سے اُٹھتا ہوا اوپر آیا۔ وان نے اپنا سر ایک جانب ہٹایا۔ اسے موقع نظر آ گیا تھا۔ جونی کے سنبھلنے سے پہلے وان کا ہاتھ بندوق سے نکلی ہوئی گولی کی طرح چلا۔ آواز ایسی تھی، جیسے کسی بورڈ پر ہاتھ لگا ہو جونی لڑکھڑایا اور وان اس پر لپٹا۔ تماشائی چیختے ہوئے اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو گئے۔ وان کا لیفٹ جونی کی بائیں چھاتی پر لگا......اور جونی کے قدم اکھڑ گئے۔

ریفری نے پانچ تک ہی گنا تھا کہ راؤنڈ ختم ہونے کی گھنٹی بج گئی۔

ہینک بے ساختہ کھڑا ہو گیا تھا۔ اس کی آنکھیں پھیلی ہوئی تھیں...... خدایا...... صرف پانچ سیکنڈ کا فرق پڑ گیا۔ اس کے چہرے سے پسینہ پھوٹ نکلا۔ اس نے مخالف کارنر کی طرف دیکھا۔ جونی ہوش میں آ گیا تھا اور بار بار سر جھٹک رہا تھا۔ اس کی چھاتی پر ایک بہت بڑا سرخ دھبا نظر آ رہا تھا۔

رکس بیٹھا ہوا جونی کے کان میں کہہ رہا تھا۔ ''خود کو سنبھالو جونی۔ یہ محض اتفاق تھا۔ تم اسے خود سے دور رکھو بس اور لیفٹ چلاتے رہو۔ وہ تمہیں ہٹ کر ہی نہیں سکتا۔''

''کیا خاک نہیں کر سکتا۔ یہ تو مجھے معلوم ہے۔'' جونی نے چڑ کر کہا۔ اس نے وان کے کارنر کی طرف دیکھا۔ زندگی میں پہلی بار وہ خوف محسوس کر رہا تھا۔ اسے لوگن اور لارا کی فائٹ والی رات یاد آئی۔ جونی نے کہا تھا...... ''لارا خوفزدہ نظر آ رہا ہے۔'' اور اس نے اس کا مذاق اڑایا تھا۔ لیکن اب خود خوفزدہ تھا۔ جونی نے اپنے بائیں ہاتھ کو دیکھا۔ مسلسل مارنے کی وجہ سے اس کا ہاتھ چپٹا ہو گیا تھا لیکن لڑکے کا کچھ نہیں بگڑا تھا۔ جونی نے ہونٹوں پر زبان پھیری۔ وہ فکر مند تھا۔ اسے لگ رہا تھا کہ وہ کسی مشین سے لڑ رہا ہے۔ وہ جانتا تھا کہ لڑکے کو ایسے مواقع اور بھی ملیں گے۔ اس سے مفر نہیں۔ وہ خود کو تھکا ہوا محسوس کر رہا تھا اور اس کی چھاتی جہاں ہک لگا تھا، دکھ رہی تھی۔

گھنٹی بجتے ہی وان لپکا اور اس کے جسم پر دو گھونسے مارے۔ جونی نے وہ گھونسے

پیچھے ہٹتے ہوئے کھائے۔ اس کے باوجود اسے کراہنا پڑا۔ اس کا بایاں ہاتھ خود کار انداز میں حرکت میں آیا۔ وان کی آنکھ پر ضرب لگی اور وہ پیچھے ہٹ گیا۔

''بارکر، تمہارے خیال میں وان اب بھی جیت سکتا ہے؟'' لوشیا نے بارکر سے پوچھا۔

بارکر نے کندھے جھٹک دیے۔ کیا کہا جاسکتا ہے۔ مورس تھک گیا ہے۔ لیکن اس کی برتری فیصلہ کن ہوچکی ہے۔ اگر وان اسے گرا نہ سکا تو وہ یقیناً جیت جائے گا۔''

ہینک کے چہرے پر کھنچاؤ تھا۔ ''اسے رفتار بڑھانا ہوگی کیلی۔ جونی تو اسے دھیرے دھیرے قتل کر رہا ہے۔''

کیلی نے اثبات میں سر ہلایا۔ وہ خود فکرمند تھا۔ یہ دو راؤنڈ میں ختم ہونے والی فائٹ نہیں تھی۔ جونی بے مثال باکسر تھا۔ راؤنڈ ختم ہونے کی گھنٹی بجی تو کیلی اٹھ کھڑا ہوا۔

✿ ✿ ✿

وان اسٹول پر بیٹھا تھا۔ اس نے پوچھا۔ ''یہ کون سا راؤنڈ ہے ہینک۔؟''

''دسواں۔ کیوں، تھک گئے ہو؟''

''نہیں تھکا تو نہیں ہوں لیکن آنکھ کی تکلیف بڑھ گئی ہے۔''

''جونی میں اب پہلے جیسی تیزی نہیں رہی بیٹے۔''

''لیکن وہ بول بول کر میرا دماغ خراب کر رہا ہے۔ لگتا ہے، میں پاگل ہو جاؤں گا۔''

''یہ اس کا خاص حربہ ہے۔ اسے اپنے اعصاب پر سوار نہ ہونے دو۔''

وان نے آنکھیں کھول دیں اور اسے غور سے دیکھا۔ ''تم فکرمند ہو ہینک؟''

''باتیں مت کرو۔ اپنی سانسیں بچا کر رکھو۔'' ہینک نے اسے ڈانٹ دیا۔

دوسری طرف جونی اکھڑی اکھڑی سانسیں لے رہا تھا۔ باڈی ہک اپنا اثر دکھا رہے تھے۔ وہ تھک بھی چکا تھا۔ اب پیچھے ہٹتے ہوئے باڈی ہک ریسیو کرنے کے امکانات کم ہوتے جارہے تھے۔ یہ اور بھی خطرناک بات تھی۔ اور لڑکے کے ہک بہت جان دار تھے۔ اس نے اپنے ہینڈلر سے پوچھا۔ ''یہ کون سا راؤنڈ ہے؟''

''دسواں۔ فکر نہ کرو، تم آسانی سے جیت جاؤ گے۔''

جونی نے پلکیں جھپکائیں۔ ''میری ٹانگیں جواب دے رہی ہیں۔ میں تھک گیا ہوں۔''

''جونی اسکور میں تم اس سے بہت آگے ہو۔'' رکس نے چڑ کر کہا۔ ''بس اسے خود سے دور رکھو۔ تم ہار ہی نہیں سکتے۔''

تماشائی پاگل ہوگئے تھے۔ فائٹ اتنی بھرپور تھی کہ ان کے لیے ہر راؤنڈ سنسنی سے پر تھا اور یہ اندازہ لگانا مشکل تھا کہ کون جیتے گا۔ لوگن بہت مضبوط اور جان دار تھا۔ اب امکان تھا کہ وہ جونی کو تھکا مارے گا۔ آخری راؤنڈ یقینی طور پر خوں ریز ہونا تھا۔ اب تک جونی نے لوگن کو بہت مارا تھا لیکن لوگن کے جاندار ہکس نے جونی کو تباہی کے کنارے بھی پہنچا دیا تھا۔ وہ خود پٹ کر بھی نہیں گرا تھا۔ یہی اس کی برتری کا راز تھا۔

لوشیا نے ادھر ادھر دیکھا مجمع کی سفاکی سے اسے خوف آرہا تھا۔ وہ معقول اور ہوش مند انسان نہیں لگ رہے تھے۔ وہ ایکشن کے منتظر تھے۔ خون دیکھنا چاہتے تھے۔ کسی کو گرا ہوا دیکھنا چاہتے تھے۔ ڈڈلے، لوشیا کو بغور دیکھ رہا تھا۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''تمہیں یہ بے رحمانہ رویہ اچھا نہیں لگا ہے نا؟'' میرا اشارہ فائٹ کی طرف نہیں...... تماشائیوں کی طرف ہے۔''

بارکر ہنس دیا۔ اس کا چہرہ تمتمایا ہوا تھا اور وہ بہت خوش نظر آرہا تھا۔

وان آنکھیں موندے بیٹھا تھا۔ اسے احساس تھا کہ وہ پٹ رہا ہے۔ وقت بہت سست روی سے گزر رہا تھا۔ راؤنڈ ایک ایک کر کے گھسٹ رہے تھے مگر اب کسی بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ کبھی کبھی اسے جون کے مڑے تڑے چہرے کی آخری جھلک تصور میں نظر آتی تھی...... اور دیوار پر بہتا ہوا خون۔ اسے اپنے چہرے پر پسینہ پھوٹتا محسوس ہوا تو اس نے آنکھیں کھول دیں۔ لوشیا نے کہا تھا...... یوں سوچنے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا، اس نے سوچا، کیوں نہ میں لوشیا کے بارے میں سوچوں، مگر پھر اس کی نگاہوں میں باپ کا زخم زخم چہرہ پھر گیا۔ اس کے باوجود باپ مائیکل لوگن کے چہرے پر مسکراہٹ تھی...... ہاں...... مائیکل لوگن کو جس وقت بے دردی سے سڑکوں پر گھسیٹا جارہا تھا...... مارا جارہا تھا، وہ تب بھی یونہی مسکرا رہا تھا۔ جیسے اسے پروا ہی نہ ہو...... جیسے وہ سب کچھ حقیقی ہی نہ ہو۔

گھنٹی بجی تو وان آہستگی سے اٹھا۔ دو سیکنڈ وہ اور جونی ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ساکت کھڑے رہے۔ مجمع کی بھنبھناہٹ سے بے نیاز، جونی لڑکے کی پیش قدمی کا منتظر تھا۔ وان اس پر جھپٹا تو اس نے ایک جانب ہٹتے ہوئے اپنا لیفٹ آزمایا۔ اس کی ٹانگیں

جواب دے رہی تھیں اور پھرتی ختم ہوگئی تھی۔ وان کی پیش قدمی جاری تھی۔ اس کا رائٹ ہک جونی کی چھاتی پر لگا۔ جونی کراہتا ہوا پیچھے ہٹا۔ پھر اس نے وان کے چہرے پر تین لیفٹ ہک رسید کیے۔ تب وہ کچھ ہوا جس کا وہ منتظر تھا۔ وان کی داہنی آنکھ کے اوپر بالآخر ایک زخم سا کھل گیا اور اس کا چہرہ ایک جانب سے خون میں نہا گیا۔ یہ دیکھتے ہی جونی میں جیسے نئے سرے سے جان پڑ گئی۔ اس کے دونوں ہاتھ مشینی انداز میں چلنے لگے۔ اس نے دوبارہ لیفٹ جیب اور پھر رائٹ کراس لگایا، جو وان کی آنکھ پر لگا۔

وان کو ایسا لگا، جیسے اس کے سر میں کوئی بم پھٹ گیا۔ اذیت آگ کی طرح دہک اٹھی۔ اس کا چہرہ خون میں نہا گیا تھا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے چہرہ کور کیا۔ جونی اب دونوں ہاتھ نیچے گرائے اس پر جھپٹ رہا تھا۔ وہ مسلسل ہک کر رہا تھا۔

وان یوں گرا، جیسے اس کا جسم بے جان ہوگیا ہو۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن درد مہیب موجوں کا روپ دھار گیا تھا۔ اس کی آنکھیں ابلی پڑ رہی تھیں۔ لوگ بری طرح چیخ رہے تھے لیکن اسے آوازوں کی دھمک کے سوا کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔ اسے ہینک کا چہرہ نظر آیا، جو آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔ پھر کیلی کا چہرہ...... اور اسے ریفری کی آواز چیخ کی طرح اپنی سماعت میں اُترتی محسوس ہوئی۔ وہ رینگتا ہوا گھٹنوں پر اٹھا لیکن فوراً ہی گر گیا۔ اسے لگ رہا تھا کہ اس کی ٹانگوں کا باقی جسم سے تعلق ختم ہوگیا ہے۔ لوگ ہیجانی آوازوں میں چیخ رہے تھے۔ اسے ہوٹ کر رہے تھے۔

گنتی نو تک پہنچی تھی کہ وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے اندھوں کی طرح سامنے کھڑے جونی کو دیکھا، جس کے ہونٹوں پر ڈراؤنی مسکراہٹ تھی۔ وہ آگے بڑھا۔ اسے اپنی ٹانگیں اکڑی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔ جونی کی نظروں میں بے یقینی اور انداز میں ہچکچاہٹ تھی لیکن ریفری نے اسے دوبارہ فائٹ شروع کرنے کا اشارہ دیا۔

جونی آگے بڑھا۔ اس کا لیفٹ پھر متحرک ہوا۔ وان کا سر جھٹکے سے پیچھے کی طرف گیا۔ جونی نے ہک وان کے پیٹ میں مارا۔ اب وہ جلد از جلد فائٹ نمٹانا چاہتا تھا۔ وان کے ہاتھ پیٹ سے چپکے ہوئے تھے اور جھول رہا تھا۔ اس کی زخمی آنکھ پر ایک اور لیفٹ لگا۔ خون اب بہت تیزی سے بہہ رہا تھا۔ اور اس کے منہ میں جا رہا تھا۔ لوگ اُٹھ کھڑے ہوئے۔ کچھ چیخ چیخ

کر ریفری سے فائٹ روکنے کو کہہ رہے تھے اور کچھ جونی سے وان لوگن کو ختم کر دینے کی اپیلیں کر رہے تھے۔

وان آگے کی طرف گرا۔ گرنے سے پہلے اس کے گھٹنے خم کھا گئے تھے۔ ایک سیکنڈ وہ گھٹنوں کے بل کینوس پر گر گیا۔ گنتی چھ تک پہنچی تھی کہ اس نے آنکھیں کھولیں۔ وہ رسیوں سے چند فٹ دور ہینک کے مخالف سمت میں تھا۔ ہینک چیخ کر اس سے کچھ کہہ رہا تھا لیکن اسے کچھ سنائی نہیں دیا۔ اس نے سر جھٹکا۔ آنکھ کی تکلیف جیسے پورے جسم میں دوڑ رہی تھی۔ جسم میں جیسے سیسا...... بھر گیا تھا۔ اس کے ذہن میں بس ایک خیال تھا...... اسے کسی نہ کسی طرح اٹھنا ہے۔ ریفری کی آواز میلوں دور سے آتی محسوس ہو رہی تھی، پھر وہ آواز آہستہ آہستہ قریب آتی گئی۔

ہینک نے ٹائم کیپر کی طرف دیکھا اور مایوسی سے سر ہلا دیا۔ اب تو کچھ بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ مزید دو منٹ کی مہلت مل جاتی تو بھی وان نہیں اٹھ سکتا تھا۔

لیکن ''نو'' پر وان ایک گھٹنے پر اٹھ بیٹھا۔ ریفری، جونی کا بازو پکڑے ہوئے تھا۔ دس سے پہلے پوری طرح اٹھ چکا تھا۔

جونی تیزی سے جھپٹا۔ وان نے ہاتھ بڑھا کر اسے روکا۔ اس کی سانس سینے میں نہیں سما رہی تھیں۔ جونی کے دو پنچ سر پر لگے پھر ایک جیب چہرے پر اس کے ساتھ ہی راؤنڈ ختم ہونے کی گھنٹی بج گئی۔ وان نے محسوس کیا کہ ہینک اور کیلی اسے اٹھا کر کارنر میں لے جا رہے ہیں۔ رسیاں اسے برف کی طرح سرد لگ رہی تھیں اور پشت میں چبھ رہی تھیں۔ اپنے سامنے روشنیاں اسے ناچتی محسوس ہو رہی تھیں۔ کیلی اس کی گدی اور سینے کی مالش کر رہا تھا۔ ہینک اس کے پیٹ کو دبا رہا تھا، جہاں تکلیف سب سے زیادہ تھی۔ وہ کچھ بڑبڑا بھی رہا تھا۔ پھر کیلی نے سالٹ کی بوتل اس کی طرف بڑھا دی۔ وان نے بوتل ناک کے قریب رکھ کر گہری سانسیں لیں۔ اسے دماغ میں بلبلے سے اٹھتے محسوس ہوئے۔ اسے پھندا لگا لیکن وہ گہری سانسیں لیتا رہا۔ بالآخر دماغ پر چھائی ہوئی دُھند جیسے چھٹ گئی۔ اسے سب کچھ واضح اور صاف نظر آنے لگا۔

''بیٹے...... لڑ سکو گے؟'' ہینک شفقت آمیز لہجے میں پوچھ رہا تھا۔ ''نہ لڑ سکو تو ہم ہتھیار ڈال دیتے ہیں بولو۔''

وان نے آنکھیں کھول دیں۔ اب وہ خاصا بہتر محسوس کر رہا تھا لیکن کمزوری اور

تھکن اپنی جگہ تھی۔ پیٹ کا درد بھی قدرے کم ہوگیا تھا لیکن متورم آنکھ کی تکلیف بہت شدید تھی۔ اس آنکھ سے وہ پوری طرح نہیں دیکھ سکتا تھا۔ ''نہیں ہینک۔ میں لڑوں گا۔'' اس نے آہستہ سے کہا۔ ''تم فکر مت کرو۔'' اس نے پھر آنکھیں موند لیں اور ہموارانہ انداز میں سانس لینے کی کوشش کی۔ وائٹی نے اس کے سینے اور بازوؤں پر ٹھنڈا پانی ڈال دیا، جس سے اسے بڑا سکون ملا۔ اب اسے سب کچھ بہت دور کا...... بہت غیر حقیقی لگ رہا تھا۔ ہر خیال، ہر احساس جیسے ڈھل گیا تھا۔ سب کچھ بدل گیا تھا۔ آدمی جب اذیت اُٹھاتا ہے تو اکیلا ہوتا ہے...... بالکل اکیلا! یہ وہ واحد موقع ہوتا ہے، جب آدمی کو خود سے پوری طرح متعارف ہونے کا موقع ملتا ہے۔ یہ جاننے کا موقع ملتا ہے کہ وہ کیا تھا، کیا ہے اور اس کی قوت برداشت کتنی ہے۔ اور جب آدمی یہ جان لیتا ہے، تب اس کے اندر اپنے احترام کا جذبہ جاگتا ہے۔

وہ اسٹول پر سامنے کی طرف پاؤں پھیلائے بیٹھا رہا۔ اس کی کھوئی ہوئی طاقت اور توانائی تھوڑی تھوڑی واپس آ رہی تھی۔

گھنٹی بجی تو وہ خودکار انداز میں اٹھ کھڑا ہوا۔

لوشیا اپنی سیٹ پر سمٹی بیٹھی تھی۔ اس کے دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر تھے۔ پچھلے راؤنڈ کے آخری لمحوں میں اس کے ناخن اس کے چہرے پر غیر محسوس طور پر گڑتے رہے تھے۔ لوگ دیوانہ وار چیخ رہے تھے۔ لوشیا کو اندازہ تھا کہ وان اب بھی پٹ رہا ہے۔ تماشائیوں کے ردعمل سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں تھا لیکن اس میں دیکھنے کی ہمت نہیں رہی تھی۔ جونی کے دونوں ہاتھ برق رفتاری سے چل رہے تھے۔ ابتدائی ڈھائی منٹ میں اس نے تیز رفتاری سے وان کے چہرے پر لیفٹ برسائے۔ پھر وہ اس کے بہت قریب ہوگیا۔ گھنٹی بجنے سے ذرا پہلے وان نے اس کے دل کے مقام پر زوردار ہک مارا۔ جونی کے چہرے پر پسینہ نمودار ہوا۔ اس کا چہرہ سیاہ پڑ گیا۔ وہ آگے کی طرف گرا۔ وان کے دماغ میں سیٹیاں سی بج رہی تھیں مگر اس نے اپنے کندھے سے جونی کو دھکیل کر سیدھا کیا اور اسکے جبڑے پر پنچ رسید کر دیا۔

شور اتنا زیادہ تھا کہ راؤنڈ ختم ہونے کی گھنٹی بھی بمشکل سنائی دے سکی۔

ہینک اپنی سیٹ پر ڈھے سا گیا۔ اس بار اس میں حوصلہ نہیں تھا کہ وہ رنگ میں اترتا۔ اس نے اپنے چہرے پر پسینہ پونچھا اور قمیص کا کالر ڈھیلا کر لیا۔ پریس سیکشن میں بیٹھے

ہوئے ایک اخبار نویس نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے چیخ کر اس سے کہا۔ ''کونیلی، یہ تمہارا لڑکا ٹاپ کلاس ہے۔ میں نے اتنا پٹنے کے بعد بھی کسی کو اتنا شارپ...... اتنا موثر نہیں دیکھا۔ کل تم دیکھنا، پہلے صفحے پر۔ میں اس صفحے کو وان لوگن کے نام کر دوں گا۔''

ہینک خودکار انداز میں مسکرایا۔ اس نے رنگ کی طرف دیکھا۔ وان کی متورم آنکھ بہت خوفناک لگ رہی تھی۔ ہینک کی طبیعت بگڑنے لگی۔ کیلی، وان کی آنکھ کے کٹ کی صفائی کرتے ہوئے جلدی جلدی کچھ کہہ رہا تھا۔ ہینک نے اس طرف دیکھا، جہاں لوشیا بیٹھی تھی۔ لوشیا کا حال بھی برا ہو رہا تھا...... ہینک کے اپنے حال جیسا...... بلکہ اس سے بھی برا۔ ڈلکوس مسکرا رہا تھا۔ سب کچھ اس کی خواہش کے عین مطابق ہو رہا تھا۔ وہ یہی کچھ چاہتا تھا چنانچہ بے حد خوش تھا۔

وان نے آنکھیں کھولیں اور مخالف کارنر کی سمت دیکھا۔ جونی اسٹول پر تنا بیٹھا تھا...... وہ بار بار سر جھٹک رہا تھا۔ اس کے ہینڈلرز پاگلوں کی طرح اس پر کام کر رہے تھے۔

جونی کے حلق میں کراہ نکلی اور اسنے دانت پر دانت جما دیئے۔ دو راؤنڈ اور...... اپنے قدموں پر کھڑا رہنے کے لیے وہ ایک طویل عرصہ تھا۔ اب اتنی طویل فائٹ کے بعد وہ اس لفنگے کو کیسے جیتنے دیتا لیکن یہ طے تھا کہ لڑکے کے ہک اور پنچ تباہ کن ہیں۔ اتنا پٹنے...... اور ایک آنکھ تباہ ہونے کے باوجود۔

''جونی، اسے خود سے دور رکھو۔'' رکس نے کہا۔ ''تم پاگل ہو گئے ہو۔ اسے ناک آؤٹ کرنے کی ضرورت نہیں۔''

جونی نے تمتمائے ہوئے چہرے سے اس کی طرف دیکھا۔ ''بکواس مت کرو۔ میں پاگل نہیں ہوں۔ اس سے میں لڑ رہا ہوں، تم نہیں لڑ رہے ہو۔ رنگ میں جا کر اسے بھگتو گے تو پتا چلے گا۔ یہ بک بک کرنا بھول جاؤ گے۔''

جونی کی ٹانگوں کی مالش کرنے والے نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ ''جونی...... تم اپنی سانس ضائع مت کرو۔ اس کی رنگ میں ضرورت ہوگی۔ صرف چھ منٹ باقی ہیں۔ اور وہ تمہیں جیتنے سے نہیں روک سکتا۔ تم اس سے میلوں آگے ہو۔''

مجمع اب خاموش ہوگیا تھا۔ گھنٹی بجی تو ہلکی سی بڑبڑاہٹ اُبھری، جیسے طوفانی ہوا نے اپنی آمد کا اعلان کیا ہو۔

وان کھڑا ہوا۔اس نے دستانے سے دستانہ رگڑا۔اب اس کا دماغ پوری طرح قابو میں تھا۔اب وہ جونی کے سوا کسی کو نہیں دیکھ رہا تھا۔اس کے ذہن میں جونی کے سوا کوئی خیال نہیں تھا۔اسے وہ وقت یاد آیا، جب اس نے پہلی بار جونی کو دیکھا تھا۔

دونوں باکسر چوکنا انداز میں ایک دائرے میں حرکت کر رہے تھے۔وان نے دیکھ لیا کہ جونی کی ٹانگیں بے جان ہو رہی ہیں۔اس کی حرکت میں تیزی اور پھرتی نہیں رہی۔اس کی ٹانگوں میں جو اسپرنگ لگے تھے، ختم ہو گئے ہیں اور بہت تھکا ہوا ہے۔

وان لپکا۔جونی کا بایاں ہاتھ آگے بڑھا۔وہ مس نہیں کر سکتا تھا۔یہ جیسے ایک خودکار عمل تھا۔وان کی مضروب آنکھ ہدف بنی۔جونی مسکرایا۔پیچھے ہٹتے ہوئے اس نے ایک اور لیفٹ ٹرائی کیا۔

وان تقریباً سسک رہا تھا۔اس کے دانت بھنچے ہوئے تھے۔اب صرف درد ہی ایک حقیقت تھی...... واحد حقیقی شے! برسوں کی تنہائی، پریشانیاں، ناخوشی...... ہر چیز مٹ گئی تھی۔بس درد اور اذیت رہ گئی تھی۔وہ سب سے بڑی اور واحد حقیقت تھی۔درد...... لگتا تھا، درد سے دنیا بھر گئی ہے۔اس کے دماغ میں درد کے احساس کے سوا کچھ بھی نہیں تھا اور درد اسی وقت ختم ہوتا جب دماغ میں کچھ بھی نہ بچتا...... صرف سناٹے ہوتے۔

اسے ایک آنکھ سے کچھ بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔وہ اندھا دھند جونی پر جھپٹا اور اسے دھکیل کر رسیوں تک لے گیا کسی کی سمجھ میں کچھ نہیں آیا کہ کیا ہو رہا ہے۔کسی نے کچھ بھی نہیں دیکھا۔انہوں نے بس آخری لمحے وان کے داہنے ہاتھ کو نیچے سے اوپر کی طرف اُٹھتے دیکھا۔اس کے ہاتھ کی رفتار ناقابل یقین تھی۔ہدف جونی مورس کی ٹھوڑی بنی۔اس کا سر پیچھے کی طرف گیا۔اس کی آنکھوں میں دُھند تیزی سے چھائی۔وہ رسیوں پر گرا اور آہستگی سے پھسلتا ہوا کینوس پر ڈھیر ہو گیا۔

وان دوسری طرف رسیوں کے پاس جا کھڑا ہوا۔اس نے اپنے دستانے سے مضروب آنکھ کو سہلایا۔اس کا سر سنسنا رہا تھا۔اسے لگ رہا تھا کہ رنگ میں اُترے کئی گھنٹے ہو چکے ہیں۔وقت جیسے رُک گیا تھا۔وہ جونی کو دیکھ رہا تھا لیکن اسے پوری طرح دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ریفری، جونی پر جھکا ہوا تھا۔اس کا ہاتھ بار بار اُٹھ اور گر رہا تھا۔گنتی جاری تھی۔

وان سوچ رہا تھا کہ یہ معاملہ اب نمٹے گا...... یا نہیں۔اس نے آنکھیں موند لیں۔

اچانک اسٹیڈیم میں جیسے بھونچال آ گیا۔ہینک اور کیلی رنگ میں اُتر آئے۔جن لوگوں کو وہ جانتا بھی نہیں تھا، مربیانہ انداز میں اس کی پیٹھ تھپک رہے تھے۔کسی نے اس کا داہنا ہاتھ پکڑ کر اوپر اُٹھا دیا اور چیخ کر کچھ کہا، جو اس کی سمجھ میں نہیں آیا۔کیلی نے اسے لبادہ اوڑھا دیا پھر لوگوں کے شوروغل کے درمیان اناونسر کی آواز اُبھری۔

وان اندھوں کی طرح اپنے کارنر کی طرف بڑھا۔وہاں ہینک موجود تھا۔پیارا ہینک...... وہ رو بھی رہا تھا اور ہنس بھی رہا تھا۔نیچے ڈڈلے اور بارکر تھے۔وہ ہاتھ ہلاتے ہوئے چیخ چیخ کر کچھ کہہ رہے تھے۔''جاؤ...... جا کر جونی کی مزاج پرسی کرو۔'' ہینک نے اس سے کہا۔

وان کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا۔وہ لوگوں کو ہٹاتے ہوئے بڑھا۔جونی اپنے اسٹول پر تقریباً لیٹا ہوا تھا۔اس کا حال، تباہ تھا۔رکس نے وان کو آتے دیکھا تو اس کا منہ بن گیا۔

''ہیلو جونی!'' وان نے کہا۔''کیا حال ہے دوست؟ تم نے زبردست فائٹ لڑی۔''

جونی خالی خالی نظروں سے اسے دیکھتا رہا۔''اس کا پیچھا چھوڑ دو۔'' رکس نے تلخ لہجے میں کہا۔''تمہیں اس کے ساتھ جو کچھ کرنا تھا، کر چکے ہو۔بس اب چلے جاؤ۔''

''ہیلو رکس!'' وان نے میکانیکی انداز میں کہا۔''یہ واقعی زبردست فائٹ تھی۔جونی نے زبردست کارکردگی پیش کی۔''

رکس اسے دیکھتا رہا۔کچھ بولا نہیں۔

ہینک جیسے تیسے وان کو رنگ سے باہر لایا۔ڈریسنگ روم تک کے سفر میں ہر شخص اس کی پیٹھ تھپکنے کی کوشش کرتا رہا۔کیلی آگے آگے تھا اور لوگوں کو ہٹا کر راستہ بنا رہا تھا۔ڈریسنگ روم میں وان ایک کرسی پر ڈھے گیا۔کمرا اخبار نویسوں سے بھرا ہوا تھا۔پھر لوشیا آئی۔ڈڈلے اور بارکر اس کے پیچھے تھے۔اس نے بڑھ کر وان کا ہاتھ تھام لیا۔وہ تقریباً رو رہی تھی۔اس نے ٹٹولنے والی نظروں سے وان کے چہرے کو دیکھا۔دونوں چند لمحے خاموشی سے ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔پھر لوشیا نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔اس کے انداز میں مایوسی تھی، جیسے وہ سب کچھ ہار گئی ہو۔

وہ جانے کے لیے پلٹی تو وان نے اچانک اس کا ہاتھ تھام لیا۔لوشیا نے پلٹ کر وان

کی آنکھوں میں دیکھا۔اس بار وان کی نگاہیں بے تاثر نہیں تھیں۔اس بار ان میں اس کے سوال کا جواب تھا۔مثبت جواب۔

لوشیا نے ہاتھ تھامے وان کرسی پر بیٹھا اپنے اور لوشیا کے ہاتھوں کو دیکھتا رہا۔اس کے اردگرد لوگ باتیں کر رہے...... ہنس رہے تھے۔ وہ سب لوگ، جو اسے جانتے تھے، پسند کرتے تھے، اس سے محبت کرتے تھے۔وہ سب بہت خوش تھے۔

وہ خاموش بیٹھا سوچتا رہا۔اتنے لوگ......اور پھر لوشیا! اتنے چاہنے والوں کے ہوتے ہوئے بھی کوئی تنہا ہو سکتا ہے۔ہاں......رنگ میں آدمی تنہا ہوتا ہے۔وہاں کوئی اس کا نہیں ہوتا اور وہاں سب سے حقیقی چیز اذیت ہوتی ہے......درد ہوتا ہے۔لیکن اس کے بعد محبتیں ہی محبتیں......